صبح صادق	04:37
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:38
غروب آفتاب	07:16

آج کی حدیث

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی (بظاہر) اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہونچایا تو تم فنا ہونے والی (یعنی دنیا) پر باقی رہنے والی (یعنی آخرت) کو ترجیح دو''۔(مشکوٰۃ)

مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 165, Sunday- 14 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۶۵ ۞ اتوار، ۱۴؍جون، ۲۰۲۶، ۲۷؍ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

آسام: ۱۸؍سال سے زیادہ عمر والوں کا آدھار کارڈ بنانے پر لگی پابندی

وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما نے کہا کہ ریاست میں آدھار کارڈ جاری کرنے کا عمل تقریباً عروج والی حالت میں پہنچ چکا ہے۔

وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما نے کہا کہ ریاست میں آدھار کارڈ جاری کرنے کا عمل تقریباً عروج والی حالت میں پہنچ چکا ہے۔ کچھ ضلعوں میں آدھار کوریج 100 فیصد سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، جو فکر انگیز ہے۔ غیر قانونی دراندازی پر روک لگانے کے لیے ایک بڑا قدم اٹھاتے ہوئے آسام حکومت نے 18 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو آدھار کارڈ جاری کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما نے ہفتہ کے روز کابینہ میٹنگ کے بعد اس کی جانکاری دی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ریاستی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اب 18 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو معمول کے طریقۂ کار کے تحت آدھار کارڈ جاری نہیں کیے جائیں گے۔ یہ فیصلہ لیا گیا تاکہ غیر قانونی تارکین وطن اس دستاویز کو حاصل نہ کر سکیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ خصوصی حالات میں متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر (ڈی سی) کو ریاستی حکومت کے پاس تجویز بھیجنی ہوگی۔ ریاستی حکومت معاملے کی جانچ کے بعد فیصلہ کرے گی کہ متعلقہ شخص آدھار کارڈ حاصل کرنے کا اہل ہے یا نہیں۔ اس کے بعد ہی اجازت دی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما کا کہنا ہے کہ ریاست میں آدھار کارڈ جاری کرنے کا عمل تقریباً عروج والی حالت تک پہنچ چکا ہے۔ کچھ اضلاع میں آدھار کوریج 100 فیصد سے بھی زیادہ ہو گئی ہے، جو فکر انگیز ہے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اضافی آدھار کارڈ حاصل کرنے والے لوگ کون ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق یہ قدم خاص طور پر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے کہ کوئی بھی غیر قانونی بنگلہ دیشی شہری آدھار کارڈ حاصل نہ کر سکے۔ وزیر اعلیٰ سرما نے بتایا کہ فی الحال چائے باغان برادری اور درج فہرست قبائل (ایس ٹی) کے افراد کو آدھار کارڈ جاری کیے جاتے رہیں گے، کیونکہ ان برادریوں کے بہت سے لوگوں کے پاس اب بھی آدھار کارڈ نہیں ہیں۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ یہ چھوٹ بھی محدود مدت کے لیے ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ''یکم اپریل 2027 سے یہ چھوٹ بھی ختم ہو جائے گی اور اس تاریخ کے بعد ان برادریوں کے 18 سال سے زیادہ عمر کے افراد کو بھی آدھار کارڈ جاری نہیں کیے جائیں گے۔'' ریاستی حکومت نے واضح کیا ہے کہ 18 سال سے کم عمر بچوں اور نوعمروں کے لیے آدھار کارڈ جاری کرنے کا عمل پہلے کی طرح جاری رہے گا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ آسام میں آدھار کارڈ جاری کرنے کے قواعد کو مزید سخت بنایا جائے گا اور ریاست میں آدھار حاصل کرنا آسان نہیں ہوگا۔ گزشتہ سال انہوں نے اشارہ دیا تھا کہ بنگلہ دیش سے ہونے والی غیر قانونی دراندازی پر روک لگانے کے مقصد سے بالغ افراد کے لیے آدھار کارڈ جاری کرنے کے قواعد کو سخت بنانے پر حکومت غور کر رہی ہے۔ جی ہاں، یہ بالکل سچ ہے۔ آسام حکومت نے ریاست میں 18 سال سے زیادہ عمر کے افراد کے لیے نئے آدھار کارڈ بنانے پر پابندی لگا دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ہیمنتا بسواشرما کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں یہ اہم فیصلہ کیا گیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ریاست میں آدھار کارڈ کا ہدف سو فیصد پورا ہو چکا ہے اور کچھ اضلاع میں تو تعداد 100٪ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ یہ سخت قدم اس لیے اٹھایا گیا ہے تاکہ بنگلہ دیش سے آنے والے غیر قانونی تارکین وطن فرضی طریقوں سے آدھار کارڈ حاصل نہ کر سکیں۔

آسام طیارہ حادثہ: فضائیہ کے پانچ اہلکار شہید

آسام کے جورہاٹ میں اے این۔۳۲؍طیارے کے حادثے میں ہندوستانی فضائیہ کے پانچ اہلکار شہید ہو گئے

آسام کے جورہاٹ میں اے این-32 طیارے کے حادثے میں ہندوستانی فضائیہ کے پانچ اہلکار شہید ہو گئے۔ ایک پائلٹ زیر علاج ہے جبکہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ آسام کے جورہاٹ ایئرفورس اسٹیشن پر پیش آنے والے اے این-32 طیارہ حادثے میں ہندوستانی فضائیہ کے پانچ اہلکار شہید ہو گئے ہیں۔ فضائیہ نے ہفتہ کو جاری بیان میں اہلکاروں کی ہلاکت کی تصدیق کرتے ہوئے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور سوگوار خاندانوں سے تعزیت کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی رپورٹوں میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حادثے میں ایک پائلٹ زندہ بچ گیا، جس کا علاج جاری ہے۔ ہندوستانی فضائیہ کے مطابق معمول کی پرواز کے دوران آج تقریباً صبح 10 بجے آسام کے جورہاٹ میں ایک اے این-32 طیارہ حادثے کا شکار ہو گیا۔ فضائیہ نے کہا ہے کہ جائے حادثہ پر انتظامی اور ابتدائی تحقیقاتی کارروائیاں جاری ہیں اور ابتدائی نتائج سامنے آنے تک قیاس آرائیوں سے گریز کیا جانا چاہیے۔ بعد ازاں جاری ایک اور بیان میں فضائیہ نے بتایا کہ حادثے میں اسکواڈرن لیڈر پرشانت سنگھ، فلائٹ لیفٹیننٹ بھیم کمار، سارجنٹ جتیندر شرما، اگنی ویر وایو کھیمارام کماوت اور اگنی ویر وایو دانش عالم نے دورانِ ڈیوٹی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ فضائیہ نے کہا کہ وہ اس المناک گھڑی میں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے اور شہید اہلکاروں کی قربانی کو سلام پیش کرتی ہے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب 43 اسکواڈرن کا اے این-32 طیارہ جورہاٹ کے روؤریا علاقے میں واقع ایئرفورس اسٹیشن پر لینڈنگ کر رہا تھا۔ طیارہ سامان لے جا رہا تھا اور لینڈنگ کے دوران اچانک حادثے کا شکار ہو گیا۔ واقعے کے بعد طیارے میں آگ لگ گئی۔ جائے حادثہ سے سامنے آنے والی تصاویر اور ویڈیوز میں طیارے کو شدید نقصان پہنچا ہوا دکھائی دے رہا ہے اور بعض مناظر میں یہ دو حصوں میں بٹا ہوا نظر آتا ہے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق طیارہ اروناچل پردیش سے جورہاٹ آ رہا تھا۔ جورہاٹ ایئربیس شمال مشرقی خطے میں تزویراتی اعتبار سے اہم سمجھا جاتا ہے اور فوجی رسد، نقل و حمل اور آپریشنل سرگرمیوں میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ فضائیہ نے حادثے کی وجوہات معلوم کرنے کے لیے کورٹ آف انکوائری کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ تحقیقاتی ٹیم طیارے کی تکنیکی حالت، لینڈنگ کے دوران پیش آنے والے حالات اور دیگر ممکنہ عوامل کا جائزہ لے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی حادثے کی اصل وجہ کے بارے میں حتمی معلومات سامنے آسکیں گی۔ اے این-32 طیارہ گزشتہ کئی دہائیوں سے ہندوستانی فضائیہ کے نقل و حمل کے بیڑے کا اہم حصہ رہا ہے۔ جورہاٹ کا یہ حادثہ فضائیہ کے لیے ایک بڑا نقصان قرار دیا جا رہا ہے، جس میں پانچ اہلکاروں نے اپنی جانوں کی قربانی دی جبکہ حادثے کے تمام پہلوؤں کی جانچ کا عمل جاری ہے۔

جنوبی کوریا میں بیلٹ پیپر بحران پر احتجاج نویں روز بھی جاری

جنوبی کوریا میں مقامی انتخابات کے دوران بیلٹ پیپر کی کمی کے خلاف احتجاج نویں دن بھی جاری رہا

جنوبی کوریا میں مقامی انتخابات کے دوران بیلٹ پیپر کی کمی کے خلاف احتجاج نویں دن بھی جاری رہا۔ مظاہرین دوبارہ انتخابات کا مطالبہ کر رہے ہیں جبکہ الیکشن کمیشن نے غلطی تسلیم کر لی ہے۔ جنوبی کوریا میں مقامی انتخابات کے دوران بیلٹ پیپر کی شدید کمی کے معاملے پر عوامی غم و غصہ کم ہونے کے آثار کے باوجود احتجاجی سلسلہ نویں روز بھی جاری رہا۔ دارالحکومت سیول میں ہفتہ کے روز سینکڑوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور انتخابی عمل میں پیش آنے والی بے ضابطگیوں کے خلاف آواز بلند کرتے ہوئے دوبارہ انتخابات کرانے کا مطالبہ دہرایا۔ مقامی میڈیا کے مطابق سیول کے جنوبی علاقے جامسل میں واقع ایس کے اولمپک ہینڈ بال جمنازیم کے اطراف صبح کے وقت تقریباً 700 افراد جمع ہوئے۔ مظاہرین قومی پرچم اٹھائے ہوئے تھے اور نعرے بازی کے ذریعے انتخابی نتائج پر اپنے عدم اعتماد کا اظہار کر رہے تھے۔ اگرچہ گزشتہ رات اسی مقام پر تقریباً 8 ہزار افراد موجود تھے، تاہم احتجاجی تحریک اب بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی ہے۔ یہ تنازع 3 جون کو ہونے والے میئر اور گورنر انتخابات کے بعد سامنے آیا، جب ملک بھر کے متعدد پولنگ مراکز پر بیلٹ پیپر ختم ہو گئے تھے۔ قومی الیکشن کمیشن کے مطابق 26 پولنگ مراکز پر ووٹنگ کا عمل عارضی طور پر روکنا پڑا، جبکہ کئی ووٹر ووٹ ڈالے بغیر واپس لوٹ گئے کیونکہ وہاں بیلٹ پیپر دستیاب نہیں تھے۔ ابتدائی دنوں میں اس احتجاجی تحریک نے خاصی شدت اختیار کر لی تھی اور گزشتہ ہفتے کے اختتام پر مظاہرین کی تعداد تقریباً 30 ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ ان میں نوجوانوں کی بڑی تعداد شامل تھی، خصوصاً بیس اور تیس برس کی عمر کے افراد۔ تاہم وقت گزرنے کے ساتھ احتجاج میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں کمی دیکھی گئی ہے اور اب زیادہ تر عمر رسیدہ افراد ہی ریلیوں میں شریک نظر آ رہے ہیں۔ قومی الیکشن کمیشن نے معاملے پر عوام سے معذرت کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ ووٹرز کی تعداد کا درست اندازہ نہ لگانے کے باعث مطلوبہ تعداد میں بیلٹ پیپر شائع نہیں کیے جا سکے۔ تاہم کمیشن کا موقف ہے کہ یہ انتظامی ناکامی انتخابات کو کالعدم قرار دینے یا دوبارہ کرانے کے لیے کافی بنیاد نہیں بنتی اور اس سے مجموعی انتخابی نتائج متاثر نہیں ہوئے۔

دہلی فساد کے کلیدی ملزمین شرجیل امام اور عمر خالد ضمانت کیلئے پھر پہنچے عدالت

شرجیل امام کی گزشتہ ضمانت عرضی میں سپریم کورٹ نے ۵؍جنوری ۲۰۲۶ کو خارج کر دیا تھا، ٹرائل کورٹ نے اس معاملے میں دہلی پولیس سے جواب مانگا ہے

شرجیل امام کی گزشتہ ضمانت عرضی میں سپریم کورٹ نے 5 جنوری 2026 کو خارج کر دیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے اس معاملے میں دہلی پولیس سے جواب مانگا ہے۔ مقدمہ کی سماعت 4 جولائی کو ہونی ہے۔ 2020 میں ہوئے دہلی فسادات کے کلیدی ملزمین شرجیل امام اور عمر خالد نے دہلی کی کڑکڑڈوما کورٹ میں ایک بار پھر ضمانت کی عرضی داخل کی ہے۔ شرجیل امام کی سابقہ ضمانت کی درخواست سپریم کورٹ نے 5 جنوری 2026 کو مسترد کر دی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے اس معاملے میں دہلی پولیس سے جواب طلب کیا ہے، جبکہ مقدمے کی اگلی سماعت 4 جولائی کو ہونی ہے۔ شرجیل امام اور عمر خالد کی درخواستوں میں کہا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کی جانب سے ان کی سابقہ ضمانت کی درخواست مسترد کیے جانے کے 6 ماہ سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے باوجود مقدمہ کی سماعت میں کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ اضافی سیشن جج سُمید ھ سینی کے سامنے دائر ان نئی درخواستوں پر عدالت نے جمعہ کے روز دہلی پولیس سے جواب طلب کیا اور معاملے کی آئندہ سماعت 4 جولائی کے لیے مقرر کر دی۔ قابل ذکر ہے کہ جنوری میں سپریم کورٹ نے 2020 کے دہلی فساد سازش معاملے میں عمر خالد اور شرجیل امام کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا، جبکہ 5 دیگر ملزمین کو راحت دے دی گئی تھی۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس این وی انجاریا کی بنچ نے کہا تھا کہ یو اے پی اے (غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ) کے تحت عمر خالد اور شرجیل امام کے خلاف بادی النظر میں مقدمہ بنتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی تبصرہ کیا تھا کہ مقدمہ کے تمام ملزمین سازش میں یکساں کردار کے حامل نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے عدالت نے گلفشاں فاطمہ، میران حیدر، شفاالرحمٰن، محمد سلیم خان اور شاداب احمد کو ضمانت دے دی تھی۔ واضح رہے کہ عمر خالد، شرجیل امام اور کئی دیگر افراد کے خلاف یو اے پی اے اور دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ان پر فروری 2020 میں شمال مشرقی دہلی میں ہونے والے فسادات کا مرکزی سازش کار ہونے کا الزام ہے۔ دراصل سی اے اے اور این آر سی کے خلاف احتجاج کے دوران بھڑکنے والے تشدد میں 53 افراد ہلاک ہوئے تھے اور 700 سے زائد افراد زخمی ہوئے تھے۔ اسی معاملے میں شرجیل امام اور عمر خالد کئی سالوں سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

خانہ کعبہ کے دروازے کے ایک نایاب فن پارے کی نمائش، زائرین کی دلچسپی کا مرکز

ریاض: حرمین شریفین آرکیٹکچرل ایگزیبیشن میں نایاب تاریخی نوادرات موجود ہیں جو مختلف اسلامی ادوار میں خانہ کعبہ کی دیکھ بھال کے مراحل کی عکاسی کرتے ہیں۔ معرض عربی میں ''معرض عمارت الحرمین'' کے مطابق ان نوادرت میں 'ایس پی اے' سعودی پریس ایجنسی نمائش کو کہتے ہیں، نمایاں ہے جو خالص سونے سے بنائی گئی ایک تاریخی تختی ہے جو تین صدیوں سے بھی قبل خانہ کعبہ کے دروازے پر نصب رہی تھی۔ سونے کی یہ تختی اور قیمتی نوادرات میں شمار ہوتی ہے۔ یہ تختی چھ باہم جڑے ہوئے حصوں پر مشتمل ہے جو لوہے کے ایک فریم میں نصب ہے۔ نایاب تختی پر عربی رسم الخط میں قرآنی آیات کندہ ہیں جو اسلامی فن کی عظمت اور باریک بینی کو اجاگر کرتی ہیں۔ نایاب تختی کی تاریخ 1119 سال ہجری بمطابق 1707 عیسوی بتائی گئی ہے۔ یہ خانہ کعبہ کے دروازے کے اوپر نصب تھی اور ان معماری و تزئینی عناصر کا حصہ تھی جنہیں مختلف ادوار میں خصوصی اہمیت اور توجہ حاصل رہی۔

اسرائیل نے ۱۷؍ہزار فلسطینیوں کو علاج تک رسائی سے روک دیا

غزہ: غزہ کی وزارتِ صحت نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل 17 ہزار ایسے فلسطینی مریضوں کو بیرونِ ملک علاج کے لیے جانے سے روک رہا ہے جنہیں فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق اکتوبر 2023ء سے جاری جنگ کے دوران غزہ کا صحت کا نظام شدید تباہی کا شکار ہو چکا ہے۔ مریضوں کے انخلاء میں تاخیر انسانی جانوں کے ضیاع کا سبب بن رہی ہے۔ یورپی ممالک کا فلسطینیوں پر اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں پر اظہار تشویش غزہ کی وزارتِ صحت کے قائم مقام سیکریٹری ماہر شامیہ نے کہا ہے کہ رفح کی سرحدی گزرگاہ فروری میں جزوی طور پر کھولی گئی تھی تاہم اسرائیل نے اسے کئی بار عارضی طور پر بند بھی کیا۔ ان کے مطابق فلسطینیوں کو ہفتے میں صرف 3 دن غزہ سے نکلنے کی اجازت دی جاتی ہے جبکہ طبی انخلاء کے لیے کرم ابوسالم کی گزرگاہ صرف ایک دن کھولی جاتی ہے۔

مسجد نبویؐ میں سالانہ ایک لاکھ ۸۰؍ہزار سے زائد قالین کی صفائی

مدینہ منورہ: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیکھ بھال کے لیے قائم جنرل اتھارٹی مسلسل قالینوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے کام انجام دے رہی ہے۔ یہ سرگرمیاں ایک جامع اور مربوط انتظامی نظام کا حصہ ہیں، جس کا مقصد نمازیوں اور زائرین کے لیے روحانی سکون اور یکسوئی کا ماحول فراہم کرنا ہے، جبکہ مسجد کے اندرونی حصوں اور صحنوں میں صفائی اور معیار کے اعلیٰ ترین اصول برقرار رکھنا بھی اس کا اہم ہدف ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بچھائے گئے مجموعی 25 ہزار قالینوں میں سے تقریباً 500 قالین دھوئے، صاف کیے اور دوبارہ استعمال کے لیے تیار کیے جاتے ہیں۔ اس طرح سال بھر میں قالینوں کی صفائی اور تیاری کے ایک لاکھ 80 ہزار سے زائد خدمات انجام پاتے ہیں۔ یہ تمام کام انتہائی منظم اور مرحلہ وار طریقہ کار کے تحت انجام دیا جاتا ہے، جس سے مکمل صفائی، اعلیٰ کارکردگی اور قالینوں کے معیار اور پائیداری کو برقرار رکھنے کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں استعمال ہونے والے تمام قالین سعودی عرب میں تیار کیے جاتے ہیں۔ یہ قالین اپنی اعلیٰ معیار کی خصوصیات، گھنی بُنائی، مضبوطی اور پائیداری کے باعث ممتاز ہیں، جو نہ صرف نمازیوں اور زائرین کے لیے آرام و سکون فراہم کرتے ہیں بلکہ سال بھر مسلسل استعمال کا بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ قالینوں کو مسجد کے اندر نماز کی جگہوں، چھت اور صحنوں میں ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت بچھایا جاتا ہے، جس میں نمازیوں کی آمد و رفت اور ہجوم کے بہاؤ کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس انتظام سے نماز کے لیے مختص مقامات کا بہترین استعمال ممکن ہوتا ہے اور زائرین کے آرام میں اضافہ ہوتا ہے۔

امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی کا لکھنؤ میں بھی مظاہرہ

سی جے پی سربراہ ابھیجیت دیکے نے دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ دہرایا

امتحانی بے ضابطگیوں کے خلاف کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بینر تلے لکھنؤ میں بھی طلبہ اور امیدواروں نے احتجاج کیا۔ جمعہ کو کئے جانے والے اس مظاہرے میں سی جے پی سربراہ ابھیجیت دیکے نے شرکت اور سیکڑوں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ دہرایا۔ انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق تدریسی، طبی، ریونیو، انتظامی اور دیگر سرکاری بھرتیوں کے امتحانات کی تیاری کرنے والے درجنوں امیدوار صبح سے ہی لکھنؤ کے ایکو گارڈن میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ یہ احتجاج کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کی جانب سے شروع کی گئی ملک گیر مہم کا حصہ ہے۔ اس سے قبل دہلی اور پونے میں بھی اسی نوعیت کے مظاہرے کیے جا چکے ہیں۔ ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (لا اینڈ آرڈر) ببلو کمار نے بتایا کہ احتجاج کی اجازت ایک تنظیم کے بجائے ایک فرد کی درخواست پر دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا، ''درخواست ایک ٹیچر، وویک کمار، نے جمعرات کی شام دیر سے جمع کرائی تھی۔ ضروری کارروائی مکمل ہونے کے بعد احتجاج کی اجازت دے دی گئی۔'' ببلو کمار نے ان خبروں کی بھی تردید کی جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ پولیس نے احتجاج کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے مطابق جمعرات کی شام تک احتجاج سے متعلق کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی تھی۔ پولیس کے مطابق احتجاج کے لیے صبح ۱۰؍بجے سے شام ۴؍بجے تک کی اجازت دی گئی ہے اور تقریباً ایک ہزار افراد کی شرکت متوقع ہے۔ اس سے قبل ابھیجیت دیکے نے کہا تھا کہ احتجاج پُرامن اور آئینی دائرے میں رہتے ہوئے کیا جائے گا، جبکہ اس کے ذریعے امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے کو اجاگر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا، ''ہم دہلی اور پونے میں بھی پُرامن احتجاج کر چکے ہیں۔ ہم کوئی غلط کام نہیں کر رہے۔ ہم صرف جمہوری نظام میں اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں۔'' سی جے پی آئندہ امرتسر اور بنگلور میں بھی اسی نوعیت کے مظاہرے کرے گی، جس کے بعد ۲۰؍جون کو دہلی کے جنتر منتر پر ایک بڑے احتجاج کا انعقاد کیا جائے گا۔ ۱۵؍جون کو جے پور میں احتجاج کا اعلان: تعلیمی نظام میں اصلاحات، بھرتی کے امتحانات میں شفافیت اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے مسائل پر کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) ۱۵؍جون، پیر کے روز جے پور کے شہید اسمارک پر ایک بڑے اور پُرامن عوامی احتجاج کا انعقاد کرے گی۔

دہلی میں بجلی مہنگی ہونے کے آثار

۵۰۰؍یونٹ سے زیادہ استعمال کرنے والوں پر اضافی بوجھ متوقع

دہلی الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن نے بجلی کمپنیوں کو اضافی سرچارج وصول کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ 500 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال کرنے والے غیر سبسڈی صارفین کے بلوں میں ایک سے 30.3 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ دہلی میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے بعد اب بجلی صارفین کو بھی مہنگائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دہلی الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن نے بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں کو فیول اینڈ پاور پرچیز ایڈجسٹمنٹ سرچارج میں اضافہ کرنے کی منظوری دے دی ہے، جس کے نتیجے میں خاص طور پر زیادہ بجلی استعمال کرنے والے صارفین کے بلوں میں اضافہ متوقع ہے۔ حکام کے مطابق بجلی کی شرح میں ایک سے 30.3 فیصد تک اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس فیصلے کا سب سے زیادہ اثر ان تجارتی، صنعتی اور گھریلو صارفین پر پڑے گا جو دہلی حکومت کی بجلی سبسڈی اسکیم کے دائرے میں شامل نہیں ہیں۔ اندازہ ہے کہ 500 یونٹ سے زیادہ بجلی استعمال کرنے والے ہزاروں صارفین کو آنے والے مہینوں میں زیادہ بل ادا کرنا پڑ سکتے ہیں۔ دوسری جانب 0 سے 200 یونٹ اور 201 سے 400 یونٹ تک بجلی استعمال کرنے والے بیشتر صارفین پر اس فیصلے کا فوری اثر نہیں پڑے گا۔ اسی طرح وہ گھریلو صارفین جو دہلی حکومت کی مکمل یا 50 فیصد بجلی سبسڈی حاصل کر رہے ہیں، ان کے بلوں پر فی الحال کوئی اضافی بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ ریگولیٹری کمیشن نے اپریل 2026 کے لیے بجلی خرید لاگت ایڈجسٹمنٹ فیس عائد کرنے کی منظوری دی ہے۔ اس کے تحت بجلی تقسیم کار کمپنیوں کو 16 سے 18 فیصد تک اضافی رقم وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر توانائی کے بحران، کوئلے کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور بجلی خریدنے کے اخراجات میں اضافے کے باعث یہ قدم اٹھانا ضروری ہو گیا تھا۔ ماہرین کے مطابق درآمدی اخراجات اور نقل و حمل کے بڑھتے ہوئے خرچ نے کوئلے کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ کیا ہے، جس کا براہ راست اثر بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کی لاگت پر پڑا ہے۔

مدھیہ پردیش: مویشی اسمگلنگ کے شبہ میں ہجومی تشدد قتل کے جرم میں ۱۴؍کو عمر قید

احمد آباد-لندن ایئر انڈیا طیارہ حادثے کی پہلی برسی پر متاثرہ خاندانوں نے اپنے پیاروں کو یاد کیا۔ کئی خاندان اب بھی ذہنی و مالی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں اور حادثے کی وجوہات جاننے کے منتظر ہیں

مدھیہ پردیش کے نرمداپورم ضلع کی ایک عدالت نے تقریباً چار سال قبل مویشی اسمگلنگ کے شبہ میں ایک شخص کے قتل کے مقدمے میں تمام ۱۴؍ ملزمان کو عمر قید کی سزا سنا دی۔ مہاراشٹر کے باشندے نذیر احمد کو اگست ۲۰۲۲ء میں ایک ہجوم نے مبینہ طور پر مویشیوں کی غیر قانونی نقل و حمل کے الزام میں تشدد کا نشانہ بنایا تھا، جس کے نتیجے میں ان کی موت ہو گئی تھی۔ عدالت نے قتل، اقدام قتل، فساد اور غیر قانونی طور پر راستہ روکنے سمیت مختلف دفعات کے تحت تمام ملزمان کو قصوروار قرار دیا۔ مدھیہ پردیش کے ضلع نرمداپورم کی ایک عدالت نے مویشی اسمگلنگ کے شبہ میں ایک شخص کے قتل کے مقدمے میں تمام ۱۴؍ ملزمان کو عمر قید کی سزا سناتے ہوئے ایک اہم فیصلہ صادر کیا ہے۔ یہ واقعہ تقریباً چار سال قبل پیش آیا تھا اور اس نے ریاست سمیت ملک بھر میں خاصی توجہ حاصل کی تھی۔ یہ فیصلہ سیونی مالوا کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تبسم خان نے سنایا۔ عدالت نے مہاراشٹر کے ضلع امراوتی کے باشندے نذیر احمد کے قتل کے مقدمے میں تمام ۱۴؍ ملزمان کو قصوروار قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا سنائی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں ملزمان کو قتل، اقدام قتل، فساد، غیر قانونی اجتماع اور غلط طریقے سے راستہ روکنے کے الزامات میں مجرم پایا۔ مقدمے کی سماعت تقریباً تین برس تک جاری رہی، جس کے بعد عدالت نے تمام شواہد اور گواہوں کے بیانات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ استغاثہ کے مطابق یہ واقعہ ۳۰؍اگست ۲۰۲۲ء کی شب ضلع نرمداپورم کے سیونی مالوا علاقے کے بارکھڈ گاؤں کے قریب پیش آیا۔ مہاراشٹر سے مویشی لے جانے والا ایک ٹرک رات تقریباً ایک بجے گزر رہا تھا کہ لوگوں کے ایک گروپ نے اسے روک لیا۔ پولیس کے مطابق ہجوم کو شبہ تھا کہ ٹرک میں مویشیوں کی غیر قانونی نقل و حمل کی جا رہی ہے۔ اسی شبہ کی بنیاد پر ٹرک میں سوار افراد پر حملہ کیا گیا۔ حملے کے دوران نذیر احمد شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔ ٹرک میں سوار دو دیگر افراد حملے میں زخمی ہوئے لیکن زندہ بچ گئے۔ واقعے کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کی اور مختلف شواہد کی بنیاد پر ۱۴؍افراد کو گرفتار کیا گیا۔ مقدمے کے دوران ٹرک ڈرائیور شیخ لالہ، جو حملے میں زندہ بچ گئے تھے، نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ایک بڑے ہجوم نے گاڑی کا راستہ روکا اور بغیر کسی پیشگی سوال یا انتباہ کے حملہ کر دیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ''تقریباً ۵۰؍سے ۶۰؍ افراد نے سڑک بند کر دی اور بغیر کوئی سوال پوچھے ہمیں مارنا شروع کر دیا۔'' شیخ لالہ کے مطابق حملہ آوروں نے لاٹھیوں اور لوہے کی سلاخوں کا استعمال کیا اور کافی دیر تک تشدد جاری رکھا، جس سے وہ اور ان کے ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔ تفتیش کے دوران واقعے کا ایک ویڈیو بھی منظر عام پر آیا تھا جس میں مبینہ طور پر ہجوم کے بعض افراد متاثرین پر تشدد کرتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے دکھائی دیے تھے۔ رپورٹس کے مطابق کچھ مقامی افراد کی مداخلت کے باعث دو زخمی افراد کی جان بچ سکی تھی۔ عدالت کی جانب سے فیصلہ سنائے جانے کے بعد عدالتی احاطے کے باہر جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے۔ پولیس جب سزا یافتہ افراد کو جیل منتقل کرنے لگی تو ان کے اہلِ خانہ نے احتجاج کیا۔ عینی شاہدین کے مطابق بعض رشتہ دار پولیس گاڑی کے سامنے لیٹ گئے اور منتقلی روکنے کی کوشش کی۔ اس دوران پولیس اور اہلِ خانہ کے درمیان دھکم پیل بھی ہوئی۔

نالے صفائی میں خامیاں وتساہلی پر۹رکروڑ۲۵رلاکھ۲۷رہزار۸۳۰روپئے کاٹھیکیداروں کوجرمانہ

ٹھیکیدار کے بلوں سے جرمانه کی رقم وصولی، ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیه کی جانب سے سخت کارروائی

ممبئی:(اسٹاف رپورٹر) میونسپل کارپوریشن نے نالے کی صفائی کے کام میں مصنوعی ذہانت کے نظام کے ذریعے پائی جانے والی خامیوں اور ٹینڈر کی شرائط وضوابط کے مطابق مشینری کی تعیناتی میں تاخیر کے لیے ٹھیکیداروں کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے۔اس کے علاوہ روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے۔ متعلقہ ٹھیکیداروں پر 9 کروڑ 25 لاکھ 72 ہزار 830 روپے جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ جرمانے کی یہ رقم ٹھیکیدار کے بلوں سے وصول کی جارہی ہے۔میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے کی ہدایت کے مطابق سیوریج ڈپارٹمنٹ نے یہ کارروائی کی ہے۔ہرسال ممبئی میں بارش شروع ہونے سے پہلے، میونسپل کارپوریشن کا سیوریج ڈیپارٹمنٹ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں میٹھی ندی اور بڑے نالوں سے کیچڑ ہٹاتا ہے۔جبکہ وارڈ کی سطح پر چھوٹے نالوں سے کیچڑ ہٹانے کا کام کیا جاتا ہے۔ قدرتی نالیاں، برساتی نالے، زیر زمین نالے، چیمبرز اور پلوں کو کھول کر صاف کیا جاتا ہے نالوں سے کچرا ہٹانے سے بارش کے پانی کی تیزی سے نکاسی میں مدد ملتی ہے۔ ممبئی میٹروپولیٹن ریجن میں بارش کے تجربے اور بارش کی شدت کو ذہن میں رکھتے ہوئے، نالیوں سے کتنا کیچڑ نکالنے کی ضرورت ہے اس کا مطالعہ کرکے کیچڑ ہٹانے کے ہدف کا تعین کیا جاتا ہے۔ ہرسال کی طرح اس سال بھی مارچ کے پہلے ہفتے میں نالوں سے کیچڑ ہٹانے کا کام تیزی سے شروع کردیا گیا۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڑے نے نظام کو ہدایت دی ہے کہ وہ ڈرین کی صفائی کے ان کاموں کی موثر نگرانی کرے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کیچڑ ہٹانے کے کاموں کو صحیح طریقے سے انجام دیا جائے اور اس کی نگرانی کی جائے، میونسپل ایڈمنسٹریشن نے گزشتہ سال سے ایک مصنوعی ذہانت (A.I.) نظام تیار کیا ہے۔اس سسٹم کے ذریعے نالوں کی صفائی کے کام کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے۔ اس کے مطابق ان کاموں کے لیے فوٹوگرافی کے ساتھ 30 سیکنڈ کی فلم بندی (ویڈیو) کولازمی قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ چھوٹے نالوں سے کیچڑ ہٹانے سے پہلے اور بعد میں سی سی ٹی وی کے ذریعے فلم و ویڈیو بنانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن آرٹیفیشل انٹیلی جنس سسٹم کی مدد سے کیچڑ ہٹانے کے حوالے سے موصول ہونے والی تمام ویڈیوز کا تجزیہ کررہی ہے۔اس سے انتظامیہ کو نالیوں میں کچرا ہٹانے کے کاموں کی درست طریقے سے نگرانی کرنے اور کاموں میں مکمل

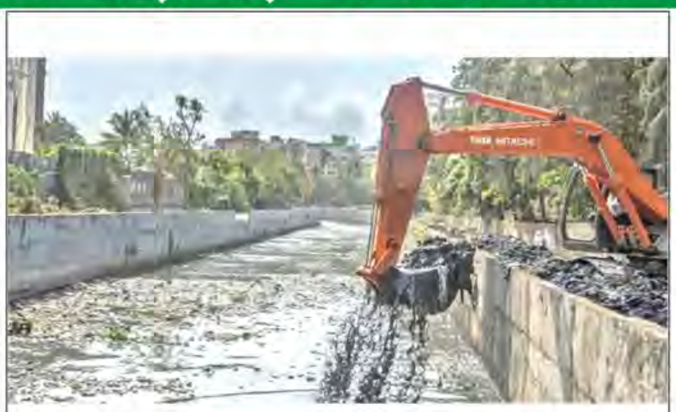

شفافیت برقرار رکھنے میں مدد مل رہی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے نظام کو نافذ کرتے ہوئے، اے آئی سسٹم اپ لوڈ کی گئی تمام تصاویر اور ویڈیوز کو اسکرین کرتا ہے۔ یہ ان میں خرابیوں کا بھی پتہ لگاتا ہے۔ ان خرابیوں خامیوں کا پتہ لگانے کے لیے معیار مقرر کیا گیا ہے۔ جب گاڑی وزنی برج پر وزن کرنے کے لیے پہنچتی ہے، چاہے ترپال کو ہٹایا جارہا ہو یا نہ ہو (ٹرپولن کا پتہ لگانا)، اسی تصویر کا دوبارہ استعمال یا تصاویر میں عدم مطابقت (تصویر گھوسٹنگ)، کیچڑ کو ٹھکانے لگانے کے دوران گاڑی سے اڑنے والی دھول کی مقدار کا مشاہدہ (ڈسٹ اسپیکشن)، تصویر کی دستیابی (ضروری دستیابی)، تصویر کی عدم دستیابی (دستی معائنہ)، کیچڑ اتارنے کے کاموں کی ویڈیوز کو اپ لوڈ نہ کرنا (ان لوڈنگ ویڈیو دستیاب نہیں) اور رجسٹرڈ گاڑیوں یا ورک کوڈ کے درمیان تضادات اور اصل کام کی تفصیلات (وہیکل/ ورک کوڈ کی مماثلت) کا ان اہم پہلوؤں کے مطابق پتہ چلا ہے۔اس کے علاوہ نالے کی صفائی کے کام میں مختلف قسم کی خرابیاں پائی گئی ہیں جیسے کہ ضروری پلانٹس، مشینری اور گاڑیوں کی ناکافی دستیابی، افرادی قوت کی کمی، ڈرین کی صفائی کا کام کرنے والے کارکنوں کو حفاظتی آلات کی عدم فراہمی، جمع کیچڑ کو مقررہ طریقے سے پراسیس نہ کرنا اور مقررہ وقت پرست روی سے کام نہ کرنا۔اے آئی پر مبنی معائنہ، ڈیجیٹل ثبوتوں کی تصدیق اور فزیکل سائٹ انسپکشن کی وجہ سے کام میں غلطیاں بروقت سامنے آئیں اور متعلقہ ٹھیکیداروں پر مالی ذمہ داری مقرر کی گئی ہے۔ جرمانے کی رقم کام میں خرابی کے حساب سے مقرر کی گئی ہے اور ٹھیکیداروں سے واجب الادا رقم سے جرمانے کی رقم وصول کی جارہی ہے۔ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر نے کہا کہ میونسپل انتظامیہ نالے کی صفائی کے کام میں معیار اور شفافیت کے بارے میں بہت اصرار ہے۔ نالے کی صفائی کے کام میں دانستہ یا نادانستہ کوئی بھی غلطی ناقابل معافی ہے۔ اس سلسلے میں انتظامیہ کی زیرو ٹالرینس کی پالیسی برقرار ہے۔ ایک طرف ڈرین کی صفائی کے کام کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے بھرپور کوششیں کی گئی ہیں اور کیے گئے کام کے معیار کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم ٹیکنالوجی کے ذریعے کام کرتے ہوئے ٹھیکیداروں کی جانب سے رہ جانے والی غلطیوں کو تلاش کرکے تعزیری کارروائی کی گئی ہے۔اس کارروائی کا مقصد یہ پیغام دینا ہے کہ مجموعی طور پر نالے کی صفائی کے کام میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر مستقبل میں کوئی خرابی پائی گئی تو میونسپل کارپوریشن انتظامیہ سخت موقف اختیار کرے گی ابھیجیت بنگر نے کہا کہ AI پر مبنی نگرانی اور سائٹ پر معائنہ کرنے والے دونوں نظاموں نے نالیوں کی صفائی کے کام میں خرابیوں کو مؤثر طریقے سے بے نقاب کیا ہے۔ خاص طور پر سائٹ کا معائنہ نہ کرنا اور ویڈیوز کا اپ لوڈ نہ کرنا تعزیری کارروائی کی بنیادی وجوہات تھیں۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن نے مانسون سے قبل نالوں کی صفائی کے کاموں میں لاپرواہی، تساہلی اور متعدد خامیوں پر ٹھیکیداروں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ۹رکروڑ ۲۵رلاکھ ۲۷رہزار ۸۳۰روپئے کا بھاری جرمانہ عائد کیا ہے۔ میونسپل حکام کے مطابق، یہ کارروائی بی ایم سی کے آرٹیفیشل انٹیلیجنس (AI) پر مبنی مانیٹرنگ سسٹم اور زمینی معائنے کے دوران پکڑی جانے والی بے ضابطگیوں کے بعد کی گئی ہے، اور جرمانے کی یہ رقم ٹھیکیداروں کے زیرالتوا بلوں سے وضع کی جائے گی۔

ممبئی کو پانی سپلائی کرنے والی جھیلوں میں محض ۱۲رفیصد پانی ذخیرہ

جھیلوں میں محض ۱۲ء۱۲رفیصد پانی ذخیرہ ہے اور امسال بارش بھی معمول سے کم ہونے کا اندیشہ ہے جس کے پیش نظر بی ایم سی نے شہر و مضافات میں واقع ۳۵۰ رکنویں کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کم بارش کے علاوہ موسم باراں کی آمد میں تاخیر بھی ہو چکی ہے۔ایسے میں شہریوں کی پانی کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے نے احتیاطی لائحہ عمل کے طور پر ممبئی کے تمام ۲۶ر بی ایم سی وارڈوں کے سربراہ ایڈیشنل میونسپل کمشنروں کو جمعرات کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں واقع کنوؤں کو قابل استعمال بنائیں۔ ممبئی کو پانی سپلائی کرنے والی جھیلوں میں پانی کی سطح نہ صرف روزانہ پانی سپلائی کی وجہ سے کم ہورہی ہے بلکہ اس مرتبہ شدید گرمی کے سبب پانی بھاپ بن کر اڑنے کا عمل بھی تیزی سے جاری ہے جس کی وجہ سے دن بہ دن پانی کے تعلق سے حالات تشویشناک ہوتے جارہے ہیں۔ حالانکہ ممبئی کا ریکارڈ رہا ہے کہ عام طور پر یہاں جولائی کی بارش سے جھیلیں زیادہ بھرتی ہیں۔ تاہم رواں ماہ میں اب تک سانتا کروز کی محکمہ موسمیات کی مشاہدہ گاہ میں محض ۹ء۱۲رملی میٹر بارش درج کی گئی ہے جو جون کی معمول کی بارش کے مقابلے بہت کم ہے۔ واضح رہے کہ ممبئی میں ہر سال جون میں اوسطاً ۵۲۶رملی میٹر بارش ہوتی ہے۔ اس سے قبل ممبئی میں جون میں اتنی کم بارش ۲۰۱۴ء میں ہوئی تھی جب پورے مہینے میں محض ۸۷رملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔

ڈاکٹر سیجل پوار متنازع بیان وتبصرہ کے سبب رخصتی پر روانہ

محکمہ جاتی انکوائری میں تعاون کی ہدایت، جانچ سے قبل ہی کے ای ایم اسپتال کی سخت کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سیجل پوار کے متنازع ویڈیو اور بیان محکمہ جاتی انکوائری کے ساتھ سیجل کو ۱۵ دنوں کی رخصتی پر بھیج دیا گیا ہے اور انکوائری کا آغاز کیا گیا اس کی حتمی رپورٹ کے بعد ہی مزید کارروائی ہوگی۔ ڈاکٹر سیجل پوار سے متعلق معاملے میں ادارہ جاتی کارروائیسیٹھ جی ایس میڈیکل کالج اور کے ای ایم ہاسپٹل نے ایک مزاحیہ پروگرام کے دوران ایم بی بی ایس تھرڈ ایئر کی طالبہ سیجل پوار کے ریمارکس اور اس کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر متعلقہ

مذکورہ مدت کے دوران اس کے والدین رسرپرستوں کی دیکھ بھال اور نگرانی سونپی گئی تھی۔ انہیں یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ادارہ جاتی انکوائری میں مکمل تعاون کریں اور جب بھی انکوائری کمیٹی کے ذریعہ بلایا جائے ،ازخود یا آن لائن موڈ کے ذریعے دستیاب رہیں۔ ایک جامع پانچ رکنی انکوائری کمیٹی کی تشکیل کی تجویز بھی پیش کی گئی ہے جس میں سینئر فیکلٹی، ایک بیرونی رنان فیکلٹی ممبر اور مناسب ادارہ جاتی نمائندگی شامل ہے۔ کمیٹی سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقائق،

ویڈیو مواد کی گردش سے پیدا ہونے والی عوامی تشویش کا مناسب ادراک کیا ہے۔ شکایات کی وصولی کے فوراً بعد، انسٹی ٹیوٹ نے حقائق کی تلاش کا ایک ابتدائی عمل شروع کیا۔ متعلقہ طالب علم کو بلایا گیا، اس کی وضاحت/ معافی ریکارڈ پر لی گئی، اور متعلقہ مواد کا جائزہ لیا گیا۔ ابتدائی نتائج، معاملے کی حساسیت، اور متوفی افراد، جسم کے عطیہ دہندگان کے وقار کو برقرار رکھنے کی ضرورت اور میڈیکل طلباء سے متوقع پیشہ ورانہ معیارات کے پیش نظر پوار پر آج ایک عبوری تادیبی/ انتظامی حکم جاری کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق، پوار کو 15 دن کی مدت کے لیے لازمی چھٹی پر رکھا گیا ہے، جس کا اثر ۱۳ مئی سے ہے، تفصیلی انکوائری اور مزید احکامات زیرالتواء ہیں۔ آج صبح 10:30 بجے، اسے سیاق وسباق، اثرات اور متعلقہ ریکارڈز بشمول سوشل میڈیا کی گردش کے پہلو کا جائزہ لے گی اور مزید کارروائی کے لیے اپنی معقول سفارشات پیش کرے گی۔ انسٹی ٹیوٹ اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ مریضوں، فوت شدہ افراد، جسم کے عطیہ دہندگان اور ان کے اہل خانہ کا احترام طبی تعلیم کی بنیادی قدر ہے۔ معاملے کو سنجیدگی، حساسیت اور طریقہ کار کے ساتھ انصاف کے ساتھ نمٹا جائے گا۔ تفصیلی انکوائری رپورٹ کی وصولی کے بعد قابل اطلاق این ایم سی ایم یو ایچ ایس، بی ایم سی اور ادارہ جاتی اصولوں کے مطابق مزید کارروائی کی جائے گی۔ اس مرحلے پر کوئی حتمی نتیجہ اخذ نہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ اس وقت جامع انکوائری کا عمل جاری ہے۔

پچھلے ۱۲رسالوں میں ناگپور میں بڑے پیمانے پر ترقیاتی کام کئے گئے ہیں: گڈکری

نتن گڈکری نے شہر اور ضلع بھر میں ۲۵رلاکھ درخت لگانے کے ذریعے ناگپور کو ہرے بھرے شہر میں تبدیل کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا

ناگپور: سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری نے شہر اور ضلع بھر میں 25 لاکھ درخت لگانے کے ذریعے ناگپور کو ہرے بھرے شہر میں تبدیل کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک پیڑ ماں کے نام مہم کے تحت، بڑے پیمانے پر شجرکاری اور تحفظ کی سرگرمیاں شروع کرنے کے لیے اسکولوں، یونیورسٹیوں، رضاکارانہ تنظیموں، سیاسی جماعتوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کو 2 سے 3 میٹر اونچائی کے پودے فراہم کیے جائیں گے۔ جناب گڈکری ناگپور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے تاکہ مرکزی حکومت کے گزشتہ 12 سالوں کے دوران کی گئی کامیابیوں اور ترقیاتی اقدامات کو اجاگر کیا جا سکے۔ مہاراشٹر کے وزیر محصول اور ناگپور ضلع کے سرپرست وزیر چندر شیکھر باونکولے، مقامی عوامی نمائندوں کے ساتھ اس موقع پر موجود تھے۔ مرکزی وزیر نے بتایا کہ محصولات اور جنگلات کے محکموں کے تعاون سے اور ناگپور میں واقع ریموٹ سینسنگ سینٹر کے ذریعے

مہاراشٹر کے تمام اضلاع اور تعلقہ کی نقشہ سازی کی جائے گی۔ جن اضلاع نے شجرکاری کی وسیع سرگرمیاں انجام دی ہیں ان سے متعلق معلومات کو دستاویزی شکل دی جائے گی، اور ایسے اضلاع کو ان کے تعاون کے لیے تسلیم کیا جائے گا۔ مرکزی حکومت کے مختلف فلاحی اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے جناب گڈکری نے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں کے دوران پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت 58 کروڑ سے زیادہ بینک کھاتے کھولے گئے ہیں۔ آیوشمان بھارت نے 60 کروڑ شہریوں کو فائدہ پہنچایا ہے، جبکہ پردھان منتری اجولا یوجنا کے تحت 11 کروڑ ایل پی جی کنکشن فراہم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پردھان منتری کسان سمان ندھی اسکیم کے تحت 11 کروڑ کسان سالانہ مالی امداد حاصل کر رہے ہیں۔ روزگار پیدا کرنے کے اقدامات پر روشنی ڈالتے ہوئے، جناب گڈکری نے کہا کہ پردھان منتری مدرا یوجنا کے تحت تقریباً 35 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے 57 کروڑ مستفیدین کو تقسیم کیے گئے ہیں، جس سے چھوٹے کاروباریوں اور گلیوں کے دکانداروں کو فائدہ پہنچا ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا پہل کے تحت، 1.6 لاکھ اسٹارٹ اپس اور 118 ایک تنگا والا سامنے آئے ہیں۔ مزید برآں، گزشتہ 12 سالوں میں سکل انڈیا مشن کے تحت تقریباً 5 کروڑ نوجوانوں نے ہنر کی تربیت حاصل کی ہے۔ مرکزی وزیر سڑک نقل وحمل اور شاہراہ نے ناگپور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرکزی حکومت کے پچھلے 12 برسوں کے دوران ناگپور میں بڑے پیمانے پر تاریخی اور کثیر جہتی ترقیاتی کام انجام دیے گئے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان پروجیکٹوں نے ناگپور کو تعلیم، صحت اور بہترین انفراسٹرکچر کا ایک بڑا مرکز بنادیا ہے۔

ناسک: مراٹھی ادیبوں اور فنکاروں کی طرف سے بشیر بدر کیلئے تعزیتی پروگرام کا انعقاد

ناسک میں کسماگرج پرتشٹھان کے زیراہتمام اردو کے مقبول ترین شاعر ڈاکٹر بشیر بدر کیلئے ایک پُروقار تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا گیا۔ اس تعزیتی تقریب کی صدارت جاوید انصاری (آکاش وانی) نے کی جبکہ مہمانانِ خصوصی میں ایڈوکیٹ نندکشور بترا، ایڈوکیٹ ولاس لوناری (رکن وٹرسٹی کسماگرج پرتشٹھان) شامل تھے۔ صدرِ جلسہ جاوید انصاری نے ڈاکٹر بشیر بدر کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے عہد کے سب سے معتبر اور ہردلعزیز غزل گو شاعر تھے۔ انہوں نے مالیگاؤں، جلگاؤں اور بھوپال میں بشیر بدر سے ہونے والی ملاقاتوں کا تذکرہ کیا اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ادبی سرمایہ سمجھے جانے والے بزرگوں کے آخری ایام میں ان سے جس طرح کی ہمدردی اور وابستگی کا اظہار ہونا چاہئے، وہ نظر نہیں آتا، جو ہم سب کیلئے ایک اہم سوال اور لمحۂ فکریہ ہے۔ محب اردو اور معروف قانون داں ایڈوکیٹ نندکشور بھترا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان اور ادب سے میری محبت کا پہلا زینہ ڈاکٹر بشیر بدر کی شاعری رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ مرحوم کے خوبصورت اور فکر انگیز اشعار سے بے حد متاثر رہا۔ اس موقع پر انہوں نے بشیر بدر کے متعدد اشعار سنائے اور کہا کہ ان کے کلام میں پوشیدہ پیغام کو عوام تک پہنچانا ہی ان کیلئے حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔ ایڈوکیٹ بھترا نے کسماگرج پرتشٹھان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ادارے نے مراٹھی ادب کے ساتھ ساتھ اردو کے اس عظیم شاعر کی یاد میں تعزیتی جلسہ منعقد کرکے قابلِ ستائش مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی ادارے کی جانب سے اردو ادبی محفلوں کا اہتمام کیا جاتا رہے۔ کسماگرج پرتشٹھان کے ٹرسٹی ایڈوکیٹ ولاس لوناری نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ مراٹھی شعرا کے ساتھ ساتھ اردو اور ہندی کے ممتاز شعرا سے بھی گہری وابستگی رکھتے ہیں اور ڈاکٹر بشیر بدر کے کلام سے خصوصی طور پر متاثر رہے ہیں۔ انہوں نے اس موقع پر مرحوم کے متعدد مقبول اشعار بھی سامعین کی نذر کئے۔ تقریب کے دوران ڈاکٹر بشیر بدر کی اہلیہ محترمہ راحت بدر کا خصوصی پیغام بھی سنایا گیا، جس میں انہوں نے کسماگرج پرتشٹھان اور تمام منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈاکٹر بشیر بدر کی یاد میں منعقدہ اس پروگرام کی ستائش کی۔ تقریب کے آخری مرحلے میں ناسک شہر کے غزل سنگر راجیش بھالے راؤ اور سنجے باونکولے نے ڈاکٹر بشیر بدر کے منتخب کلام کو خوبصورت انداز میں پیش کیا۔

دبستان اردو مالیگاؤں میں مہاراشٹر اسٹیٹ

اردو اکیڈمی کے کارگزار چیئرمین سید حسین اختر کی آمد

مالیگاؤں: (نامہ نگار) اردو زبان و ادب کی تاریخ میں اپنی منفرد شناخت رکھنے والے دبستانِ اردو مالیگاؤں نے کل ایک اہم ادبی لمحے کا مشاہدہ کیا جب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے کارگزار چیئرمین سید حسین اختر نے اس تاریخی شہر کا دورہ کیا۔ یہ محض ایک سرکاری عہدیدار کا دورہ نہیں تھا بلکہ اردو کے ایک عاشق، ادب کے قدردان اور قلمکاروں کے قدرشناس شخص کی آمد تھی، جس نے مالیگاؤں کے ادبی ماحول کو نئی توانائی عطا کردی۔ گہوارۂ اردو کہلانے والے مالیگاؤں میں سید حسین اختر کی آمد پر اہلِ ادب، شعراء، افسانہ نگاروں، اساتذہ اور صحافتی حلقوں نے جس محبت اور خلوص کے ساتھ ان کا استقبال کیا، وہ اس شہر کی زندہ ادبی روایت کا آئینہ دار تھا۔ یہاں کی گلیوں میں بکھری ہوئی اردو کی خوشبو، اہلِ قلم کی محنت اور زبان و ادب سے بےلوث وابستگی نے ایک بار پھر ثابت کردیا کہ مالیگاؤں صرف ایک شہر نہیں بلکہ اردو تہذیب وثقافت کا ایک روشن باب ہے۔ سید حسین اختر نے اپنے دورۂ مالیگاؤں کے دوران شہر کی نمائندہ ادبی وسماجی شخصیات سے ملاقات کی اور انجمن محبانِ ادب کی جانب سے منعقدہ افسانوی نشست میں خصوصی شرکت فرمائی۔ اس یادگار موقع پر اردو اکیڈمی کے انعام یافتہ قلمکاروں کو ان کے دستِ مبارک سے اسناد بھی تقسیم کی گئیں، جو اہلِ قلم کے لیے باعثِ افتخار اور حوصلہ افزائی کا سبب بنیں۔ اعزاز حاصل کرنے والوں میں شہر کے معروف شاعر، ادیب اور نقاد محترم سلیم شہزاد کے علاوہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے سال 2023 کے لیے منتخب تخلیقات "مہکتے پھول" ازشکیل مصطفیٰ، "حرفِ گم شدہ" از ندا فاروقی (عمر فاروق عبداللطیف)، "آزادی کا امرت مہوتسو اور اردو" از اسماعیل وفا شامل ہیں، جبکہ سال 2024 کے لیے "بچے تارے ہمارے" از فریدہ نثار احمد انصاری، "یہ شہرِ حسیں اپنا" از خیال اثر (رفیق احمد)، "تبسم ہی تبسم" از ظہیر قدسی، "گل افشانیاں" از ڈاکٹر مبین نذیر اور "ریگِ ایام" از عثمان غنی اسکس کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سید حسین اختر نے مالیگاؤں کی ادبی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مالیگاؤں واقعی اردو کا ایک ایسا مرکز ہے جہاں ادب سانس لیتا ہے اور قلمکار پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں ہر دوسرا شخص کسی نہ کسی طرح شاعری، افسانہ نگاری، ادب یا صحافت سے جڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مالیگاؤں جیسے شہر اردو زبان کی بقا اور ترقی کے لیے ایک مضبوط ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مالیگاؤں سے ان کا تعلق پرانا ہے، لیکن اردو اکیڈمی کی ذمہ داری ملنے کے بعد یہ پہلا دورہ ہے، جو ان کے لیے انتہائی خوش آئند اور یادگار رہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے لوگوں کی محبت، خلوص اور ادب سے وابستگی نے انہیں بےحد متاثر کیا ہے اور مالیگاؤں کی یہ محبت وہ کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ اردو اکیڈمی کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے سید حسین اختر نے کہا کہ اردو کے فروغ، ادبی سرگرمیوں کے استحکام اور قلمکاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اکیڈمی کے دفتر کی تعمیر وتزئین کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کی خدمت کو بھی اولین ترجیح دی جارہی ہے تاکہ اردو کے فروغ کا سفر مزید مضبوط ہوسکے۔ انجمن محبانِ ادب کی افسانوی نشست بھی اپنی ادبی اہمیت کے اعتبار سے یادگار رہی، جہاں افسانے، تخلیقی اظہار اور اردو ادب کے موجودہ منظرنامے پر گفتگو ہوئی۔ اہلِ محفل نے محسوس کیا کہ ایسے پروگرام نہ صرف ادب کو زندہ رکھتے ہیں بلکہ نئی نسل کو بھی اردو کی خوبصورت روایت سے جوڑنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

دوسوسالہ جشن خدمات افتاء خاندان اعلیٰ حضرت

ممبئی: (پریس ریلیز) خاندانِ اعلیٰ حضرت کو دینی مسائل میں رہنمائی اور فتویٰ نویسی کی عظیم خدمت انجام

دیتے ہوئے دوسو سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس تاریخی اور یادگار موقع پر رضا اکیڈمی کے بانی وصدر، اسیرِ مفتیِ اعظم، الحاج محمد سعید نوری صاحب نے "دوسو سالہ جشنِ خدماتِ افتاء خاندانِ اعلیٰ حضرت" منانے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ خاندانِ اعلیٰ حضرت کی یہ علمی و فقہی خدمات برصغیر کی دینی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہیں۔ اس خانوادے نے دو صدیوں تک امتِ مسلمہ کی شرعی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور لاکھوں مسلمانوں کے دینی مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں حل فرمائے۔ الحاج محمد سعید نوری صاحب نے مزید کہا کہ فتاویٰ رضویہ شریف (قدیم) جلد سوم کے صفحہ 230 پر امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ خود تحریر فرماتے ہیں: بحمداللہ تعالیٰ حضرت جدامجد قدس سرہ العزیز کے وقت سے اس 1337ھ تک اس دروازے سے فتوے جاری ہوئے اکانوے برس اور خود اس فقیر غفرلہ کے قلم سے فتوے نکلتے ہوئے بعونہ تعالیٰ 51 برس ہوئے" رضا اکیڈمی نے مفتیانِ کرام، دارالافتا، مدارس، ادارے، تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس جشن کو عالمی بنانے کے لیے ان پروگرامات پر عمل کرسکتے ہیں۔ جیسے دو تین روزہ فقہی سیمینار، دارالافتاء بریلی شریف کی تاریخ خدمات اور فتاوی پر تحقیقی مقالات لکھے جائیں۔ برصغیر کے مفتیانِ کرام اور محققین کو اس طرف راغب کیا جائے کہ وہ مضامین اور کتابیں تحریر کریں۔ دارالافتا کی 200 سالہ تاریخ پر ایک مستند کتاب اکابر مفتیانِ بریلی شریف کے حالات وخدمات پر خصوصی نمبر شائع کیے جائیں۔ نادر فتاوی تاریخ دستاویزات اور قدیم تصاویر پر مشتمل یادگار البم۔ مختلف زبانوں میں تعارفی کتابچے۔ عظیم الشان عوامی اجلاس۔ ملک و بیرون ملک کے علماء کے تاثرات۔ اکابرین اہل سنت کے پیغامات۔ فقہی خدمات انجام دینے والے علماء کی تعظیم واعزاز۔ قدیم فتاوی مخطوطات اور تاریخی ریکارڈ کی نمائش۔ اعلی حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی اور ان کے اسلاف کے علمی آثار کا تعارف۔ دارالافتا کے دوسو سالہ سفر کو تصویری اور ڈیجیٹل انداز میں پیش کیا جائے۔ فقہی کوئز مقابلے کیے جائیں۔ مضمون نویسی اور تقریری مقابلے کروائے جائیں۔ آن لائن لیکچر سیریز: مفتی کیسے بنتا ہے۔ کے عنوان سے تربیتی نشست۔ اجلاس کے اختتام پر ایک قرارداد منظور کی جائے جس میں دارالافتاء بریلی شریف کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے جدید دور کے مسائل کے حل کے لیے فقہی تحقیق کے فروغ کا عزم کیا جائے۔ نوجوان علماء کو افتاح کی طرف راغب کرنے کا اعلان کیا جائے۔ ہفتہ فقہ رضوی بنانے کا اعلان کیا جائے جس میں مساجد مدارس اور خانقاہوں میں فقہ رضوی اور دارالافتاء بریلی شریف کے تعارف پر دروس واجتماعات منعقد ہوں یوں 200 سالہ جشن کو ایک تاریخی اور یادگار بنایا جاسکتا ہے۔ دوسوسالہ جشنِ خدماتِ افتاء خاندانِ اعلیٰ حضرت کے موقع پر حضرت مولانا سید معین الدین اشرف الجیلانی سجادہ نشین استان عالیہ کچھوچھہ شریف کو دارالعلوم قادریہ اشرفیہ ممبئی کے لیے ایک عظیم علمی تحفہ پیش کیا گیا، جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً تین سو کتب، مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ اور حضور مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاویٰ شامل ہیں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ممبئی میئر ریتو تاوڑے کا اندھیری اور ملن سب وے کے ساتھ ساتھ

گاندھی مارکیٹ اور ہندماتا میں چھوٹے نالوں کا دورہ

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) مانسون سے پہلے کی تیاریوں کا جائزہ لینے کے ایک حصے کے طور پر، ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے کل (12 جون، 2026) اندھیری سب وے، ملن سب وے، گاندھی مارکیٹ اور ہندماتا چھوٹے ریلیف مراکز اور جگہ کا معائنہ اور چاروں مقامات کا دورہ کیا اس موقع پر ایم ایل اے مرجی پٹیل، کے نارتھ اور کے ساؤتھ وارڈ کمیٹی کے صدر پرکاش مسالے، ایف ساؤتھ اور ایف نارتھ وارڈ کمیٹی کی صدر مانسی سمکر، کارپوریٹر ممتا یادو، کارپوریٹر دیشا یادو اور ڈپٹی چیف انجینئر (بارش کے پانی کے چینلز) (مغربی مضافات) اسسٹنٹ کمشنر رامک موڑ بھی موجود تھے۔ چکرپانی آلے، اسسٹنٹ کمشنر دنیش پلاواد، اسسٹنٹ کمشنر ارون کشر ساگر، اسسٹنٹ کمشنر وروشالی انگولے کے ساتھ دیگر عوامی نمائندے اور متعلقہ افسران اس دورے پر موجود تھے۔ اندھیری بھواری مارگ پر معائنہ کے دوران ایم ایل اے مرجی پاٹل نے کہا کہ چونکہ یہ علاقہ انتہائی نشیبی علاقہ ہے، اس لیے مانسون کے دوران پانی بھر جانے کا مسئلہ معمول کی بات ہے۔ اس کا مستقل حل تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ پٹیل نے ذکر کیا کہ اسمبلی اجلاس میں بھی یہ مسئلہ لگاتار اٹھایا گیا ہے۔ متعلقہ افسران نے بتایا کہ اندھیری بھواری مارگ پر مانسون کے دوران سیلاب کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مستقل اقدامات کرنے کے لیے کچھ اقدامات زیرغور ہیں۔ قابل عمل اور

ممکنہ اقدامات پر عمل درآمد کیا جاسکتا ہے۔ میئر ریتو تاوڑے نے کہا کہ اندھیری بھواری مارگ پر بارش کے پانی کے جمع ہونے کے مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کے لیے جلد ہی میئر کے دفتر میں ایک مشترکہ میٹنگ کا انعقاد کیا جائے گا۔ میئر نے کہا کہ مانسون کے موسم میں یہاں اضافی پمپنگ سیٹ لگائے جائیں تاکہ بارش کے پانی کو تیزی سے پمپ کیا جاسکے۔ میئر نے ملن سب وے، گاندھی مارکیٹ، اور ہندماتا میں چھوٹے پمپنگ اسٹیشن اور بارش کے پانی کے ذخیرہ کرنے والے ٹینک پروجیکٹ کا معائنہ کیا اور تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ میئر نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ پورے مانسون سیزن میں سسٹم اچھی حالت میں رہے۔ اس دوران میئر نے ان تینوں مقامات پر مقامی شہریوں سے بھی بات چیت کی اور ان کی تجاویز اور مسائل جانے۔ دورے کے اختتام پر میئر ریتو تاوڑے نے ہندماتا فلائی اوور کے نیچے اسکیٹ پارک کی مکمل صفائی، مرمت اور پینٹنگ کے کام کا معائنہ کیا۔ میئر نے تجویز دی کہ ان کاموں کو جلد از جلد مکمل کیا جائے اور اسکیٹ پارک کو جلد از جلد بحال کرکے کھلاڑیوں کے لیے دستیاب کرایا جائے۔ ممبئی کی میئر رو تاوڑے نے مانسون کے دوران شہر میں پانی بھرنے کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے اندھیری سب وے اور ملن سب وے کا تفصیلی دورہ کرکے وہاں جاری مانسون کی تیاریوں کا جائزہ لیا ہے

یمنی کوہ پیما "القعقا" (اسپائیڈر مین) کی لاش آتش فشاں گڑھے سے نکال لی گئی

جنوبی یمن کے الضالع گورنری میں واقع حردہ دمت آتش فشاں کے گڑھے میں گرنے والے معروف یمنی کوہ پیما انطار العبسی المعروف "القعقا" (اسپائیڈر مین) کی لاش برآمد کرلی گئی ہے

جنوبی یمن کے الضالع گورنری میں واقع حردہ دمت آتش فشاں کے گڑھے میں گرنے والے معروف یمنی کوہ پیما انطار العبسی المعروف "القعقا" (اسپائیڈر مین) کی لاش برآمد کرلی گئی ہے۔ القعقا سوشل میڈیا پر خطرناک چٹانوں اور آتش فشانی گڑھوں میں حفاظتی سامان کے بغیر مہم جوئی کی ویڈیوز کی وجہ سے مشہور تھے۔ یمن کے جنوبی صوبے الضالع میں واقع حردہ دمت آتش فشاں کے گڑھے میں گرنے والے معروف کوہ پیما اور سوشل میڈیا شخصیت انطار العبسی، جو "القعقا" (اسپائیڈر مین) کے نام سے مشہور تھے، کی لاش ریسکیو حکام نے کئی گھنٹوں کے بعد برآمد کرلی ہے۔ حادثے کے بعد یمن کے سول ڈیفنس نے فوری طور پر خصوصی ریسکیو آپریشن شروع کیا تھا۔ صنعاء سے غوطہ خوری اور پانی میں بچاؤ کی تربیت یافتہ ٹیموں کو مکمل آلات اور روشنی کے یونٹس کے ساتھ جائے حادثہ پر روانہ کیا گیا تھا تاکہ دشوار گزار آتش فشانی گڑھے میں تلاش اور بازیابی کا کام انجام دیا جا سکے۔ مقامی حکام کے مطابق گڑھے کے اردگرد کا علاقہ انتہائی خطرناک اور دشوار رسائی کا حامل ہے، جس کی وجہ سے امدادی کارروائیوں میں غیر معمولی مشکلات پیش آئیں۔ تاہم تازہ ترین مقامی رپورٹس کے مطابق ریسکیو ٹیمیں بالآخر القعقا کی لاش تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں۔ مقامی ذرائع نے تصدیق کی کہ نوجوان مہم جو چٹانی دیوار پر چڑھائی کے دوران توازن کھو بیٹھا اور گہرے آتش فشانی گڑھے میں جا گرا، جس کے نتیجے میں موقع پر ہی جان کی بازی ہار گیا۔ القعقا گزشتہ چند برسوں میں سوشل میڈیا پر خاصی شہرت حاصل کر چکے تھے۔ ان کی ویڈیوز میں انہیں حردہ دمت کے خطرناک آتش فشانی گڑھے کی دیواروں پر بغیر کسی پیشہ ورانہ حفاظتی سامان کے چڑھتے اور خطرناک کرتب دکھاتے دیکھا جا سکتا تھا۔ ان کے ہزاروں مداح ان کی جرات مندانہ مہم جوئی کو پسند کرتے تھے، تاہم مقامی باشندے اور مبصرین بارہا ان سرگرمیوں کے خطرات سے خبردار بھی کرتے رہے تھے۔ حردہ دمت یمن کے معروف قدرتی مقامات میں شمار ہوتا ہے۔ یہ ایک قدیم آتش فشانی گڑھا ہے جو ایک پہاڑی چوٹی پر واقع ہے اور اس کی گہرائی تقریباً ۱۲۰ میٹر بتائی جاتی ہے۔ گڑھے کے اندرونی حصے میں ہموار راستے یا ہنگامی اخراج کے مناسب انتظامات موجود نہیں، جس کی وجہ سے کسی بھی حادثے کی صورت میں امدادی کارروائی انتہائی پیچیدہ ہوجاتی ہے۔ حادثے کے ویڈیوز سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوئے، جن میں القعقا کو گڑھے کے کنارے خطرناک انداز میں حرکت کرتے دیکھا جا سکتا ہے۔ ان مناظر نے یمن اور عرب دنیا میں ان کے مداحوں کے درمیان غم و افسوس کی لہر دوڑا دی۔ سول ڈیفنس حکام نے واقعے کے بعد شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پہاڑی، آتش فشانی اور دیگر خطرناک مقامات پر مہم جوئی یا تفریحی سرگرمیوں کے دوران حفاظتی اصولوں کی مکمل پابندی کریں۔ حکام کا کہنا ہے کہ پیشہ ورانہ حفاظتی آلات اور تربیت کے بغیر ایسے مقامات پر جانا انسانی جان کے لیے سنگین خطرہ بن سکتا ہے۔ القعقا کی موت نے ایک بار پھر سوشل میڈیا شہرت کے لیے اختیار کیے جانے والے خطرناک اسٹنٹس اور مہم جوئی کے رجحان پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں، جبکہ مقامی حلقے ایسے مقامات پر حفاظتی نگرانی اور ضوابط سخت کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ اس نے اپنے اطراف چینی فوج کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے دوران 6 پی ایل اے (PLA) جنگی طیاروں اور 8 پی ایل اے نیوی بحری جہازوں کی موجودگی کا سراغ لگایا ہے۔ تائیوانی حکام کے مطابق یہ سرگرمیاں مقامی وقت کے مطابق صبح 6 بجے تک ریکارڈ کی گئیں اور مسلح افواج نے صورتحال پر کڑی نظر رکھتے ہوئے مناسب ردعمل دیا۔ تائیوانی وزارتِ دفاع کے مطابق چینی طیاروں اور بحری جہازوں کی ایسی نقل و حرکت حالیہ مہینوں میں مسلسل دیکھی جا رہی ہے، جسے تائی پے خطے میں دباؤ بڑھانے کی حکمت عملی کا حصہ قرار دیتا ہے۔ تائیوان کا کہنا ہے کہ وہ اپنی فضائی اور بحری حدود کی نگرانی جاری رکھے ہوئے ہے اور کسی بھی ممکنہ خطرے سے نمٹنے کے لیے تیار ہے۔ چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور جزیرے کے گرد فوجی سرگرمیاں باقاعدگی سے انجام دیتا ہے، جبکہ تائیوان ان اقدامات کو اپنی سلامتی اور علاقائی استحکام کے لیے خطرہ قرار دیتا ہے۔

مانچسٹر اسکول حملہ: طلبہ کے تحفظ میں زخمی، ٹیچر میثم عبداللہ "ہیرو" کہلائے

برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں ایک سیکنڈری اسکول میں ہونے والے چاقو حملے کے دوران طلبہ کی جان بچانے کی کوشش میں زخمی ہونے والے ۲۷ سالہ استاد میثم عبداللہ کو عوام، والدین اور ساتھی اساتذہ کی جانب سے ہیرو قرار دیا جا رہا ہے۔ حملے میں دو طلبہ اور ایک استاد زخمی ہوئے جبکہ ۱۴ سالہ طالبہ پر تین افراد کے قتل کی کوشش کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور پولیس فی الحال اسے دہشت گردی کا واقعہ قرار نہیں دے رہی۔ برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں واقع کوآپ اکیڈمی مانچسٹر میں پیش آئے چاقو حملے کے دوران طلبہ کو بچانے کی کوشش میں زخمی ہونے والے ۲۷ سالہ استاد میثم عبداللہ کو ان کی بہادری پر زبردست خراجِ تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ منگل (۹ جون) کو پیش آنے والے اس واقعے میں دو ۱۴ سالہ طلبہ اور ایک استاد زخمی ہوئے تھے، جنہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں تینوں کو طبی امداد فراہم کرنے کے بعد اسپتال سے رخصت کر دیا گیا۔ میثم عبداللہ، جو اب گھر پر روبہ صحت ہیں، نے کہا کہ وہ اب بھی اس واقعے کو سمجھنے اور اس کے اثرات سے نمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق حملے کے دوران انہوں نے طلبہ کو محفوظ رکھنے کے لیے مداخلت کی، جس کے نتیجے میں انہیں گردن اور ہاتھوں پر زخم آئے۔ ان کی اہلیہ صائمہ عبداللہ نے اپنے بیان میں کہا کہ "میرے شوہر نے تدریس کا پیشہ نوجوانوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے اختیار کیا تھا اور وہ ان بچوں کی حفاظت اور نگہداشت کے لیے حقیقی معنوں میں ہیرو ثابت ہوئے ہیں۔ ہماری دعائیں ان دونوں طلبہ کے ساتھ بھی ہیں جو اس حملے میں زخمی ہوئے، اور ان تمام طلبہ اور عملے کے لیے بھی جو اس تکلیف دہ واقعے کے گواہ بنے۔" پولیس کے مطابق حملہ مانچسٹر کے علاقے بلیکلی میں واقع اسکول کے احاطے میں پیش آیا۔ واقعے کے بعد اسکول کو لاک کر دیا گیا جبکہ والدین اور مقامی برادری میں شدید تشویش پائی گئی۔ اسکول انتظامیہ اور پولیس نے عملے کے بروقت اور ذمہ دارانہ ردعمل کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس سے مزید نقصان کو روکنے میں مدد ملی۔ اس واقعے کے سلسلے میں ۱۴ سالہ ایک طالبہ پر تین افراد کے قتل کی کوشش کے تین الزامات اور اسکول کے احاطے میں دھاردار ہتھیار رکھنے کے دو الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ ملزمہ کی ویسٹ منسٹر مجسٹریٹس کورٹ میں پیشی متوقع ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش کاؤنٹر ٹیرر ازم پولیسنگ نارتھ ویسٹ کی نگرانی میں جاری ہے، تاہم فی الحال واقعے کو دہشت گردی سے جوڑنے کے شواہد نہیں ملے۔ تفتیش کار مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہے ہیں اور حملے کے محرکات جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ واقعے کے بعد طلبہ، والدین اور مقامی افراد نے میثم عبداللہ کی جرات اور فرض شناسی کو سراہتے ہوئے انہیں ایک حقیقی ہیرو قرار دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی ان کے لیے نیک تمناؤں اور جلد صحت یابی کے پیغامات کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ واقعہ برطانیہ میں تعلیمی اداروں کی سکیورٹی اور طلبہ کے تحفظ کے حوالے سے ایک نئی بحث کا سبب بن گیا ہے۔

بنگلہ دیش کے تین خسارے۔ دو سراب، ایک حقیقی بحران

ڈھاکہ: ایک حالیہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کو درپیش تین بڑے خساروں میں سے دو کے بارے میں پائی جانے والی تشویش مبالغہ آمیز ہے، جبکہ ایک حقیقی بحران ایسا ہے جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تجزیے کے مطابق عوامی مباحثے میں اکثر مالیاتی خسارے، تجارتی خسارے اور حکومتی بجٹ خسارے کو معاشی کمزوری کی علامت سمجھا جاتا ہے، لیکن ہر خسارہ یکساں نوعیت کا نہیں ہوتا۔ بعض خسارے ترقی پذیر معیشتوں میں سرمایہ کاری اور اقتصادی توسیع کے قدرتی نتائج بھی ہو سکتے ہیں۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بنگلہ دیش کے حوالے سے جن دو خساروں کو سنگین خطرہ قرار دیا جا رہا ہے، ان کی شدت اتنی نہیں جتنی عام طور پر تصور کی جاتی ہے۔ تاہم ملک کو جس حقیقی چیلنج کا سامنا ہے، وہ مالیاتی اور ادارہ جاتی کمزوریوں سے جڑا ہوا بحران ہے، جو اقتصادی استحکام، سرمایہ کاری کے ماحول اور طویل المدتی ترقی کے لیے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ تجزیے میں زور دیا گیا ہے کہ پالیسی سازوں کو ظاہری اعداد و شمار کے بجائے معیشت کے بنیادی ڈھانچے، ادارہ جاتی اصلاحات اور پیداواری صلاحیت میں اضافے پر توجہ دینی چاہیے تاکہ پائیدار اقتصادی ترقی کو یقینی بنایا جا سکے۔

امریکہ نے تائیوان پر چین کے بڑھتے ہوئے دباؤ پر تشویش ظاہر کی

واشنگٹن: امریکہ نے تائیوان کے خلاف چین کے بڑھتے ہوئے فوجی اور سفارتی دباؤ پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ بیجنگ کی سرگرمیاں خطے کے امن و استحکام کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ چین کی جانب سے تائیوان کے گرد فوجی مشقوں، بحری گشت اور عسکری دباؤ میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے، جس سے آبنائے تائیوان میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے عہدیداروں نے چین پر زور دیا ہے کہ وہ طاقت یا جبر کے ذریعے موجودہ صورتحال کو تبدیل کرنے کی کوششوں سے باز رہے اور اختلافات کے حل کے لیے پرامن مکالمے کا راستہ اختیار کرے۔ واشنگٹن نے ایک بار پھر آبنائے تائیوان میں امن و استحکام کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ رپورٹس کے مطابق حالیہ مہینوں میں چینی جنگی طیاروں اور بحری جہازوں کی تائیوان کے اطراف سرگرمیوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ تائیوانی حکام نے ان اقدامات کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی خودمختاری اور علاقائی سلامتی کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات جاری رکھیں گے۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا مؤقف ہے کہ تائیوان کے خلاف فوجی دباؤ یا طاقت کے استعمال کی کسی بھی کوشش سے پورے انڈو پیسیفک خطے کے امن اور عالمی استحکام پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جبکہ چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور اس کے ساتھ اتحاد کو اپنی قومی پالیسی کا اہم جزو سمجھتا ہے۔

امارت اسلامیہ وسیع تر بین الاقوامی شناخت اور تعلقات کی خواہاں

کابل: امارت اسلامیہ افغانستان کے قائم مقام سفیر سہیل شاہین کا کہنا ہے کہ موجودہ حکومت تمام ممالک کے ساتھ تعلقات اور باہمی احترام کے اصولوں کی بنیاد پر دوطرفہ تعلقات کو وسعت دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے پر زیادہ توجہ دیں اور افغانستان کے ساتھ سیاسی اور اقتصادی تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے اقدامات کریں۔ شاہین نے کہا کہ "گزشتہ پانچ سالوں کے دوران، امارت اسلامیہ نے ملک میں سلامتی کو یقینی بنانے، افغانستان کی علاقائی سالمیت کے دفاع اور اقتصادی ترقی کے لیے کام کرنے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی ہے، اور ہم دوسرے ممالک سے اس مسئلے پر توجہ دینے کی اپیل کرتے ہیں۔ دریں اثنا، وزارت اقتصادیات نے امارت اسلامیہ کی بین الاقوامی سطح پر شناخت نہ ہونے کو اقتصادی تعاون کی توسیع اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں رکاوٹ بننے والے بڑے چیلنجوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ عبداللطیف نظری، نائب وزیر اقتصادیات نے کہا کہ امارت اسلامیہ افغانستان کو تسلیم کرنے کے لیے تمام ضروری شرائط پر پورا اترتا ہے، اور عالمی برادری کو اسے تسلیم کرنا چاہیے، کیونکہ موجودہ صورتحال کے تسلسل نے ملک میں سرمایہ کاری اور پائیدار اقتصادی نمو پر پابندیاں پیدا کر دی ہیں۔ بین الاقوامی برادری نے امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے کے لیے کئی شرائط رکھی ہیں، جن میں ایک جامع حکومت کی تشکیل، انسانی حقوق کا احترام، خاص طور پر خواتین اور لڑکیوں کے تعلیم اور روزگار کے حقوق، انسداد دہشت گردی کی کوششیں، اور افغان سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال ہونے سے روکنا شامل ہیں۔ بدلے میں، افغانستان کے منجمد اثاثوں کی رہائی بین الاقوامی برادری سے کابل کے اہم مطالبات میں سے ایک ہے۔ سیاسی تجزیہ کار، عبدالناصر شفیق نے کہا کہ "جب تک خواتین کے حقوق، خاص طور پر تعلیم، ایک جامع حکومت کی تشکیل، اور آئینی مسائل پر پیش رفت نہیں کی جاتی، اس وقت تک یہ امکان نہیں ہے کہ امارت اسلامیہ کو مزید ممالک سے پہچان ملے گی۔ گزشتہ سال 4 جولائی کو روس پہلا ملک بن گیا جس نے امارت اسلامیہ کو باضابطہ طور پر افغانستان کی حکومت کے طور پر تسلیم کیا۔ اس کے بعد، کابل میں ایران کے قائم مقام سفیر نے طلوع نیوز کو بتایا کہ ایران کو امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اور ایسا اقدام جلد ہی ہوگا۔ تاہم، یہ ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

میانمار سے منسلک جاسوسی کے الزام میں چین میں امریکی شہری گرفتار

چین نے میانمار کے ایک ممتاز سیاسی تجزیہ کار اور امریکی شہری من زن کو جاسوسی اور قومی سلامتی کو لاحق خطرات کے الزام میں حراست میں لینے کا اعلان کیا ہے

بیجنگ / واشنگٹن ڈی سی: چین نے میانمار کے ایک ممتاز سیاسی تجزیہ کار اور امریکی شہری من زن کو جاسوسی اور قومی سلامتی کو لاحق خطرات کے الزام میں حراست میں لینے کا اعلان کیا ہے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان لن جیان نے جمعہ کو انکشاف کیا کہ من زن قانونی پروٹوکول کے مطابق مجرمانہ حراست میں ہیں اور گوانگزو میں امریکی قونصلیٹ جنرل کو صورتحال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیجنگ کے حالیہ دورے کے بعد، امریکہ اور چین کے تعلقات کے لیے ایک حساس دور کے دوران پیدا ہوا ہے، کیونکہ دونوں ممالک مستحکم سفارتی تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ من زن انسٹی ٹیوٹ فار سٹریٹجی اینڈ پالیسی - میانمار کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے طور پر کام کرتے ہیں، یہ ایک تھنک ٹینک ہے جو میانمار میں سیاسی اور اقتصادی مسائل کا تجزیہ کرنے کے لیے وقف ہے۔ ان کی سرگرمی کا تعلق 1988 کی جمہوریت کی تحریک سے ہے، جہاں وہ ایک طالب علم رہنما تھے۔ اس نے یونیورسٹی آف کیلیفورنیا، برکلے میں سیاسیات کی تعلیم حاصل کی۔ 2021 میں میانمار میں فوجی بغاوت کے بعد، جس نے نوبل انعام یافتہ آنگ سان سوچی کی قیادت میں جمہوری طور پر منتخب حکومت کو معزول کر دیا، اس نے آئی ایس پی - میانمار کی کارروائیوں کو بیرون ملک منتقل کرنے میں مدد کی۔ اس کے بعد سے یہ تنظیم میانمار میں جاری سیاسی بحران، شہری بدامنی اور معاشی مشکلات کی سرگرمی سے نگرانی کر رہی ہے۔ یہ گرفتاری خاص طور پر اہم ہے کیونکہ میانمار کے جاری سیاسی بحران میں من زن کی وسیع شمولیت، جو 2021 میں فوج کے قبضے کے بعد سے بڑھتا چلا گیا ہے۔ بغاوت ایک پائیدار خانہ جنگی کا باعث بنی ہے، جو آئی ایس پی کی تحقیقی کوششوں کا ایک بنیادی مرکز ہے۔ تھنک ٹینک کی حالیہ رپورٹس میں میانمار کے سیاسی منظر نامے کا تجزیہ کیا گیا ہے، جس میں ایک متنازعہ فوجی انتخابات کے بعد جنتا رہنما من آنگ ہلینگ کی صدارت کے ساتھ ساتھ ملک کی معاشی جدوجہد بھی شامل ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چین نے میانمار کی موجودہ حکومت کی حمایت کا اظہار کیا ہے، جو کہ بڑے پیمانے پر تنقید کا نشانہ بننے والے انتخابات کے بعد سامنے آئی جس نے بڑی اپوزیشن جماعتوں بشمول آنگ سان سوچی کی پارٹی کو پسماندہ کر دیا۔ چینی حکام نے من زن کے خلاف جاسوسی کے مخصوص الزامات کی وضاحت نہیں کی ہے، صرف اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اس کے اقدامات سے چین کی قومی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔

فلپائن نے اپنے دفاعی سربراہ کے خلاف چین کی پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا

منیلا: فلپائن کی حکومت نے جمعہ کو کہا کہ چین کی جانب سے وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو جونیئر کے خلاف داخلے پر پابندی سمیت پابندیاں عائد کرنا ایک "غیر دوستانہ عمل" تھا جس سے تعلقات مزید کشیدہ ہو سکتے ہیں، جبکہ اس نے بیجنگ کی جارحیت کے خلاف منیلا کے مفاد کا دفاع جاری رکھنے کا عزم کیا۔ بیجنگ میں چینی وزارت خارجہ نے جمعرات کو اعلان کیا کہ ٹیوڈورو اور ان کے اہل خانہ پر ہانگ کانگ اور مکاؤ سمیت چین میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے، جس کو اس نے "غیر ذمہ دارانہ ریمارکس" کے طور پر بیان کیا ہے جس سے بیجنگ کے مفادات کو نقصان پہنچا ہے۔ چینی حکومت نے چین کی خودمختاری، سلامتی اور ترقی کے مفادات کو برقرار رکھنے کے لیے چین میں افراد اور گروہوں کو ٹیوڈورو اور ان کے خاندان کے ساتھ کسی بھی قسم کا لین دین کرنے سے بھی منع کیا۔ ٹیوڈورو، جنہیں جون 2023 میں فلپائن کے صدر فرڈیننڈ مارکوس جونیئر نے دفاعی سربراہ مقرر کیا تھا، متنازعہ جنوبی بحیرہ چین اور تائیوان کے خلاف چین کے اقدامات کے سب سے زیادہ ناقدین میں سے ایک ہیں۔ منیلا میں محکمہ خارجہ نے کہا کہ پابندیاں لگانا چین کا استحقاق ہے لیکن فلپائن اسے ایک غیر دوستانہ عمل کے طور پر دیکھتا ہے جو دو طرفہ تعلقات کو مزید پیچیدہ بناتا ہے۔

پاکستان نے دفاعی بجٹ میں 17.6 فیصد اضافہ کیا

انہوں نے مزید کہا کہ ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان تنازعات نے نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر ایک غیر معمولی صورتحال پیدا کر دی ہے

اسلام آباد: اپنی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر بڑھتے ہوئے سیکیورٹی چیلنجوں اور جنگ کی نئی شکلوں کے ابھرتے ہوئے، وفاقی حکومت نے جمعے کو مالی سال 2026-27 کے لیے دفاعی اخراجات میں 17.6 فیصد اضافے کی تجویز پیش کی، جو کہ خطے میں بڑھتے ہوئے پیچیدہ سیکیورٹی ماحول پر اسلام آباد کی بڑھتی ہوئی تشویش کا اشارہ ہے۔ حکومت نے نئے بجٹ میں دفاع کے لیے 3,010 ارب روپے مختص کیے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے 2,557 ارب روپے تھے۔ 2025-26 کے لیے نظر ثانی شدہ دفاعی اخراجات 2,595 بلین روپے تھے، جو ایک غیر معمولی مشکل سیکیورٹی سال سے نمٹنے کے لیے اضافی ضروریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ اضافہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب پاکستان کو ایک کثیر الجہتی خطرے کا سامنا ہے۔ جب کہ گزشتہ سال کے فوجی تصادم کے بعد فعال دشمنی کی عدم موجودگی کے باوجود بھارت کے ساتھ کشیدگی برقرار ہے، افغانستان کے ساتھ تعلقات نمایاں طور پر بگڑ گئے ہیں، بار بار ہونے والی سرحدی جھڑپوں، سرحد پار حملوں اور بڑھتے ہوئے سفارتی تصادم کی وجہ سے۔ وزیر دفاع خواجہ محمد آصف نے اس اضافے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ دفاعی اخراجات میں اضافہ ایک قومی ضرورت ہے۔ بجٹ پیش کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے علاقائی سلامتی کا ماحول تیزی سے عدم توازن کا شکار ہوگیا ہے، جب کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت پاکستان کے خلاف جارحانہ عزائم پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اضافہ موجودہ حالات کے مطابق ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ایران، اسرائیل اور امریکہ کے درمیان تنازعات نے نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر ایک غیر معمولی صورتحال پیدا کر دی ہے، جس سے قومی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ حکام اور سیکیورٹی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان اب اپنے سیکیورٹی چیلنجز کو صرف روایتی فوجی عینک سے نہیں دیکھ سکتا، کیونکہ ملک کو اب روایتی خطرات، دہشت گردی، سائبر وار، انفارمیشن وارفیئر اور تیزی سے تیار ہوتی ٹیکنالوجیز کے آمیزے کا سامنا ہے جو جدید میدان جنگ کو نئی شکل دے رہی ہیں۔

پی ٹی آئی نے بجٹ کو عام آدمی کی قیمت پر اشرافیہ کے حق میں قرار دیا

پی ٹی آئی نے جمعہ کو مالی سال کے وفاقی بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے اسے اشرافیہ کے تحفظ کی ایک بہتر مشق قرار دیا

اسلام آباد: پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے جمعہ کو مالی سال 2026-27 کے وفاقی بجٹ کو مسترد کرتے ہوئے اسے اشرافیہ کے تحفظ کی ایک بہتر مشق قرار دیا جس سے عام شہریوں کو بہت کم ریلیف ملا۔ وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے اس سے قبل مالی سال 2026-27 کے لیے 8.18 ٹریلین روپے کے بجٹ کی نقاب کشائی کی، جس میں کل وفاقی اخراجات 771,18 بلین روپے کا اعلان کیا گیا اور اقتصادی ترقی کا ہدف 4 فیصد مقرر کیا گیا، جبکہ بجٹ کو "استحکام، اصلاحات اور نمو" پر مبنی قرار دیا۔ ایک بیان میں، پی ٹی آئی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات شیخ وقاص اکرم نے بجٹ دستاویز پر تنقید کرتے ہوئے اسے "اشرافیہ کے تحفظ کی ایک بہتر مشق قرار دیا، جسے کل کے فروخت نہ ہونے والے اسٹاک کی تعریف کرنے والے تاجر کے اخلاص" کے ساتھ پیش کیا گیا۔ اکرم نے کہا کہ حکومت 3.7 فیصد شرح نمو کو معاشی بحالی کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہی ہے جبکہ پی ٹی آئی حکومت کی کارکردگی کا موازنہ کوویڈ 19 وبائی امراض کے دوران کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، "پچھلی انتظامیہ نے، عالمی وبا کے باوجود جس نے دنیا بھر میں معیشتوں کو مفلوج کر دیا، اپنے آخری سال میں 6 فیصد کے قریب ترقی ریکارڈ کی جبکہ کرنٹ اکاؤنٹ اور ترسیلات زر کو مضبوط بنایا۔ انہوں نے دلیل دی کہ موجودہ حکومت زیادہ معمولی اقتصادی کارکردگی کو ایک بڑی کامیابی کے طور پر پیش کر رہی ہے جبکہ ترسیلات زر، بیرونی قرضے اور ایسے عوامل پر بہت زیادہ انحصار کر رہی ہے جن کے مطابق، معیشت میں رہنے اور کام کرنے والے لوگوں پر بہت کم اثر پڑا ہے۔ اکرم نے دعویٰ کیا کہ غربت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس نے لاکھوں لوگوں کو خط غربت سے نیچے دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "معاشرے کے غریب ترین طبقوں کو اس بات کا بہترین انتظام کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ بہترین طریقے سے انتظام کر سکیں، ان کے حالات ان حالات کی وجہ سے خراب ہو گئے ہیں جو اس بجٹ میں مہارت حاصل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ حکومت نے تیل کی بلند قیمتوں اور گھرانوں پر سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے اثرات کو تسلیم کرتے ہوئے جواب میں متعارف کرائی گئی ٹارگٹڈ سبسڈیز کو اجاگر کیا۔ پی ٹی آئی رہنما نے کہا کہ بجٹ میں اعلان کردہ ریلیف اقدامات کے باوجود تنخواہ دار طبقہ دباؤ کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا، "تنخواہ دار طبقہ، جو پہلے ہی سب سے زیادہ ٹیکس والا طبقہ ہے، بنیادی گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرنے کو پائیدار اصلاح کی مشق سمجھتا ہے۔" انہوں نے برقرار رکھا کہ زیادہ آمدنی والے گروپوں کے لیے کمی اور منتخب کاروباروں کے لیے سپر ٹیکس کے خاتمے یا خاتمے سے بنیادی طور پر ان لوگوں کو فائدہ ہوا جو معاشی دباؤ کو برداشت کرنے کے لیے بہتر پوزیشن میں ہیں۔

فرقہ وارانہ تشدد، بھتہ خوری میں اضافے پر اقلیتی حقوق کے ادارے نے تشویش ظاہر کی

بنگلہ دیش بھر میں فرقہ وارانہ تشدد اور بھتہ خوری کے جاری واقعات، خاص طور پر ہندو اقلیتی برادری کو نشانہ بنانے والے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے

ڈھاکہ: اقلیتی انسانی حقوق کی ایک سرکردہ تنظیم نے بنگلہ دیش بھر میں فرقہ وارانہ تشدد اور بھتہ خوری کے جاری واقعات، خاص طور پر ہندو اقلیتی برادری کو نشانہ بنانے والے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بنگلہ دیش ہندو بدھسٹ کرسچن یونٹی کونسل، جو کہ مذہبی امتیاز کے خلاف کام کرنے والی انسانی حقوق کی تنظیم ہے، نے گائبندھا ضلع میں رادھا گوبندا مندر کو منہدم کرنے کے لیے "مستقبل گروپ" کی مسلسل دھمکیوں کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اس طرح کی پیش رفت سے پورے ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جمعہ کو ڈھاکہ میں منعقدہ کونسل کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس کے دوران اراکین نے بنگلہ دیش کی حکومت پر زور دیا کہ وہ ان واقعات کے خاتمے کے لیے فوری اور موثر اقدامات کرے۔ تنظیم نے نوٹ کیا کہ اس سلسلے میں، میٹنگ نے حکومت، انتظامیہ، سول سوسائٹی اور مقامی اور قومی سطح پر سیاسی رہنماؤں سے مطالبہ کیا کہ وہ فرقہ وارانہ امن اور ہم آہنگی کے تحفظ کے لیے فوری اور مناسب اقدامات کریں۔ میٹنگ نے مزید مطالبہ کیا کہ فرقہ وارانہ نفرت اور اشتعال انگیزی کے ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے اور مثالی سزا دی جائے۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق، بنگلہ دیش کے حکام نے مبینہ طور پر گائبندھا کے پلاش باڑی میں سری سری رادھا گووندا اور کالی مندر میں بھگوان رام کے دنیا کے سب سے بڑے مجسمے کی تعمیر کو معطل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ اعلان مندر کے مشیر شیمل کمار مہنت نے جمعرات کی شام مندر کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران کیا۔ اس فیصلے پر شدید ردعمل سامنے آیا ہے، ناقدین نے الزام لگایا ہے کہ معطلی اس منصوبے کی مخالفت کرنے والے اسلامی گروپوں کے دباؤ میں آئی ہے۔ جلاوطن بنگلہ دیشی مصنفہ اور انسانی حقوق کی کارکن تسلیمہ نسرین نے مندر میں بھگوان رام کے مجسمے کی تعمیر سے متعلق دھمکیوں، اشتعال انگیزی اور مخالفانہ بیان بازی پر کڑی تنقید کرتے ہوئے سوال کیا کہ ایک ایسے ملک میں ایک ہندو عبادت گاہ کو کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے جہاں کئی لاکھ مساجد موجود ہیں اور ان کی تعمیر جاری ہے۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بات کرتے ہوئے، نسرین نے کہا "بنگلہ دیش میں کئی لاکھ مساجد ہیں، اور ملک بھر میں نئی مساجد کی تعمیر جاری ہے، تو ایک ہی رام مندر یا بھگوان رام کے مجسمے کی تعمیر کی اتنی مخالفت کیوں؟ اگر مذہبی آزادی واقعی سب کے لیے ہے، تو اس کا اطلاق اقلیتوں پر بھی ہونا چاہیے، نہ صرف اکثریت پر۔ انہوں نے مزید کہا "پلاش باڑی، گائبندھا میں زیر تعمیر رام مندر کے خلاف جو دھمکیاں، اشتعال انگیزی اور نفرت انگیز بیان بازی کی جا رہی ہے، وہ گہری تشویش کا باعث ہیں۔ کوئی فرد یا گروہ کسی دوسرے کمیونٹی کی عبادت گاہ کو محض اس لیے منہدم کرنے کا حق حاصل نہیں کرتا کیونکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں۔ قانون کی حکمرانی والی ریاست میں، مذہبی اختلافات کو تشدد یا بار بار تشدد کے ذریعے حل نہیں کیا جاتا۔

پاکستانی فورسز پر نابالغ کو حراست میں لینے کا الزام

بلوچستان: کوئٹہ میں ایک مبینہ جبری گمشدگی کا ایک تازہ معاملہ سامنے آیا ہے، جہاں ایک نوعمر طالب علم کے اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ اسے پاکستانی سیکیورٹی اہلکاروں نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے، جس سے بلوچستان میں لاپتہ افراد کے جاری معاملے پر تشویش مزید گہرے ہوگئی ہے۔ دی بلوچستان پوسٹ کے مطابق، 14 سالہ نویں جماعت کے طالب علم اور کلی قمبرانی کے رہائشی کو مبینہ طور پر 11 جون کو اس کے گھر سے حراست میں لیا گیا تھا۔ لواحقین کا الزام ہے کہ کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ (سی ٹی ڈی) اور فرنٹیئر کور (ایف سی) کے اہلکاروں نے کارروائی کی اور بعد میں نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ یہ پیشرفت اس وقت سامنے آئی ہے جب کوئٹہ پریس کلب کے باہر وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کی جانب سے قائم کیا گیا احتجاجی کیمپ مسلسل 191,6 ویں دن میں داخل ہوگیا۔ مظاہرے، خطے میں سب سے طویل عرصے تک جاری رہنے والے مظاہروں میں سے ایک، خاندانوں کو اپنے رشتہ داروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے جو ان کے بقول سیکیورٹی ایجنسیوں کے ہاتھوں لاپتہ ہوگئے ہیں۔ محمد ہاشم نیچاری اور یاسر احمد نیچاری کے رشتہ داروں نے حال ہی میں وی بی ایم پی کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ سے ملاقات کی تاکہ ان کے کیسز کی تفصیلات پیش کی جاسکیں۔ اہل خانہ نے الزام لگایا کہ دونوں افراد کو 6 جون کو رات گئے آپریشن کے دوران کلی فیض آباد، سریاب، کوئٹہ میں ان کی رہائش گاہ سے سی ٹی ڈی کے اہلکاروں اور دیگر ریاستی اداروں پر مشتمل کارروائی کے دوران لے جایا گیا۔ لواحقین نے بتایا کہ نہ تو کسی شخص کو عدالت میں پیش کیا گیا اور نہ ہی کسی الزام کے بارے میں بتایا گیا، جس سے ان کی قانونی حیثیت اور موجودہ ٹھکانے کے بارے میں خدشہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ حکام ان حراستوں کی کوئی وضاحت فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں، جیسا کہ دی بلوچستان پوسٹ نے روشنی ڈالی ہے۔ ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے، نصر اللہ بلوچ نے تنظیم کے عزم کا اعادہ کیا کہ وہ نیچاری خاندان کے افراد اور مبینہ طور پر لاپتہ ہونے والے دیگر افراد کے مقدمات کی پیروی کرے گا۔ انہوں نے جبری گمشدگیوں کو ایک سنگین انسانی اور قانونی تشویش قرار دیتے ہوئے حکام پر زور دیا کہ وہ مبینہ طور پر حراست میں لیے گئے افراد کے ٹھکانے کا انکشاف کریں اور ان کے اہل خانہ کے پاس ان کی محفوظ واپسی کو یقینی بنائیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔"

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

بارہ سال اور ہندوستانی مسلمان درد، سوالات اور امید کی ایک داستان

بارہ سال کا عرصہ تاریخ کے پیمانے پر شاید بہت طویل نہ ہو، مگر ایک قوم، ایک معاشرے اور ایک طبقے کے احساسات کو بدل دینے کے لیے یہ مدت کافی ہوتی ہے۔ ایک بچہ بارہ سال میں شعور کی دہلیز پر پہنچ جاتا ہے، ایک خاندان اپنی تقدیر بدل سکتا ہے اور ایک حکومت اپنے فیصلوں کے ذریعے آنے والی نسلوں پر گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ آج جب ملک میں گزشتہ بارہ برسوں کی حکمرانی کا جشن منایا جا رہا ہے، ترقی کے دعوے کیے جا رہے ہیں، نئی شاہراہوں، ہوائی اڈوں، ڈیجیٹل انقلاب اور عالمی سطح پر ہندوستان کے بڑھتے ہوئے وقار کا ذکر ہو رہا ہے، تو اسی ملک کا ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جس کے دل میں کچھ سوالات، کچھ خدشات اور کچھ درد اب بھی زندہ ہیں۔

سید آصف امام کاکوی

بارہ سال کا عرصہ تاریخ کے پیمانے پر شاید بہت طویل نہ ہو، مگر ایک قوم، ایک معاشرے اور ایک طبقے کے احساسات کو بدل دینے کے لیے یہ مدت کافی ہوتی ہے۔ ایک بچہ بارہ سال میں شعور کی دہلیز پر پہنچ جاتا ہے، ایک خاندان اپنی تقدیر بدل سکتا ہے اور ایک حکومت اپنے فیصلوں کے ذریعے آنے والی نسلوں پر گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ آج جب ملک میں گزشتہ بارہ برسوں کی حکمرانی کا جشن منایا جا رہا ہے، ترقی کے دعوے کیے جا رہے ہیں، نئی شاہراہوں، ہوائی اڈوں، ڈیجیٹل انقلاب اور عالمی سطح پر ہندوستان کے بڑھتے ہوئے وقار کا ذکر ہو رہا ہے، تو اسی ملک کا ایک بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جس کے دل میں کچھ سوالات، کچھ خدشات اور کچھ درد اب بھی زندہ ہیں۔ یہ طبقہ ہندوستانی مسلمانوں کا ہے، جو اس ملک کے برابر کے شہری ہیں، جن کی رگوں میں بھی اسی مٹی کی محبت دوڑتی ہے اور جن کے آباؤ اجداد نے بھی اسی وطن کی آزادی اور تعمیر میں اپنا حصہ ادا کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمان کسی سرحد پار کی کہانی نہیں، بلکہ اسی سرزمین کی تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس ملک کی مساجد، مدرسے، خانقاہیں، درگاہیں، یونیورسٹیاں، بازار اور بستیاں صدیوں پر محیط تہذیبی ورثے کی گواہ ہیں۔ مگر گزشتہ برسوں میں مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کے اندر یہ احساس بڑھا ہے کہ ان کی شناخت، ان کے مذہبی تشخص اور ان کے جذبات کو بار بار آزمائش کے کٹہرے میں کھڑا کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے دل میں سب سے بڑا سوال اعتماد کا ہے۔ ایک عام مسلمان جب اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کا خواب دیکھتا ہے تو وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کے بچے کو اس کے نام، لباس یا مذہبی شناخت کی بنیاد پر نہ پرکھا جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بچے کو ڈاکٹر، انجینئر، استاد، صحافی یا افسر بننے کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ لیکن جب اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی پریشانیاں قومی مباحثے کا حصہ نہیں بن رہیں، تو اس کے دل میں بے چینی پیدا ہونا فطری ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی مقامات، عبادت گاہوں اور تاریخی ورثوں سے متعلق تنازعات نے مسلمانوں کے ذہنوں میں اضطراب پیدا کیا ہے۔ مسجد محض اینٹ اور پتھر کی عمارت نہیں ہوتی، بلکہ وہ عقیدت، تاریخ، یادوں اور روحانی وابستگی کا مرکز ہوتی ہے۔ اسی طرح مدرسہ محض ایک تعلیمی ادارہ نہیں، بلکہ لاکھوں غریب بچوں کے لیے تعلیم اور تہذیب کا چراغ بھی ہے۔ مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ محسوس کرتا ہے کہ ان کی عبادت گاہوں، مذہبی اداروں اور مذہبی شناخت سے متعلق معاملات میں زیادہ حساسیت، مکالمے اور باہمی احترام کی ضرورت ہے۔ ایک جمہوری معاشرے میں اختلافات ہو سکتے ہیں، لیکن اختلافات کا حل انصاف، قانون اور باہمی اعتماد کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے۔ آج بہت سے مسلمان یہ سوال بھی کرتے ہیں کہ کیا ملک کی سیاسی، تعلیمی اور انتظامی ساخت میں ان کی نمائندگی ان کی آبادی اور قومی خدمات کے مطابق ہے؟ کیا ان کی آواز ان ایوانوں تک پہنچ رہی ہے جہاں ملک کے مستقبل کے فیصلے ہوتے ہیں؟ یہ سوال صرف سیاست کا نہیں بلکہ شمولیت اور مساوات کا سوال ہے۔ اس پورے منظرنامے میں سب سے زیادہ متاثر عام آدمی ہوتا ہے۔ وہ مسلمان جو صبح مزدوری کے لیے نکلتا ہے، جو رکشہ چلاتا ہے، جو چھوٹی دکان چلاتا ہے، جو اپنے بچوں کی فیس ادا کرنے کے لیے دن رات محنت کرتا ہے۔ اسے نہ اقتدار کی خواہش ہے اور نہ کسی سے تصادم کی۔ وہ صرف عزت، تحفظ اور برابری چاہتا ہے۔ یہ مضمون کسی نفرت کا اعلان نہیں، بلکہ ایک دردمند دل کی آواز ہے۔ ہندوستان کی

خوبصورتی اس کی گونا گونی میں ہے۔ یہاں مندر کی گھنٹیاں بھی بجتی ہیں، مسجدوں سے اذانیں بھی بلند ہوتی ہیں، گرجا گھروں میں دعائیں بھی ہوتی ہیں اور گردواروں میں سیوا بھی۔ اس رنگارنگی کو محفوظ رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دلوں کے درمیان پیدا ہونے والی دوریوں کو کم کیا جائے۔ سیاسی اختلافات اپنی جگہ، مگر قومی یکجہتی اور آئینی مساوات سب سے بڑی ضرورت ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کے ہر شہری کو یہ احساس ہو کہ وہ اس ملک کا برابر کا شریک ہے، اس کی عزت محفوظ ہے، اس کی عبادت گاہ محفوظ ہے، اس کی شناخت محفوظ ہے اور اس کے خواب محفوظ ہیں۔ ہندوستانی مسلمان آج بھی اسی امید کے ساتھ جیتا ہے کہ یہ ملک اس کا بھی اتنا ہی ہے جتنا کسی اور کا۔ وہ آج بھی اپنے بچوں کو یہی سکھاتا ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے، قانون کا احترام ضروری ہے اور امن واخوت ہی ترقی کی اصل بنیاد ہے۔ وقت گزر جائے گا، حکومتیں بدل جائیں گی، سیاست کے نعرے بھی بدل جائیں گے، مگر قوموں کی تاریخ میں وہی لمحے یاد رکھے جاتے ہیں جب انصاف نے طاقت پر، محبت نے نفرت پر اور اتحاد نے تقسیم پر فتح حاصل کی ہو۔ مسلمانوں کے دل کی صدا آج بھی یہی ہے کہ ہمیں کسی خصوصی رعایت کی ضرورت نہیں، ہمیں صرف وہی عزت، مساوات اور اعتماد چاہیے جس کا وعدہ ہندوستان کے آئین نے ہر شہری سے کیا ہے۔ کیونکہ جب ملک کا ہر شہری خود کو محفوظ اور باعزت محسوس کرے گا، تبھی ہندوستان حقیقی معنوں میں مضبوط، خوشحال اور متحد ہندوستان بن سکے گا۔ کسی بھی معاشرے کی کیفیت کو صرف معاشی ترقی، سڑکوں کی لمبائی، عمارتوں کی بلندی یا سرکاری اعداد و شمار سے نہیں جانچا جا سکتا۔ قوموں کی اصل تصویر ان کے شہریوں کے دلوں میں جھانک کر دیکھی جاتی ہے۔ اگر کسی طبقے کے دل میں یہ احساس جنم لینے لگے کہ اس کی بات کم سنی جا رہی ہے، اس کے خدشات کم سمجھے جا رہے ہیں اور اس کے جذبات کی اہمیت کم ہوتی جا رہی ہے تو یہ محض ایک سیاسی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ ایک سماجی اور قومی مسئلہ بن جاتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کے اندر گزشتہ برسوں میں جو بے چینی پیدا ہوئی ہے، اس کے اسباب کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ بے چینی صرف سیاست کے گرد نہیں گھومتی بلکہ اس کا تعلق شناخت، نمائندگی، تعلیم، روزگار، سماجی وقار اور مستقبل کے احساسِ تحفظ سے بھی ہے۔ ایک عام مسلمان جب اپنے اردگرد کے ماحول کو دیکھتا ہے تو اس کی خواہشات کسی دوسرے ہندوستانی شہری سے مختلف نہیں ہوتیں۔ وہ بھی اچھے اسکول چاہتا ہے، بہتر اسپتال چاہتا ہے، باعزت روزگار چاہتا ہے، محفوظ ماحول چاہتا ہے اور اپنے بچوں کے لیے روشن مستقبل کا خواب دیکھتا ہے۔ مگر جب وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کے مسائل قومی ترجیحات میں نمایاں جگہ نہیں پا رہے تو اس کے دل میں محرومی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ احساس اس وقت اور گہرا ہو جاتا ہے جب مذہبی شناخت سے جڑے معاملات مسلسل عوامی بحث کا موضوع بن جائیں۔

ایک عام مسلمان کے لیے مسجد صرف عبادت کی جگہ نہیں بلکہ اس کی روحانی وابستگی کا مرکز ہوتی ہے۔ مدرسہ صرف ایک ادارہ نہیں بلکہ ہزاروں غریب خاندانوں کے بچوں کے لیے علم کا چراغ ہوتا ہے۔ خانقاہیں اور درگاہیں صرف تاریخی عمارتیں نہیں بلکہ تہذیبی یادداشت کا حصہ ہوتی ہیں۔ اسی لیے جب ان اداروں یا علامتوں سے متعلق تنازعات جنم لیتے ہیں تو اس کا اثر صرف عمارتوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ دلوں تک پہنچتا ہے۔ اس کیفیت کو سمجھنا اور اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہر ذمے دار شہری اور پالیسی ساز کی ذمہ داری ہے۔ تعلیم کا مسئلہ بھی مسلمانوں کے لیے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ سچر کمیٹی سے لے کر مختلف مطالعات تک بارہا اس بات کی نشاندہی کی جا چکی ہے کہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے کو تعلیمی اور معاشی میدان میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایسے میں ان کی توقع ہوتی ہے کہ قومی ترقی کے سفر میں ان کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خصوصی توجہ دی جائے، تاکہ نئی نسل احساسِ محرومی کے بجائے احساسِ شراکت کے ساتھ آگے بڑھے۔ نمائندگی کا سوال بھی محض سیاست کا سوال نہیں ہے۔ جب کوئی طبقہ خود کو فیصلہ سازی کے مراکز میں کمزور محسوس کرتا ہے تو اس کے اندر یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا اس کی آواز واقعی وہاں تک پہنچ رہی ہے جہاں ملک کے مستقبل کے فیصلے کیے جاتے ہیں؟ جمہوریت کی طاقت صرف ووٹ میں نہیں بلکہ اس احساس میں بھی ہوتی ہے کہ ہر شہری خود کو قومی دھارے کا فعال شریک سمجھے۔ تاہم اس پوری بحث کا سب سے اہم پہلو امید ہے۔ ہندوستانی مسلمان آج بھی مایوسی کا نہیں بلکہ امید کا نام ہے۔ تمام تر خدشات اور سوالات کے باوجود وہ اسی ملک کے آئین پر اعتماد رکھتا ہے، اسی جمہوری نظام پر یقین رکھتا ہے اور اسی وطن کی ترقی کو اپنی ترقی سمجھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی لاکھوں مسلمان اپنے بچوں کو ڈاکٹر، انجینئر، سائنس دان، استاد، فوجی افسر اور منتظم بننے کے خواب دکھاتے ہیں۔ وہ انہیں نفرت نہیں بلکہ تعلیم کا راستہ سکھاتے ہیں۔ وہ انہیں تصادم نہیں بلکہ قانون اور جمہوریت پر یقین رکھنا سکھاتے ہیں۔ آج ملک کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ مکالمہ ہے۔ دلوں کے درمیان فاصلے بڑھانے کے بجائے انہیں کم کرنے کی ضرورت ہے۔ شکوک و شبہات بڑھانے کے بجائے اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ قومیں اس وقت مضبوط ہوتی ہیں جب ان کے مختلف طبقات خود کو ایک دوسرے کا حریف نہیں بلکہ شریکِ سفر سمجھیں۔ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی کثرت میں وحدت ہے۔ یہی وہ طاقت ہے جس نے اس ملک کو صدیوں تک زندہ رکھا، یہی وہ طاقت ہے جس نے مختلف مذاہب، زبانوں اور ثقافتوں کو ایک دھاگے میں پروئے رکھا۔ اگر اس طاقت کو محفوظ رکھنا ہے تو ہر شہری کے دل میں یہ یقین پیدا کرنا ہوگا کہ وہ اس ملک کا برابر کا وارث ہے، برابر کا محافظ ہے اور برابر کا معمار ہے۔ شاید یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہندوستان نہ صرف معاشی طور پر مضبوط بلکہ اخلاقی اور سماجی طور پر بھی عظیم بن سکتا ہے۔ کیونکہ ترقی کی سب سے خوبصورت شکل وہی ہوتی ہے جس میں کسی کے دل میں محرومی نہ ہو، کسی کی شناخت خوف کا سبب نہ بنے اور کسی شہری کو اپنی وفاداری ثابت کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ آخرکار قومیں صرف سڑکوں، پلوں اور عمارتوں سے نہیں بنتیں؛ قومیں دلوں سے بنتی ہیں۔ اور دل اسی وقت جیتے جاتے ہیں جب ان کے آخر میں، یہ بات کسی ایک حکومت، ایک جماعت یا ایک سیاسی نظریے سے کہیں بڑی ہے۔ یہ اُس ہندوستان کی بات ہے جسے ہمارے بزرگوں نے اپنے خون، اپنی محنت اور اپنی دعاؤں سے سینچا تھا۔ یہ اُس ملک کی بات ہے جس کے لیے لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دیں تاکہ آنے والی نسلیں آزادی، عزت اور برابری کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ ہندوستانی مسلمان آج بھی اسی وطن سے محبت کرتا ہے۔ اس کے خواب بھی اسی مٹی سے وابستہ ہیں، اس کی دعائیں بھی اسی وطن کی سلامتی کے لیے اٹھتی ہیں اور اس کی امیدیں بھی اسی ترنگے کے سائے میں پروان چڑھتی ہیں۔ مگر محبت کا ایک حق بھی ہوتا ہے، اور وہ حق ہے سنے جانے کا، سمجھے جانے کا اور برابر کا شہری سمجھے جانے کا۔ ایک غریب مسلمان ماں جب اپنے بچے کو اسکول بھیجتی ہے تو اس کی آنکھوں میں بھی وہی خواب ہوتے ہیں جو کسی دوسرے ہندوستانی ماں کی آنکھوں میں ہوتے ہیں۔ ایک مزدور باپ جب دن بھر پسینہ بہاتا ہے تو اس کے دل میں بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچے اس سے بہتر زندگی گزاریں۔ وہ نہ سیاست مانگتا ہے، نہ اقتدار؛ وہ صرف عزت، انصاف اور اپنے بچوں کے محفوظ مستقبل کی دعا مانگتا ہے۔ آج اگر دلوں میں کچھ سوال ہیں تو ان سوالوں کو دشمنی نہ سمجھا جائے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

پریم چند: عہدِ حاضر کا نبض شناس ادیب

سریز آداب میں پریم چند ہوں میں ایک نیا ڈرامہ شانتی

اردو اور ہندی ادب کی تاریخ میں منشی پریم چند کا نام ایک ایسے عظیم فنکار کے طور پر زندہ ہے جس نے اپنے عہد کے مسائل کو صرف بیان ہی نہیں کیا بلکہ آنے والے زمانوں کی فکری اور سماجی سمتوں کو بھی اپنی تخلیقات میں محفوظ کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پریم چند کی کہانیاں ایک صدی گزر جانے کے باوجود آج بھی اتنی ہی تازہ، بامعنی اور عصری محسوس ہوتی ہیں جتنی اپنے زمانۂ تخلیق میں تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہی ادیب زمانوں کی سرحدیں عبور کرتا ہے جو اپنے دور کے ساتھ ساتھ آنے والے وقت کی دھڑکن بھی سن لیتا ہے۔ پریم چند کی کسی بھی کہانی کا مطالعہ کیجیے، یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ آج کے انسان، آج کے معاشرے اور آج کے تضادات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہو۔ ان کی تحریروں میں انسانی نفسیات، سماجی رویوں اور تہذیبی کشمکش کی جو گہری بصیرت موجود ہے، وہ انہیں ہر دور کا ادیب بنا دیتی ہے۔ اسی ادبی روایت کو زندہ رکھنے کے لیے بروز اتوار، 14 جون، شام 7:30 بجے، شکنتلم اسٹوڈیو میں پریم چند کی شہرۂ آفاق کہانی شانتی پیش کی جا رہی ہے۔ مجیب خان کی ہدایت میں

ڈرامہ ''شانتی'' محض ایک کہانی نہیں بلکہ جدید معاشرے کی اندھی دوڑ پر ایک گہرا اور فکر انگیز تبصرہ ہے۔ آج دنیا ترقی، جدت اور جدیدیت کے نام پر مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ لوگ نئی طرزِ زندگی اپنانے کے لیے اپنی تہذیبی شناخت، خاندانی اقدار اور ثقافتی ورثے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ منزل تک پہنچ کر احساس جاگتا ہے کہ اس سفر میں حاصل کم اور نقصان زیادہ ہوا ہے۔ ''آئیڈیا'' کے باصلاحیت فنکاروں کے ذریعے پیش ہونے والا ڈرامہ ''شانتی'' ایک ایسے جوڑے کی داستان ہے جو بلند پروازی کے خواب دیکھتے ہوئے جدید معاشرت کے رنگ میں پوری طرح رنگ جاتا ہے۔ ظاہری چمک دمک اور مصنوعی آسائشوں کے تعاقب میں ان کی زندگی کی اصل معنویت، ان کی شناخت اور ان کا باطنی سکون آہستہ آہستہ معدوم ہونے لگتا ہے۔ جب حقیقت کا پردہ اٹھتا ہے تو وقت ان کے ہاتھوں سے بہت دور نکل چکا ہوتا ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جہاں پریم چند کا فن قاری اور ناظر دونوں کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ یہ پیشکش معروف سلسلہ ''آداب، میں پریم چند ہوں'' کے تحت دوبارہ اسٹیج کی جا رہی ہے۔ شانتی کو پہلی بار سنہ 2008 میں پیش کیا گیا تھا اور اب اسے نئے انداز اور تازہ تیاری کے ساتھ ناظرین کے سامنے لایا جا رہا ہے۔ اس موقع پر پریم چند کے دو مقبول ڈرامے ''بڑے گھر کی بیٹی'' اور ''بڑے بھائی صاحب'' بھی اسٹیج کیے جائیں گے، جو اپنی ادبی اہمیت اور انسانی قدروں کے حوالے سے آج بھی بے حد مؤثر اور دل آویز ہیں۔ ڈرامے اور ادب کے شائقین کے لیے یہ امر بھی خصوصی خوشی کا باعث ہے کہ یہ پیشکش آداب، میں پریم چند ہوں سلسلے کا 1021 واں شو ہے، جو اس ادبی تحریک کی مقبولیت، استقامت اور کامیابی کا روشن ثبوت ہے۔ یہ عنوان ایک گہرے جذباتی، سماجی اور فکری سفر کی عکاسی کرتا ہے۔ بارہ سال کا عرصہ کسی بھی معاشرے، خاندان یا فرد کی زندگی میں کئی تبدیلیاں، چیلنجز اور نئی امیدیں لے کر آتا ہے۔ اگر آپ اس موضوع پر کوئی کہانی، مضمون، بلاگ پوسٹ یا کتاب کا خاکہ لکھ رہے ہیں، تو اس کے بنیادی عناصر کو درج ذیل طریقے سے ترتیب دیا جا سکتا ہے۔ کیا آپ اس عنوان پر ایک تفصیلی مضمون لکھوانا چاہتے ہیں، یا کسی مخصوص کردار کی کہانی (افسانہ) تیار کرنا چاہتے ہیں؟ مجھے درج ذیل تفصیلات بتائیں تاکہ میں آپ کی بہتر مدد کر سکوں۔ نوجوانوں میں اعلیٰ تعلیم، سول سروسز اور ٹیکنالوجی کی طرف بڑھتا ہوا رجحان۔ سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے نوجوانوں کا اپنے حقوق کے لیے پرامن آواز اٹھانا۔ گنگا جمنی تہذیب، باہمی بھائی چارہ اور وہ مشترکہ اقدار جو آج بھی دلوں کو جوڑتی ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۱۴ر جون ۲۰۲۶

بحری جہازوں کا ہندوستانی عملہ غیر محفوظ

ایران اور امریکہ کے مابین کشیدگی اور مشرق وسطی میں ٹکراؤ کے دوران ہندوستانی بحری جہاز اور بحری جہاموں کا ہندوستانی عملہ مسلسل نشانہ بنائے جا رہے ہیں اور ہندوستانی ملاحوں کی اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔ آبنائے ہرمز اور ساحل اومان کے آس پاس بحری جہازوں پر اس طرح کے حملے کئے جا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ہندوستانی ملاحوں کی اموات بھی واقع ہو رہی ہیں اور ہندوستان کے بحری جہازوں کو بھی نقصان ہوا ہے۔ یہ حملے امریکہ کی جانب سے کئے جا رہے ہیں اور یہ دعوی کیا جا رہا ہے کہ بحری اور آبی حدود کی خلاف ورزی کی وجہ سے یہ صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ حیرت بات یہ ہے کہ امریکہ آبنائے ہرمز میں بحری جہازوں کی آزادانہ آمد و رفت کی وکالت کر رہا ہے اور ایران کی جانب سے عائد کی جانے والی تحدیدات اور پابندیوں کو ختم کرنے کی بات کر رہا ہے لیکن یہاں سے گذرنے والے جہازوں کو خود حملوں کا نشانہ بھی بنا رہا ہے۔ یہ صورتحال ہندوستان کیلئے باعث تشویش ہی کہی جاسکتی ہے اور اس طرح کے مسلسل حملوں کا سلسلہ روکا جانا چاہئے۔ ہندوستان اس معاملے میں امریکہ کے ساتھ اپنے احتجاج بھی درج کروا رہا ہے اس کے باوجود حملوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ تازہ کارروائی میں ایک ایسے جہاز کو نشانہ بنایا گیا جس پر عملہ کے 20 ہندوستانی ارکان بھی موجود تھے۔ اس سے قبل ایک اور جہاز پر حملہ کیا گیا تھا جس پر عملہ کے 24 ہندوستانی ارکان موجود تھے۔ اس حملے میں تین ہندوستانی ملاحوں کی موت واقع ہوگئی۔ ابتداء میں انہیں لاپتہ قرار دیا گیا تھا تاہم بعد میں ان کی نعشیں دستیاب ہوگئیں۔ اس طرح کے لگاتار حملے اور کارروائیاں باعث تشویش ہیں اور ہندوستان نے اس معاملہ کا سخت نوٹ لیا ہے۔ امریکہ سے احتجاج درج کروانے کیلئے امریکی ڈپٹی چیف آف مشن کو دفتر خارجہ میں طلب کیا اور تشویش سے واقف کروایا۔ گذشتہ تین دن میں یہ دوسرا موقع ہے جب امریکی سفارتخانہ کے ڈپٹی چیف آف مشن جیسن میکس کو طلب کرتے ہوئے احتجاج درج کروایا گیا ہے۔ امریکی سفارتکار نے اس کا نوٹ لینے کی بات تو کہی ہے تاہم حملے ابھی روکے نہیں گئے ہیں۔ سمندری اور آبی حدود میں تجارتی جہاموں کی آمد و رفت دنیا میں معیشت کے استحکام کیلئے انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ان جہازوں پر عملہ کے جو ارکان ہوتے ہیں وہ اہم ذمہ داریاں نبھاتے ہیں اور تجارتی ساز و سامان کی منتقلی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ان کی حفاظت اور سلامتی پر خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کی سکیوریٹی کیلئے تمام ممالک پابند عہد بھی ہوتے ہیں۔ علاقائی کشیدگی کی وجہ سے ان جہازوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوسکتا ہے اور عملہ کے جو ارکان ہیں ان کی حوصلہ شکنی ہوسکتی ہے۔ امریکہ کو سارے معاملے کا نوٹ لیتے ہوئے فوجی کارروائیوں میں احتیاط برتنے کی ضرورت ہے اور اس بات کو یقینی بنایا جانا چاہئے کہ سمندر کے پانیوں میں جہاز اور جہاز کا عملہ دونوں ہی محفوظ رہیں۔ جہاں تک آبنائے ہرمز کی بات ہے تو امریکہ یہ دعوی کر رہا ہے کہ ایران کے ساتھ معاہدہ کو تقریباً قطعیت دی جاچکی ہے اور بہت جلد معاہدہ پر دستخط ہوسکتے ہیں۔ امریکہ کا دعوی ہے کہ مشرق وسطی کے کئی ممالک نے اور مصالحت کاروں نے بھی معاہدہ کو عملاً منظوری دیدی ہے اس سب کے باوجد بحری جہاز پر تازہ حملہ ناقابل فہم ہی کہا جاسکتا ہے اور اس کے پس پردہ محرکات کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ حملوں کو روکنے اور عملہ کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے امریکہ کے اعلی حکام سے بھی اس مسئلہ کو رجوع کیا جانا چاہئے۔ ضابطہ کی کارروائی کیلئے محض احتجاج درج کروانے پر ہی اکتفاء نہیں کیا جانا چاہئے۔ امریکہ کو بھی اس معاملے کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ امریکی فوج کے سنٹرل کمان کی جانب سے حملوں کی توثیق کی جارہی ہے اور نقصانات کا بھی اعتراف کیا جارہا ہے لیکن حملوں کو روکنے اور عملہ کے ارکان کی حفاظت کیلئے کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ امریکہ کے اعلی حکام، محکمہ دفاع کے ذمہ داروں اور پنٹگان کو بھی اس سارے معاملے کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے۔ علاقائی کشیدگی کی وجہ سے جہازوں پر حملوں اور عملہ کے ارکان کو نشانہ بنانے کا سلسلہ روکا جانا چاہئے تاکہ عملہ کے ارکان میں بے چینی کی کیفیت کم ہوسکے اور آبی گذرگاہوں پر خوف کا ماحول بننے نہ پائے۔ عالمی تجارتی استحکام کیلئے ایسا کرنا ضروری ہے۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

نفرت، تقسیم اور عدمِ تحفظ کا ماحول ملک کے مستقبل کیلئے خطرناک

2026 جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ارکان نے ملک کے موجودہ حالات کے حوالے سے ایک متفقہ بیان جاری کیا ہے۔ اس سلسلے میں 11 جون 2026ء کو جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عمل کا ایک خصوصی اجلاس صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی صدارت میں منعقد ہوا، جس میں ملک کی موجودہ صورتِ حال سے متعلق تجویز کا مسودہ پیش کیا گیا، جس پر تفصیلی غور و خوض کے بعد اسے منظور کر لیا گیا۔ بعد ازاں مذکورہ تجویز مجلس عاملہ کے تمام ارکان کی خدمت میں توثیق کے لیے پیش کی گئی، جس کی ارکان نے متفقہ طور پر توثیق فرمائی۔ ارکان مجلس عاملہ نے ملک کی سنگین صورت حال اور اقلیتوں کے لیے تنگ شدہ ماحول پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح اور دوٹوک انداز میں کہا ہے کہ آج ہمارا ملک نہایت نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں حکومتی ترجیحات اور سماجی رویوں میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں، وہ نہ صرف ایک مخصوص طبقہ بلکہ پورے جمہوری نظام کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ نفرت انگیز بیان بازیوں نے فضا کو مزید مسموم کر دیا ہے، مذہبی اشتعال انگیزی جو کبھی سماج کے حاشیے پر سنائی دیتی تھی، آج وہ قومی سیاست اور ارباب اقتدار کے بیانات کا حصہ بنتی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ منافرت اب دھمکی آمیز سیاست کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ایک منظم سوچ کے تحت اس عظیم جمہوری ملک کی آئینی حیثیت کو بدلنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی تقویت میں عدالت کے رویے کا بھی بڑا کردار ہے۔ ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اقلیتوں کی عزت و وقار، عبادت گاہوں، تعلیم گاہوں، قبرستانوں اور مزاروں کو مسلسل نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ معمولی بہانوں کی آڑ میں ان کے خلاف کارروائیوں اور انہدامی اقدامات کا سلسلہ بلا روک ٹوک جاری ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں غیر عدالتی قتل، مشتبہ انکاؤنٹرز اور قانون سے ماورا کارروائیوں کے واقعات میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ حکومت اس کی حوصلہ افزائی بھی کر رہی ہے جو انتہائی شرمناک ہے۔ حکومت اور اس کے کارندے ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کا تصور انگریز حکومت میں نہیں کیا گیا۔ ان حالات نے ملک کے ایک بڑے طبقے میں یہ احساس پیدا کر دیا ہے کہ اس ملک میں 'اندرونی نو آبادیاتی نظام' قائم کیا جا رہا ہے، جہاں دباؤ، محرومی اور مسلسل عدمِ تحفظ کا احساس غالب ہوتا جا رہا ہے۔ کسی بھی مہذب معاشرے میں مذہبی مقامات سے متعلق معاملات کو انصاف، شفافیت اور قانونی تقاضوں کے مطابق نمٹایا جانا چاہیے۔

اسی طرح ووٹنگ کے حق اور انتخابی عمل سے متعلق حالیہ پیش رفت بھی کئی سنگین سوالات کو جنم دے رہی ہے۔ شہریوں کی شناخت اور شہریت کے نام پر چلنے والی مختلف کارروائیوں نے لاکھوں شہریوں میں بے چینی پیدا کر دی ہے۔ یہ تاثر مضبوط ہوتا جا رہا ہے کہ ان اقدامات کا مقصد محض انتخابی فہرستوں کی اصلاح نہیں بلکہ مخصوص طبقات کی سیاسی نمائندگی کو محدود کرنا ہے حالاں کہ اگر جمہوریت کے بنیادی ستون یعنی حق رائے دہی کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگیں تو اس کے نتائج دور رس اور خطرناک ہوں گے۔ مزید تشویش ناک امر یہ ہے کہ ملک کے حقیقی مسائل پس منظر میں چلے گئے ہیں۔ نوجوان روزگار کے لیے پریشان ہیں، کسان مشکلات سے دوچار ہیں، مہنگائی عام آدمی کی زندگی کو دشوار بنا رہی ہے، جب کہ تعلیم اور صحت کے شعبے بے شمار چیلنجوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود قومی توجہ بار بار مذہبی تنازعات اور فرقہ وارانہ مباحث کی طرف موڑ دی جاتی ہے۔ قوموں کی توانائی حقیقی مسائل کے حل پر صرف ہونی چاہیے، نہ کہ ایسے تنازعات پر جو معاشرے کو تقسیم کریں اور عوامی توجہ کو بنیادی مسائل سے ہٹا دیں۔ اگر آج کسی ایک طبقے کے حقوق، شناخت اور وقار کو کمزور کیا جا سکتا ہے تو کل یہی طرزِ عمل کسی دوسرے طبقے کے ساتھ بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ صرف ایک کمیونٹی تک محدود نہیں، بلکہ ہندوستان کے مستقبل، جمہوری اقدار اور قانون کی بالادستی سے متعلق ایک اہم قومی مسئلہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ قومیں نفرت سے نہیں بنتیں، نفرت قوموں کو توڑتی ہے۔ قومیں انصاف سے مضبوط ہوتی ہیں، اعتماد سے آگے بڑھتی ہیں اور مساوات سے ترقی کرتی ہیں۔ اگر ہم نے آج انصاف، مساوات اور آئینی اقدار کے تحفظ کی اجتماعی کوشش نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ تاریخ کا تجربہ بتاتا ہے کہ جب معاشرے میں نفرت کو سیاسی طاقت کا ذریعہ بنا لیا جاتا ہے تو اس کی آگ آخر کار پورے

سماج کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ لہٰذا ہم ملک کی تمام سیاسی جماعتوں، ارکانِ پارلیمنٹ، آئینی اداروں، دانشوروں، سول سوسائٹی اور میڈیا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ موجودہ حالات کا سنجیدگی سے جائزہ لیں۔ یہ وقت خاموش تماشائی بننے کا نہیں بلکہ آئین کے بنیادی اصولوں، جمہوری اقدار اور قومی یکجہتی کے دفاع کا ہے۔ ہم کسی تصادم یا نفرت کی سیاست کے قائل نہیں ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کرنا ضروری ہے کہ خوف، دھمکی اور دباؤ کے ذریعہ ہمیں آئینی حقوق سے دستبردار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اپنے اس عزم پر قائم ہیں جو جمعیۃ علماء ہند نے 2015ء میں منعقدہ اپنے اجلاس عام میں یہ واضح کر دیا تھا کہ "نہ ہم کسی سے ڈریں گے، نہ مشتعل ہو کر حد سے گزریں گے"۔

ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہندستان کا مسلمان کسی خصوصی رعایت یا انفرادی سلوک کا طالب نہیں ہے۔ اس کا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ اسے وہی عزت، وہی تحفظ اور وہی حقوق حاصل ہوں جو اس ملک کے ہر شہری کو آئین ہند نے دیا ہے۔ لیکن جب کوئی طبقہ مسلسل اپنے وجود، شناخت اور حقوق کے بارے میں فکرمند رہنے لگے تو یہ صرف اس طبقے کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ پورے جمہوری نظام پر ایک سنجیدہ سوال بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہم ملک کی حکومت، وزیر اعظم، وزرائے اعلیٰ، پارلیمنٹ کے ممبران، عدلیہ، میڈیا اور تمام بااثر طبقات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ نفرت اور تقسیم کے بڑھتے ہوئے رجحان کو محض سیاسی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ یہ ملک کی سماجی ہم آہنگی، قومی اتحاد اور آئینی مستقبل کا معاملہ ہے۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے آئین، جمہوری اداروں، مذہبی و ثقافتی تنوع اور تمام شہریوں کے مساوی حقوق میں مضمر ہے۔ ملک کا مستقبل اسی وقت محفوظ ہو سکتا ہے جب ہر شہری بلا خوف و امتیاز خود کو اس ملک کا برابر کا شریک محسوس کرے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت واضح اور دوٹوک [illegible]

اور باوقار مستقبل کی ضمانت ہے۔

ایک دوسری اور اہم تجویز میں مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند نے ملک کے بعض حصوں میں غیر قانونی دراندازی اور آبادیاتی تبدیلیوں کے نام پر چلائی جانے والی سرگرمی پر شدید تشویش اور اضطراب کا اظہار کیا ہے، جن کے نتیجے میں ایک مخصوص مذہبی اقلیت کے خلاف خوف، نفرت، بدگمانی اور عدم اعتماد کی فضا پیدا کی جا رہی ہے۔ بالخصوص آسام، مغربی بنگال، اتر پردیش اور اتراکھنڈ میں اس عنوان کے تحت یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ اقلیتی برادریاں ملک کی آبادیاتی ساخت، ثقافتی شناخت اور قومی مفادات کے لیے خطرہ ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کا موقف ہے کہ اس نوع کی سرگرمیاں نہ صرف سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کو نقصان پہنچا رہی ہیں بلکہ آئین ہند میں مضمر مساوی شہریت، انصاف اور برابری کے اصولوں کو بھی کمزور کر رہی ہیں۔ مرکزی وزارتِ داخلہ خود پارلیمنٹ میں یہ اعتراف کر چکی ہے کہ ملک میں غیر قانونی دراندازوں کی کوئی مصدقہ اور حتمی تعداد موجود نہیں ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ ریاستوں کے بعض وزرائے اعلیٰ نیز سیاسی و انتظامی حلقوں کی جانب سے غیر مصدقہ، مبالغہ آمیز اور قومی اعداد و شمار سے متصادم دعوے پیش کر کے ایک مخصوص طبقے کو مشتبہ بنانے کی مسلسل کوشش کی جا رہی ہے۔ مزید برآں "پش بیک" اور اسی نوعیت کی دیگر کارروائیوں کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ متعدد معاملات میں سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد ملک سے باہر بھیجے گئے افراد کو واپس لانے کی ہدایات جاری کی گئیں، جس سے ان کارروائیوں میں سنگین قانونی اور انسانی حقوق سے متعلق خامیوں کا انکشاف ہوتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ عدالتی مداخلتوں کے باوجود متعلقہ حکومتوں اور انتظامیہ کے طرزِ عمل میں مطلوبہ تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ بعض علاقوں میں اقلیتوں کو 'دیگر' سمجھنے اور انہیں درانداز اور خطرہ کے طور پر پیش کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جو آئینی اقدار اور قانون کی حکمرانی کے سراسر منافی ہے۔

جمعیۃ علماء ہند یہ واضح کرتی ہے کہ وہ غیر قانونی دراندازوں کی ہرگز حامی نہیں ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ سرحدی تحفظ کو یقینی بنائے، شہریت سے متعلق قوانین پر مؤثر عمل درآمد کرے اور غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی [illegible] کے طور

پر انجام دیا جائے۔ کسی بھی شہری کے خلاف مذہب، زبان، نسل، لباس یا علاقائی شناخت کی بنیاد پر پروفائلنگ اور امتیازی کارروائیوں کو فوری طور پر روکا جائے۔ آبادیاتی تبدیلیوں اور دراندازی کے مسئلے کو سیاسی یا انتخابی مفادات کے لیے ہرگز استعمال نہ کیا جائے اور عوامی عہدوں پر فائز افراد ذمہ دارانہ اور حقائق پر مبنی طرزِ گفتگو اختیار کریں۔ نفرت، سماجی بائیکاٹ اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو فروغ دینے والے عناصر کے خلاف بلا امتیاز قانونی کارروائی کی جائے۔

اس موقع پر مجلس عاملہ کی طرف سے ایک چارٹر آف ڈیمانڈ پر بھی پیش کیا گیا ہے جس میں کہا گیا کہ ملک کی مذکورہ بالا صورتِ حال کے پیش نظر ہم درج ذیل مطالبات پیش کرتے ہیں: مذہب، ذات، نسل، زبان یا شناخت کی بنیاد پر ہونے والے تشدد، لنچنگ، نفرت انگیز حملوں، منظم ہراسانی اور نفرت انگیز تقاریر کی روک تھام کے لیے سپریم کورٹ کی جانب سے جاری کردہ رہنما ہدایات (Guidelines) پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ فرقہ وارانہ فسادات، نسل کشی یا ماب لنچنگ کی صورت میں متعلقہ انتظامیہ کو جواب دہ بنایا جائے۔ غفلت، غیر ذمہ داری یا جانبداری ثابت ہونے پر متعلقہ افسران کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور متاثرین کو مناسب معاوضہ، قانونی تحفظ اور بازآبادکاری فراہم کی جائے۔ نیز فاسٹ ٹریک عدالتوں کے ذریعے ایسے مقدمات کو کم سے کم مدت میں نمٹانے کا مؤثر نظام قائم کیا جائے۔ تعلیم، روزگار، ہنرمندی اور سرکاری اداروں میں پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کی مؤثر نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں، تاکہ تمام شہریوں کو بلا امتیاز ترقی، شرکت اور باوقار زندگی کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔ دستورِ ہند کے تحت حاصل مذہبی آزادی، عبادت گاہوں، اقلیتوں کے تعلیمی حقوق اور ان کے مذہبی اداروں کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ نیز آئین کی جانب سے فراہم کردہ حقوق کو انتظامی یا قانونی بہانوں کے ذریعے محدود یا پامال نہ کیا جائے۔

انتخابی فہرستوں، شہریت اور شناخت سے متعلق تمام کارروائیوں میں شفافیت، غیر جانب داری اور آئینی تقاضوں کی مکمل پابندی کو یقینی بنایا جائے۔ نیز این آر سی اور فارنرز مقدمات میں کسی بھی شہری کو مکمل قانونی عمل، مؤثر سماعت اور دستیاب قانونی حقوق کے استعمال کا موقع فراہم کیے بغیر غیر ملکی قرار دے کر جبری طور پر ملک بدر کرنے کے عمل پر روک لگائی جائے، کیونکہ اس سے نہ صرف بنیادی انسانی حقوق متاثر ہوتے ہیں بلکہ ملک کی عالمی ساکھ اور نیک نامی کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ حکومتِ ہند اپنی تاریخی خارجہ پالیسی، بین الاقوامی قوانین اور انسانی حقوق کے اصولوں کے مطابق فلسطینی عوام کے حقِ خود ارادیت اور انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی کی ہر سطح پر حمایت کرے اور اس سلسلے میں مؤثر سفارتی کردار ادا کرے۔ نیز حکومت اسرائیل کے ساتھ فوجی، جنگی یا دفاعی تعاون اور معاہدات پر ازسرِ نو غور کرے تاکہ ہندوستان کا موقف انصاف، امن اور انسانی حقوق کے عالمی اصولوں کے مطابق برقرار رہے۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں مولانا محمود اسعد مدنی (صدر جمعیۃ علماء ہند)، مولانا محمد حکیم الدین قاسمی (ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند)، مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی (مہتمم دارالعلوم دیوبند)، مولانا رحمت اللہ میر (صدر مجلس قائمہ جمعیۃ علماء ہند)، مولانا قاری شوکت علی (خازن جمعیۃ علماء ہند)، مولانا مفتی سید محمد سلمان منصورپوری (ناظم عمومی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند)، مولانا مفتی محمد راشد اعظمی (نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند)، مولانا عبداللہ معروفی (استاذ دارالعلوم دیوبند)، مفتی سید محمد عفان منصورپوری (صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش)، مولانا نیاز احمد فاروقی (سکریٹری جمعیۃ علماء ہند)، مولانا کلیم اللہ قاسمی (نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش)، مفتی شمس الدین بجلی قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء کرناٹک)، مولانا یحییٰ کریمی (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہریانہ، پنجاب و ہماچل پردیش) سمیت دیگر منتخب ارکان شریک ہوئے۔

غزل

کیسے ممکن ہے کہ میں تجھ سے جدا ہو جاؤں
تو جو چاہے ترے ہونٹوں کی دعا ہو جاؤں

خواہشیں کیسی ابھر آتی ہیں میرے دل میں
تجھ سے روٹھوں کبھی خود سے ہی خفا ہو جاؤں

ایسے مت دیکھ مجھے مجھ سے ذرا فاصلہ رکھ
یہ نہ ہو میں تری آنکھوں پہ فدا ہو جاؤں

کیا تجھے پھر مری چاہت پہ یقیں آئے گا؟
میں اگر تیری محبت میں فنا ہو جاؤں

روز ملنے کو جو تم فرض سمجھ بیٹھے ہو
کیا کرو گے جو کسی روز قضا ہو جاؤں

ہوئی جاتی ہوں میں ہلکان اسی کوشش میں
جو ترے دل کو لبھائے وہ ادا ہو جاؤں

تیرگی دیکھ کے جی کرتا ہے میرا ناہید
کسی درویش کی کٹیا کا دیا ہو جاؤں

ڈاکٹر ناہید کیانی

کیا ترنمول کانگریس بحران سے نکل پائے گی؟

حافظ افتخار احمد قادری

آل انڈیا ترنمول کانگریس اس وقت اپنی اٹھائیس سالہ سیاسی تاریخ کے ایک ایسے دوراہے پر کھڑی نظر آ رہی ہے جہاں سے آگے کا راستہ نہایت دشوار اور غیر یقینی دکھائی دیتا ہے۔ پارٹی کے وجود، اس کی تنظیمی طاقت، قیادت کی ساکھ اور سیاسی مستقبل سے متعلق ایسے سوالات پیدا ہو چکے ہیں جن کا سامنا اسے شاید اپنی پوری تاریخ میں کبھی نہیں کرنا پڑا۔ مغربی بنگال کی سیاست میں کئی دہائیوں تک اثر و رسوخ رکھنے والی اس جماعت کے اندر اس وقت جو صورتحال پیدا ہو چکی ہے وہ محض معمولی اختلافات یا وقتی ناراضگیوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک ایسے بحران کی شکل اختیار کر چکی ہے جس نے پارٹی کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دو ہزار چھبیس کے مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں ترنمول کانگریس کو جس بڑے سیاسی دھچکے کا سامنا کرنا پڑا اس کے اثرات انتخابی نتائج تک محدود نہیں رہے بلکہ اس شکست نے پارٹی کے اندر موجود اختلافات کو کھل کر سامنے آنے کا موقع فراہم کر دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے دو سو سات نشستیں حاصل کر کے حکومت قائم کرنا اور ترنمول کانگریس کا اقتدار سے محروم ہو جانا ایک ایسا واقعہ ثابت ہوا جس نے پارٹی کے اندرونی توازن کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا۔ اقتدار کے خاتمے کے بعد وہ تمام آوازیں جو شاید پہلے دب کر رہ جاتی تھیں اب کھل کر سامنے آنے لگیں اور بالآخر یہ اختلافات بغاوت کی شکل اختیار کرتے گئے۔ سب سے زیادہ تشویش ناک صورتحال لوک سبھا میں سامنے آئی جہاں پارٹی کے تقریباً اٹھائیس سے اُنتیس اراکینِ پارلیمان میں سے انیس اراکین نے قیادت کے خلاف بغاوت کا راستہ اختیار کر لیا۔ یہ محض چند افراد کی ناراضگی نہیں بلکہ پارلیمانی سطح پر ایک بڑے گروپ کی منظم ناراضگی کی علامت ہے۔ اس باغی دھڑے کی قیادت کاکولی گھوش دستیدار کے ہاتھ میں بتائی جا رہی ہے اور اطلاعات کے مطابق یہ گروپ نہ صرف قیادت سے الگ ہو چکا ہے بلکہ ایک الگ پارلیمانی دھڑے کی تشکیل کی سمت بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ اس صورتحال نے ترنمول کانگریس کے لیے ایک نئے بحران کو جنم دیا ہے کیونکہ کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے پارلیمانی سطح پر اتنی بڑی تعداد میں اراکین کا قیادت سے بغاوت کرنا انتہائی سنگین معاملہ سمجھا جاتا ہے۔ باغی اراکین کی جانب سے لوک سبھا اسپیکر کو خط لکھ کر الگ پارلیمانی بلاک بنانے کی خواہش ظاہر کرنا اس بات کا اشارہ ہے کہ اختلافات اب محض اندرونی مشاورت یا مذاکرات کے مرحلے سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ جب کسی جماعت کے منتخب نمائندے باقاعدہ طور پر ایک الگ شناخت حاصل کرنے کی کوشش کریں تو یہ صورتحال پارٹی کے لیے نہایت پریشان کن بن جاتی ہے۔ مزید یہ کہ باغی گروپ کی جانب سے این ڈی اے کی حمایت کا اشارہ دیا جانا سیاسی منظرنامے کو مزید پیچیدہ بنا دیتا ہے۔ اس بغاوت میں شامل اراکینِ پارلیمان کی فہرست بھی اس بحران کی شدت کو واضح کرتی ہے۔ سایونی گھوش، یوسف پٹھان، شترگھن سنہا، کاکولی گھوش دستیدار، ابوطاہر خان، پارتھ بھومیک، باپی ہلدار، جگدیش چندر بسونیا، مالا رائے، متالی باغ، دیپک ادھیکاری، کالی پد سورین، جون مالیہ، اروپ چکرورتی، ڈاکٹر شرمیلا سرکار، خلیل الرحمان، اسیت کمار مال، شتابدی رائے اور رچنا بنرجی جیسے ناموں کا ایک ساتھ قیادت کے خلاف کھڑا ہونا اس امر کی نشان دہی کرتا ہے کہ مسئلہ چند مخصوص حلقوں تک محدود نہیں بلکہ پارٹی کے مختلف علاقوں اور مختلف سیاسی طبقات تک پھیل چکا ہے۔ پارلیمنٹ میں پیدا ہونے والا بحران اپنی جگہ اہم ہے لیکن اسمبلی کے اندر سامنے آنے والی صورتحال کو اس سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ترنمول کانگریس کے اسی منتخب اراکینِ اسمبلی میں سے چونسٹھ اراکین باغی دھڑے کے ساتھ جا چکے ہیں۔ اگر یہ صورتحال درست ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پارٹی کے اندر اکثریت ہی قیادت سے دور ہو چکی ہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت کے لیے اس سے بڑا دھچکا شاید ہی کوئی اور ہو سکتا ہے کہ اس کے اپنے منتخب نمائندوں کی اکثریت اس کے ساتھ کھڑی نہ رہے۔ ان اراکین کی جانب سے ریتبرت بنرجی کو اسمبلی میں اپنا قائد منتخب کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ باغی گروپ صرف احتجاج یا ناراضگی تک محدود نہیں رہنا چاہتا بلکہ وہ ایک متبادل سیاسی ڈھانچہ بھی قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اپوزیشن کی سب سے بڑی جماعت کا درجہ حاصل کرنے کا مطالبہ بھی اسی سمت ایک اہم قدم تصور کیا جا رہا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اختلافات اب وقتی نوعیت کے نہیں رہے بلکہ ان کی بنیاد پر ایک نئی سیاسی صف بندی وجود میں آتی دکھائی دے رہی ہے۔ اس درمیان سب سے زیادہ سوالات پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے گرد گھوم رہے ہیں۔ ممتا بنرجی طویل عرصے تک ترنمول کانگریس کی سب سے مضبوط سیاسی شناخت رہی ہیں۔ پارٹی کی کامیابیوں، انتخابی فتوحات اور عوامی مقبولیت میں ان کے کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن موجودہ بحران نے ان کی قیادت کو بھی سخت امتحان میں ڈال دیا ہے۔ پارٹی سربراہ کی حیثیت سے ان کے طلب کردہ اجلاس میں محدود شرکت اس بات کی واضح علامت سمجھی جا رہی ہے کہ ناراضگی چند افراد تک محدود نہیں رہی۔ جب کسی جماعت کی سربراہ اپنے اراکین کو ایک اجلاس میں مدعو کرے اور بڑی تعداد میں لوگ اس میں شریک نہ ہوں تو یہ محض ایک تنظیمی مسئلہ نہیں رہتا بلکہ اعتماد کے بحران کی نشان دہی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ صورتحال کو صرف سیاسی اختلافات نہیں بلکہ قیادت کے خلاف عدم اطمینان کے اظہار کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔ باغی اراکین اسمبلی کی جانب سے ممتا بنرجی اور ابھیشیک بنرجی کی قیادت پر کھل کر تنقید کیے جانے کی اطلاعات نے اس بحران کو مزید نمایاں کر دیا ہے۔ پارٹی کے اندر اب جو ماحول دکھائی دے رہا ہے اس میں قیادت اور کارکنوں کے درمیان فاصلے کی باتیں بھی سامنے آ رہی ہیں۔ انتخابات میں شکست کے بعد عام طور پر سیاسی جماعتیں اپنی حکمت عملی، تنظیمی کمزوریوں اور عوامی رابطوں کا جائزہ لیتی ہیں لیکن یہاں صورتحال اس مرحلے سے آگے بڑھ کر باقاعدہ سیاسی بغاوت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ترنمول کانگریس اس وقت صرف انتخابی شکست سے نہیں بلکہ تنظیمی انتشار سے بھی نبرد آزما ہے۔ دو ہزار چھبیس کے اسمبلی انتخابات کے نتائج نے مغربی بنگال کی سیاست کا رخ بدل دیا۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے دو سو سات نشستوں کا حصول ایک بڑی کامیابی کے طور پر سامنے آیا جبکہ ترنمول کانگریس کو اپنی تاریخ کی ایک بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس شکست نے پارٹی کے اندر موجود اختلافات کو مزید گہرا کر دیا۔ جو اختلافات پہلے پس پردہ تھے، وہ آہستہ آہستہ منظر عام پر آنے لگے اور بالآخر کھلی بغاوت میں تبدیل ہو گئے۔ موجودہ بحران کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس نے پارٹی کے مستقبل سے متعلق سنگین سوالات پیدا کر دیے ہیں۔ جب پارلیمنٹ اور اسمبلی دونوں سطحوں پر بڑی تعداد میں منتخب نمائندے قیادت سے دور ہو جائیں تو سیاسی جماعت کے لیے اپنے وجود اور اپنی شناخت کو برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔ ترنمول کانگریس اس وقت اسی چیلنج کا سامنا کر رہی ہے۔ پارٹی کے اندر پیدا ہونے والی یہ تقسیم اگر برقرار رہتی ہے تو اس کے اثرات صرف ایک جماعت تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پورے مغربی بنگال کے سیاسی منظرنامے پر مرتب ہوں گے۔ گزشتہ کئی برسوں سے ریاستی سیاست میں ترنمول کانگریس ایک مرکزی قوت کے طور پر موجود رہی ہے، لیکن موجودہ بحران نے اس کی اس حیثیت کو بھی سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔ باغی اراکین کی بڑھتی ہوئی تعداد، الگ پارلیمانی بلاک کی کوششیں، اسمبلی میں نئی صف بندی اور قیادت پر کھل کر ہونے والی تنقید اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ بحران محض وقتی نہیں بلکہ گہرا اور ہمہ گیر نوعیت اختیار کر چکا ہے۔ اس وقت سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آیا ترنمول کانگریس اس بحران سے نکلنے میں کامیاب ہو پائے گی یا نہیں؟ لیکن اس سوال کا جواب فی الحال مستقبل کے پردے میں پوشیدہ ہے۔ البتہ موجودہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ پارٹی اپنی تاریخ کے سب سے کڑے امتحان سے گزر رہی ہے۔ اگر اختلافات اسی طرح برقرار رہے اور باغی دھڑے کی سرگرمیاں اسی انداز میں جاری رہیں تو مغربی بنگال کی سیاست میں ایک نئی ترتیب جنم لے سکتی ہے۔ دوسری جانب اگر پارٹی کے اندر کسی سطح پر مفاہمت کی کوششیں کامیاب ہوتی ہیں تو صورتحال مختلف رخ بھی اختیار کر سکتی ہے۔ فی الحال حقیقت یہی ہے کہ ترنمول کانگریس شدید داخلی بحران، قیادت پر اٹھتے سوالات، پارلیمانی بغاوت اور اسمبلی کے اندر پیدا ہونے والی تقسیم کے باعث ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔

امریکہ کیلئے اسرائیل دوست سے زیادہ دشمن!

آبنائے ہرمز عالمی معیشت میں سب سے زیادہ نتیجہ خیز اور اہمیت رکھنے والے پوائنٹس میں سے ایک ہے۔ اس خطے میں تناؤ پیدا ہونا پھر مقامی سطح پر محدود نہیں رہ سکتا۔ مغربی ایشیا میں تصادم کو ۱۰۰ دن سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران ایک مفروضہ یہ کھڑا کیا گیا ہے کہ ایران علاقائی امن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ ایک مفروضہ ہے جو اس قدر بار بار دہرایا گیا ہے کہ اس نے حقیقت کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اس کے باوجود حالیہ برسوں کے واقعات ایک مختلف منظر نامہ سامنے لاتے ہیں۔ اس مدت میں جو کچھ سفارتی کوششیں ہوئی ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ تہران امن کی راہ میں رکاوٹ بالکل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی ذمہ دار بنجامن نیتن یاہو کی سیاسی اور تزویراتی ترغیبات ہو سکتی ہیں۔ روایتی بیانیہ میں نیتن یاہو ایک ایسے لیڈر کے طور پر سامنے آتے ہیں جو امن کو قبول کرنے سے پہلے زیادہ سے زیادہ حفاظتی ضمانتوں کے خواہشمند ہیں، لیکن، ان کا 'مسلسل جنگ' کا نقطہ نظر امن کا راستہ نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ طریقہ کار زیادہ نظر آتا ہے جس کے ذریعے امن کے سارے امکانات غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دیئے جائیں اور ساری کوششیں مبہم ہو کر رہ جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جنگ بندی کا کوئی معاہدہ ان سوالات کو دوبارہ کھڑا کر دے گا جو جنگ جاری رہنے کے سبب پس پردہ چلے جاتے ہیں۔ ان سوالات کا تعلق سیاسی احتساب، اتحادی عدم استحکام اور ان قانونی چیلنجوں سے ہے جو برسوں سے نیتن یاہو کی وزارت عظمیٰ کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ اسرائیل کیلئے منفرد نہیں ہے۔ تاریخ ایسے لیڈروں سے بھری پڑی ہے جو بہت سے معاملات میں اس بات کے قائل رہے ہیں کہ ان کے سیاسی مستقبل کیلئے تنازعات کا خاتمہ، ان کے جاری رہنے سے زیادہ خطرناک ہے۔ لیکن مغربی ایشیا کا یہ تنازع اور اس کے نتائج آج اسرائیل کی سرحدوں سے کہیں آگے نکل چکے ہیں۔ فلسطینی، لبنانی، ایرانی، اور خلیجی عرب آبادی یکساں طور پر اپنے آپ کو ایک ایسے تنازع میں پھنسی ہوئی ہے جس کے جاری رہنے سے زندگی اور معیشت ایک سنگین خطرے سے دوچار ہو چکی ہے۔

عالمی معیشت جھلس رہی ہے اور ہندوستان بھی اقتصادی بحران سے محفوظ نہیں ہے۔ اس تنازع اور بحران سے نکلنے کا واشنگٹن کے پاس واقعی ایک قابل فہم راستہ ہو سکتا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ حالانکہ معاملات میں رکاوٹ

ڈالنے کا مزاج رکھتے ہیں لیکن ان کے لئے یہ کام بڑا آسان ہے کہ وہ جنگ میں فتح کا اعلان کر دیں اور اپنے معاملات میں آگے بڑھیں۔ ایک سفارتی اقدام جس سے یہ یقینی ہو کہ ایران افزودگی کو محدود کر لے، خلیج میں تناؤ اور براہ راست تصادم کے خطرے کو کم کر سکتا ہے اور اس اقدام کو آسانی سے فتح کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ پابندیوں میں ریلیف کو ایران کے لئے مراعات کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ سمندری ضمانتیں امریکی طاقت کے ثبوت کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ حالانکہ ایسا ہو، یہ ممکن یا تنی جلد ممکن نظر نہیں آتا۔ اس بحران میں اب سے اگر امریکہ اور ایران اپنی شمولیت کو محدود کرتے ہیں تو دونوں کے مفادات پورے ہو سکتے ہیں لیکن نیتن یاہو کیلئے ایسا کرنا ان کی حکومت وسیاست میں ایرانی خطرے کی اہمیت کو کم کرنے کے مترادف ہوگا اور اس سے اسرائیلی فوج کی کارروائی کی آزادی محدود ہو جائے گی جو اسے فی الحال اس جنگ میں حاصل ہے۔ اس سے (اسرائیل کا) یہ دعویٰ بھی کمزور ہو جائے گا کہ مستقل ہنگامی صورتحال خطے کیلئے واحد قابل عمل اسٹریٹجک فریم ورک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے بحران میں بگاڑ کو برقرار رکھنے والا ذہن اہمیت رکھتا ہے یا توجہ کا مرکز ہوتا ہے۔ بگاڑ کو برقرار رکھنے والے یہ عناصر دراصل تنازعات کے نتائج سے زیادہ امن کے نتائج سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ وہ براہ راست مذاکرات کی مخالفت کریں، اس کے بجائے، وہ ایسے نئے حالات متعارف کراتے ہیں اور نئے بیانیے تشکیل دیتے ہیں، مقاصد کو ایسا رخ دیتے ہیں اور ایسے موقف پیش کرتے ہیں جو سمجھوتہ کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ خرابی پیدا کرنے والے کو مساعی امن کو شکست دینا ضروری نہیں ہوتا، اسے صرف یہ یقینی بنانا ہوتا ہے کہ امن قائم ہی نہ ہو۔ امریکہ میں اس سے قبل جو بھی حکومتیں آئیں، انہوں نے ایران کے ساتھ اگر براہ راست تصادم کا راستہ اختیار کیا تو اس میں بھی وہ محتاط رہے۔ اس کی ایک وجہ ہے۔ ایران عراق یا لیبیا نہیں ہے۔ یہ سمندری راستوں، توانائی کی گزرگاہوں، پراکسی (پس پردہ) نیٹ ورکس اور اقتصادی تعلقات کے جال کے مرکز میں بیٹھا ہوا ہے جو اس کی سرحدوں سے بہت آگے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ آبنائے ہرمز عالمی معیشت میں سب سے زیادہ نتیجہ خیز اور اہمیت رکھنے والے پوائنٹس میں سے ایک ہے۔ اس خطے میں تناؤ پیدا ہونا پھر مقامی سطح پر محدود نہیں رہ سکتا۔ پھر کشیدگی کی زد میں یکے بعد دیگرے خطے کے سبھی ممالک آتے ہیں۔

اس جنگ میں جو مراعات زیر بحث آ رہی ہیں یا آ سکتی ہیں اور ان کا تعلق جن اہم سیاستدانوں سے ہے، اس سے بھی معاملات مخالف سمت میں جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ سیاسی کرئیر اور مخلوط حکومتیں تنازعات پر منحصر ہوتی ہیں۔ ایسے ماحول میں امن کیلئے خطرہ برقرار رہتا ہے۔ آگے کا راستہ، اگر کوئی اب بھی موجود ہے، تو اس کے لئے ایک اور سفارتی اقدام کی ضرورت ہے۔ اس میں فریقین کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش ہونی چاہئے کہ سیاسی بقا مستقل بحران سے الگ چیز ہے۔ یہ ایک مشکل کام ہے۔ اس سے کسی ڈرامائی پیش رفت اور کامیابی کی امید نہیں کی جا سکتی لیکن یہ ایک پریشان امکان کو تسلیم کرنے سے شروع ہوتا ہے۔ اس پورے بحران سے یہ بھی سامنے آتا ہے کہ بعض اوقات کسی تنازع سے نکلنے میں سب سے بڑی رکاوٹ میز پر موجود مخالف نہیں۔

میناکشی نٹراجن معاملے پر کانگریس کا دہلی میں زبردست احتجاج

راشٹرپتی بھون کے پاس 'سیٹ چوری نہیں چلے گی' جیسے نعرے بلند کئے گئے، مدھیہ پردیش کے کانگریس ایم ایل ایز اور لیڈران کے ساتھ ساتھ سیکڑوں عام کارکنان بھی شریک ہوئے

راشٹرپتی بھون کے پاس 'سیٹ چوری نہیں چلے گی' جیسے نعرے بلند کئے گئے، مدھیہ پردیش کے کانگریس ایم ایل ایز اور لیڈران کے ساتھ ساتھ سیکڑوں عام کارکنان بھی شریک ہوئے، احتجاج کو ختم کرانے کیلئے پولیس نے طاقت کا سہارا لیا، مظاہرین کو تحویل میں لے کر کچھ گھنٹوں کے بعد چھوڑ دیا، جنتر منتر پر بھی دھرنا دیا گیا۔ کانگریس نے مدھیہ پردیش سے راجیہ سبھا امیدوار میناکشی نٹراجن کی نامزدگی منسوخ کیے جانے کو جمہوری نظام پر دھبہ قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف جمعہ کو یہاں احتجاج کیا اور الزام لگایا ہے کہ یہ کارروائی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کی ملی بھگت سے کی گئی ہے۔ کانگریس کی سینئر لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ میناکشی نٹراجن، مدھیہ پردیش کے انچارج ہریش چودھری، ریاستی کانگریس صدر جیتو پٹواری اور اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر امنگ سنگھار کے ساتھ ہی کئی اہم لیڈران اور ایم ایل ایز نے یہاں احتجاج کیا۔ دہلی پولیس نے راشٹرپتی بھون کے پاس سے مظاہرین کو بسوں میں بھر بھر کر لے گئی اور انہیں حراست میں لے لیا۔ دریں اثناء جنتر منتر پر بھی راجیو گاندھی پنچایت راج سنگھٹن (آر جی پی آر ایس) کے سیکڑوں کارکنان نے بھی پرامن احتجاج کیا اور نٹراجن کے پرچہ نامزدگی کو مسترد کرنے کے اقدام کی سخت مخالفت کی۔ راشٹرپتی بھون کے پاس احتجاج ختم ہونے کے بعد مدھیہ پردیش کانگریس کے ذمہ داران دہلی میں واقع پارٹی کے ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کی۔ انہوں نے مدھیہ پردیش راجیہ سبھا الیکشن میں پارٹی کی امیدوار میناکشی نٹراجن کا نامزدگی فارم منسوخ کئے جانے کو جمہوری اقدار کے خلاف قرار دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن نے مل کر بی جے پی کو راجیہ سبھا کی تیسری سیٹ دلانے کا راستہ صاف کیا ہے۔ اس پریس کانفرنس سے میناکشی نٹراجن، مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتو پٹواری، ریاست کے انچارج ہریش چودھری اور ریاستی اسمبلی میں اپوزیشن کے لیڈر امنگ سنگھار نے خطاب کیا۔ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ مدھیہ پردیش میں بی جے پی کے پاس راجیہ سبھا کی تیسری سیٹ جیتنے کے لیے کافی اراکین اسمبلی نہیں تھے اور وہ ضروری تعداد سے ۱۰/اراکین اسمبلی پیچھے تھی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ جب بی جے پی کانگریس کے اراکین اسمبلی میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوئی تو میناکشی نٹراجن کی نامزدگی منسوخ کرانے کے لیے ناجائز طریقے اپنائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن افسر نے حیدرآباد میں درج ایک مبینہ معاملے کی معلومات نہ دینے کی بنیاد پر نٹراجن کی نامزدگی مسترد کی، جبکہ امیدوار کے خلاف کوئی مجرمانہ معاملہ زیر التوا نہیں ہے اور عدالت نے بھی کسی مبینہ جرم کا نوٹس نہیں لیا ہے۔ فارم ۲۶/ میں میناکشی نٹراجن نے تمام ضروری معلومات فراہم کی تھیں اور جن نکات کا ان پر کوئی اطلاق نہیں تھا، وہاں 'لاگو نہیں' لکھا گیا تھا۔ میناکشی نٹراجن نے کہا "یہ کہا گیا ہے کہ میں نے راجیہ سبھا نامزدگی کے فارم ۲۶/ میں معلومات چھپائیں۔ فارم ۲۶/ میں جن باتوں کی تفصیلات مانگی جاتی ہیں ان میں ووٹر لسٹ میں امیدوار کا سیریل نمبر، امیدوار کا فون نمبر، ای میل وغیرہ کی معلومات، پین اور انکم ٹیکس ریٹرن کی معلومات، اثاثوں اور دیگر چیزوں کی تفصیلات شامل ہیں، لیکن وہ نکات جن پر یہ ساری باتیں شروع ہوئیں، وہ ہیں امیدوار کے خلاف زیر التوا مجرمانہ معاملات کی تفصیلات، ان معاملات کی تفصیلات جن میں اسے کسی قابل سزا جرم کے لیے قصوروار ٹھہرایا گیا ہو۔ میں نے فارم ۲۶/ میں یہی معلومات دی کہ مجھ پر ایسا کچھ بھی لاگو نہیں ہے۔ کیونکہ مجھ پر ایک لیگل نوٹس ہے، جس کا عدالت نے نوٹس تک نہیں لیا ہے۔

نیٹ پیپر لیک' کے خلاف راہل گاندھی کوٹہ

الہ آباد پٹنہ اور دہلی میں بلند کریں گے آواز، اسٹوڈنٹ کنونشن کی تاریخوں کا اعلان

کوٹہ میں 17 جون کو، الہ آباد میں 10 جولائی کو، پٹنہ میں 11 جولائی کو اور دہلی میں 14 جولائی کو اسٹوڈنٹ کنونشز کا انعقاد ہوگا۔ اس کی قیادت لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کریں گے۔ نیٹ پیپر لیک اور امتحانات میں ہو رہی بے ضابطگیوں کے خلاف کانگریس لگاتار آواز اٹھا رہی ہے۔ خصوصاً لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نوجوان طلبا کے ساتھ کھڑے دکھائی دے رہے ہیں اور ان کے حقوق کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اب کانگریس نے ایک ملک گیر مہم شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کی قیادت راہل گاندھی کریں گے۔ سامنے آ رہی خبروں کے مطابق کوٹہ میں 17 جون کو، الہ آباد میں 10 جولائی کو، پٹنہ میں 11 جولائی کو اور دہلی میں 14 جولائی کو اسٹوڈنٹ کنونشز کا انعقاد کیے جانے کا فیصلہ لیا گیا ہے، ج س کی قیادت لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کریں گے۔ کانگریس نے اس سلسلے میں اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر کئی پوسٹس جاری کی ہیں۔ ایک پوسٹ میں بتایا گیا ہے کہ "کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کی رہنمائی اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس پارٹی پیپر لیک، امتحان مین بے ضابطگی، بڑھتی بے روزگاری اور نوجوانوں کے ساتھ کیے جا رہے منظم دھوکہ کے خلاف ملک گیر مہم شروع کرنے جا رہی ہے۔" اس ویڈیو پوسٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'ایک بڑے اسٹوڈنٹ کنونشن کی شروعات کی جائے گی۔ اس کنونشن میں طلبا، یوتھ آرگنائزیشن، اساتذہ اور امتحان اسکینڈل سے براہ راست متاثر سبھی لوگ ایک ساتھ آئیں گے۔" کانگریس کا کہنا ہے کہ یہ مہم ان لاکھوں نوجوان ہندوستانیوں کی مشکلات کو سامنے لائے گی، جن کا مستقبل پیپر لیک، بدعنوان تعلیمی نظام کی بھینٹ چڑھ رہا ہے۔ اس مہم کے تحت این ایس یو آئی، یوتھ کانگریس اور کانگریس کی علاقائی تنظیمیں پورے ملک میں راہل گاندھی کی اپیل کو دہرائیں گی۔ پارٹی نے عزم ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "ہم ہندوستانی نوجوانوں کی امیدوں کو بدعنوانی کی نذر نہیں ہونے دیں گے۔ مودی حکومت کو جوابدہی طے کرنی ہوگی۔ دھرمیندر پردھان کو وزارتی عہدہ سے استعفیٰ دینا ہوگا۔" لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نیٹ پیپر لیک اور امتحانی دھاندلیوں کے خلاف 17 جون 2026 سے راجستھان کے تعلیمی مرکز 'کوٹہ' (Kota) سے ایک بڑے ملک گیر احتجاجی مہم اور اسٹوڈنٹ کنونشن کا آغاز کر رہے ہیں۔ کانگریس پارٹی نے ملک میں بار بار ہونے والے پیپر لیک کے واقعات، این ٹی اے (NTA) کی ناکامی اور نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کے خلاف اس ملک گیر تحریک کا باقاعدہ اعلان کیا ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل دھیرج سیٹھ بھارت کے نئے چیف آف آرمی اسٹاف مقرر

۳۰/جون کو عہدے کا چارج سنبھالیں گے

نئی دہلی: حکومت نے لیفٹیننٹ جنرل دھیرج سیٹھ، پی وی ایس ایم، یووائی ایس ایم، اے وی ایس ایم، جو اس وقت فوج کے نائب سربراہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں، کو بھارت کے اگلے چیف آف آرمی اسٹاف کے طور پر مقرر کیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل دھیرج سیٹھ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی، کھڑکواسلا کے سابق طالب علم ہیں، اور انہیں دسمبر 1986 میں آرمرڈ کور میں کمیشن حاصل کیا گیا تھا۔ تقریباً چار دہائیوں پر محیط ایک ممتاز فوجی کیرئیر میں، انہیں آپریشنل، سٹریٹجک، صلاحیت کی ترقی اور ادارہ جاتی ڈومینز کا وسیع تجربہ حاصل ہے، جس میں ہندوستانی فوج کی موثر اور موثر شراکت داری میں اہم کردار ادا کیا گیا ہے۔ ان کی کمانڈ اسائنمنٹس میں صحرائی سیکٹر میں ایک آرمرڈ رجمنٹ، ویسٹرن تھیٹر میں ایک آرمرڈ بریگیڈ اور جموں وکشمیر میں ایک انسداد بغاوت فورس شامل ہے۔ ایک لیفٹیننٹ جنرل کے طور پر، انہوں نے سدرشن چکرا کور کی کمانڈ کی، جو کہ ہندوستانی فوج کی سب سے بڑی ہڑتال کی تشکیل میں سے ایک ہے۔ اس کے بعد انہوں نے جنرل آفیسر کمانڈنگ، دہلی ایریا کے طور پر اہم قومی اور بین الاقوامی فوجی مصروفیات اور رسمی ذمہ داریوں کی نگرانی کی۔ آرمی کمانڈر کے عہدے پر فائز ہونے پر، افسر نے ساؤتھ ویسٹرن کمانڈ اور سدرن کمانڈ کی کمانڈ کی، جس نے دو آپریشنل آرمی کمانڈز کو کمانڈ کرنے اور ڈھائی سال سے زیادہ عرصے تک اہم تھیٹروں میں اسٹریٹجک نگرانی فراہم کرنے کا نادر اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے کئی کلیدی عملے اور اسٹریٹجک تقرریوں کا انعقاد کیا ہے جس نے آپریشنل منصوبہ بندی، فورس مینجمنٹ اور صلاحیت کی ترقی کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔ زبردستی جدید کاری میں ان کے تعاون کے لیے بڑے پیمانے پر پہچانے جانے والے، جنرل آفیسر نے آرمی ہیڈکوارٹر کے اسٹریٹجک پلاننگ اور کیپبلیٹی ڈیولپمنٹ عمودی میں اہم تقرریوں کو کرایہ پر لیا ہے، جس سے اس کی جدید کاری کی رفتار، صلاحیت کے روڈ میپ اور طویل مدتی فورس کی ساخت کے اقدامات کو تشکیل دیا گیا ہے۔ ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں اور مستقبل کے میدان جنگ کی ضروریات کے ساتھ آپریشنل ضروریات کو ہم آہنگ کرنے میں ان کی شراکتیں اہم رہی ہیں۔

ہماری شراکت داری مشترکہ اقدار، باہمی اعتماد سے متصف ہے

ہندوستان۔فلپائن تعلقات پر وزیر مملکت سنجے سیٹھ کا بیان

نئی دہلی: مرکزی وزیر مملکت دفاع سنجے سیٹھ نے فلپائن کی آزادی کی 128 ویں سالگرہ کے موقع پر ایک سفارتی استقبالیہ کے دوران اسے "کثیر جہتی اور اثر انگیز مشغولیت" کے طور پر بیان کرتے ہوئے ہندوستان۔فلپائن تعلقات کو مضبوط بنانے پر روشنی ڈالی۔ سیٹھ نے منڈاناؤ میں زلزلے سے ہونے والی تباہی پر بھی تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور فلپائن دفاع، سلامتی، تجارت، سائنس اور ٹیکنالوجی اور سیاحت سمیت متعدد شعبوں میں تعاون کر رہے ہیں، اور کہا کہ شراکت داری کو بڑھایا گیا ہے۔ فلپائن کی آزادی کی 128 ویں سالگرہ کے موقع پر سفارتی استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے، سیٹھ نے جمعہ کو کہا، میں اس خاص موقع پر جمہوریہ فلپائن کی عوام اور حکومت کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ہم مینڈولتانا میں زلزلے سے ہونے والی تباہی سے غمزدہ ہیں اور میں اپنے خاندانوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ زخمیوں کی جلد صحت یابی ہندوستان اور فلپائن کے باہمی تعلقات میں ایک تاریخی سال رہا ہے۔ یہ تعلقات اب ایک قریبی، کثیر جہتی اور اثر انگیز مصروفیت میں تبدیل ہو رہے ہیں... ہم آج دفاع اور سلامتی، تجارت اور سرمایہ کاری، سائنس اور ٹیکنالوجی، ثقافت، سیاحت، اور عوام کے درمیان تعلقات جیسے وسیع میدانوں میں تعاون کرنے والے ایک قابل اعتماد پارٹنر کے طور پر ابھرے ہیں۔ سیٹھ نے کہا کہ بڑھتے ہوئے براہ راست رابطے سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ سیٹھ نے کہا کہ فلپائن ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور ساگر ویژن میں کلیدی شراکت دار ہے، آسیان کے موجودہ صدر کے طور پر آسیان۔ ہندوستان مکالمہ تعلقات میں اس کے کردار کو نوٹ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری، "مشترکہ اقدار، باہمی اعتماد اور تکمیلی خصوصیات کی حامل"، بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی ماحول کے درمیان ترقی اور لچک کے لیے ایک اینکر کے طور پر کام کرتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، فلپائن ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور ویژن، ساگر میں ایک کلیدی پارٹنر ہے۔ ہم آسیان۔ ہندوستا ن ڈائیلاگ تعلقات کے کنٹری کوآرڈینیٹر کے طور پر، آسیان کی موجودہ سربراہ کے طور پر فلپائن کی طرف سے ادا کیے گئے تعمیری کردار کی قدر کرتے ہیں۔ ہماری شراکت داری، مشترکہ اقدار، باہمی اعتماد، اور تکمیل کے لیے ایک ترقی اور ترقی کے لیے ایک اہم شراکت داری ہے۔ جغرافیائی سیاسی بہاؤ ہم اپنی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مل کر کام جاری رکھنے کے منتظر ہیں۔

ہندوستان۔ویتنام نے دہرادون میں

سمندری تعاون کو فروغ دینے کے لیے میٹنگ کی

دہرہ دون: ہندوستان اور ویتنام کے درمیان سمندری تعاون اور صلاحیت سازی کو مزید مضبوط بنانے کے مقصد سے ہائیڈروگرافک تعاون سے متعلق دوسری مشترکہ ورکنگ گروپ میٹنگ 10 سے 12 جون تک دہرادون میں منعقد ہوئی۔ اس اجلاس کی مشترکہ صدارت ویتنام پیپلز نیوی کے نائب چیف آف اسٹاف ریئر ایڈمرل نگوین تھیین کوان اور جوائنٹ چیف ہائیڈروگرافر ریئر ایڈمرل پیوش پاؤسے نے نیشنل ہائیڈروگرافک آفس میں کی۔ ویتنام میں ہندوستانی سفارت خانے کے سرکاری ایکس اکاؤنٹ پر جاری ایک پوسٹ میں کہا گیا کہ ویتنام پیپلز نیوی کے نائب چیف آف اسٹاف ریئر ایڈمرل نگوین تھیین کوان اور جوائنٹ چیف ہائیڈروگرافر ریئر ایڈمرل پیوش پاؤسے نے 10 سے 12 جون 2026 تک دہرادون میں واقع نیشنل ہائیڈروگرافک آفس میں ہندوستان-ویتنام مشترکہ ورکنگ گروپ برائے ہائیڈروگرافک تعاون کے دوسرے اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ ہندوستانی سفارت خانے نے کہا کہ دونوں ممالک ہندوستان-ویتنام بہتر جامع تزویراتی شراکت داری کے تحت سمندری تعاون کو مزید فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہیں۔ پوسٹ میں مزید کہا گیا کہ ہم ہائیڈروگرافی اور صلاحیت سازی کے شعبوں میں گہرے تعاون کے ذریعے سمندری اشتراک کو مضبوط بنانے اور ہندوستان-ویتنام بہتر جامع تزویراتی شراکت داری کو مزید آگے بڑھانے کے لیے پُرعزم ہیں۔

ڈی آر ڈی او نے ملک کی نئی نسل کی دفاعی صلاحیتوں کا کامیاب مظاہرہ کیا

نئی دہلی: دفاعی تحقیق وترقی کی تنظیم)ڈی آر ڈی او(نے دشمن کے مختلف خطرات کے خلاف ملک کی دفاعی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے والی کئی اہم ٹیکنالوجیوں کا کامیاب مظاہرہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے 10 اور 11 جون 2026 کو مسلسل تین کامیاب فلائٹ ٹیسٹ کیے گئے، جن کے ذریعے طویل فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائلوں کے خلاف کثیر سطحی دفاعی نظام اور درمیانی فاصلے پر جہاز شکن (اینٹی شپ) صلاحیت کا کامیاب مظاہرہ کیا گیا۔ ملک کی کثیر سطحی بیلسٹک میزائل دفاعی (بی ایم ڈی) صلاحیت کا کامیاب مظاہرہ کیا گیا۔ اس دوران انٹرسیپٹر میزائلوں نے اپنے مقررہ اہداف کو کامیابی کے ساتھ نشانہ بنایا۔ یہ نظام جدید ترین ٹیکنالوجی کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے تاکہ ابھرتے ہوئے میزائل خطرات کا مؤثر انداز سے مقابلہ کیا جا سکے۔ ان تجربات کے بعد ہندوستان اُن منتخب ممالک کی صف میں شامل ہو گیا ہے جو بین البرِ اعظمی بیلسٹک میزائلوں (آئی سی بی ایم) تک کو روکنے کی صلاحیت رکھنے والے بیلسٹک میزائل دفاعی نظام (بی ایم ڈی) سے لیس ہیں۔ اس کے علاوہ نیول اینٹی شپ میزائل۔میڈیم رینج (این اے ایس ایم-ایم آر) کا پہلا فلائٹ ٹیسٹ بھی کامیابی کے ساتھ انجام دیا گیا۔ ان تمام فلائٹ تجربات کا مشاہدہ ڈی آر ڈی او اور مسلح افواج کے سینئر حکام نے کیا۔ وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے ان اہم دفاعی ٹیکنالوجیز کے کامیاب مظاہرے پر ڈی آر ڈی او کو مبارکباد پیش کی ہے۔ دفاعی تحقیق وترقی کے محکمے کے سکریٹری اور ڈی آر ڈی او کے چیئرمین جناب راجیش کمار سنگھ نے ان تجربات کی قریبی نگرانی کی اور ڈی آر ڈی او وصنعت کے مشترکہ تعاون اور کوششوں کو سراہا۔

میلبورن میں مودی کے استقبال کی تیاریاں عروج پر

۲۶/ہزار سے زائد افراد کی رجسٹریشن

میلبورن: آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے متوقع دورے کے موقع پر منعقد ہونے والی "میلبورن میٹس مودی" تقریب کے لیے زبردست جوش وخروش دیکھنے میں آ رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق تقریب میں شرکت کے لیے تقریباً 26 ہزار افراد پہلے ہی رجسٹریشن کرا چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق میلبورن کے مشہور اسٹیڈیم مارویل سٹیڈیم کو تقریب کے لیے ترجیحی مقام کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ بھارتی اور آسٹریلوی حکام کی جانب سے سیکیورٹی اور انتظامی جائزوں کے بعد اس مقام کو موزوں قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تقریب 9 جولائی کی شام منعقد کیے جانے کا امکان ہے، اگرچہ حتمی اعلان آسٹریلوی اور بھارتی حکام مشترکہ طور پر کریں گے۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 15 جون مقرر کی گئی ہے اور منتظمین کے مطابق رجسٹریشن کرانے سے شرکت کی ضمانت نہیں ملتی کیونکہ حاضری کا انحصار سیکیورٹی منظوریوں اور نشستوں کی دستیابی پر ہوگا۔ توقع ہے کہ اس تقریب میں آسٹریلیا بھر سے بھارتی نژاد برادری، کاروباری شخصیات، طلبہ، پیشہ ور افراد اور مختلف سماجی وثقافتی تنظیموں کے نمائندے شرکت کریں گے۔ مبصرین کے مطابق یہ تقریب 2023 میں سڈنی میں منعقد ہونے والے مودی کے تاریخی کمیونٹی استقبالیے کے بعد آسٹریلیا میں بھارتی برادری کا سب سے بڑا اجتماع ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ دورہ ایسے وقت متوقع ہے جب بھارت اور آسٹریلیا کے درمیان تجارت، تعلیم، دفاع، ٹیکنالوجی اور عوامی روابط کے شعبوں میں تعاون مسلسل فروغ پا رہا ہے، جبکہ میلبورن میں بڑی بھارتی برادری کی موجودگی اس تقریب کو خصوصی اہمیت دے رہی ہے۔

وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے

ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر ابھرا: جے پی نڈا

شملہ۔ 13/جون۔ ایم این این۔ مرکزی صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر جگت پرکاش نڈا نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں دنیا کی سب سے مضبوط اور تیزی سے ترقی کرنے والی معیشتوں میں سے ایک میں تبدیل ہو گیا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ مرکز نے ملک کو مغربی ایشیا کے جاری بحران کے اثرات سے بچانے کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے ہیں۔ شملہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، نڈا نے کہا کہ پی ایم مودی حکومت نے معاشی اصلاحات، فلاح و بہبود کی فراہمی، بنیادی ڈھانچے کی توسیع اور فیصلہ کن پالیسی سازی کے ذریعے حکمرانی کے 12 سال مکمل کیے ہیں۔ پی ایم مودی کو آزاد ہندوستان میں سب سے طویل عرصے تک مسلسل منتخب ہونے والے وزیر اعظم کے طور پر بیان کرتے ہوئے، نڈا نے کہا کہ پی ایم مودی نے ایک غیر متزلزل دور کے ذریعے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان پانچویں سب سے بڑی معیشت سے دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت بن گیا ہے۔ افراط زر، جو کبھی دوہرے ہندسوں میں رہتا تھا، کو کنٹرول میں لایا گیا ہے، جبکہ پالیسی فالج کی جگہ فیصلہ کن گورننس نے لے لی ہے۔ بی جے پی کے سابق قومی صدر نے کہا کہ عالمی ادارے بشمول آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک اب ہندوستان کو عالمی معیشت میں ایک روشن مقام اور ترقی کے ایک بڑے انجن کے طور پر ایسے وقت میں دیکھتے ہیں جب کئی ممالک معاشی غیر یقینی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر (DBT) سسٹم پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ 51 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ براہ راست فائدہ اٹھانے والوں کو منتقل کیے گئے ہیں، جس سے درمیانی افراد کو ختم کیا گیا ہے اور 4 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کا تخمینہ لگا ہوا رساو کو ختم کیا گیا ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری جغرافیائی سیاسی تناؤ کی طرف رجوع کرتے ہوئے، نڈا نے کہا کہ حکومت نے اہم شعبوں بشمول دواسازی، طبی آلات اور کھادوں کی حفاظت کے لیے کثیر الجہتی حکمت عملی اپنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ایشیا میں بحران ایک تشویش کا باعث ہے، لیکن ہندوستان نے خود کو حکمت عملی کے ساتھ تیار کیا ہے۔ ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ شہریوں کو ادویات، طبی آلات یا کھاد کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ متبادل سورسنگ کے انتظامات کیے گئے ہیں۔

نیترا اے ای ڈبلیو اینڈ سی نظام کو حتمی منظوری ۲۵/جون کو

بنگلورو: نیترا ائیر بورن ارلی وارننگ اینڈ کنٹرول نظام کی فائنل آپریشنل کلیئرنس کے اعلان کی تقریب 25 جون کو بنگلورو میں دفاعی تحقیق وترقی تنظیم (ڈی آر ڈی او) کے تحت قائم سینٹر فار ایئر بورن سسٹمز میں منعقد ہوگی۔ فائنل آپریشنل کلیئرنس سے مراد تصدیق کا آخری مرحلہ ہے، جس میں کسی طیارے یا فوجی نظام کو تمام مطلوبہ آزمائشوں اور جانچ کے مراحل مکمل کرنے کے بعد مکمل طور پر مشن کے لیے تیار قرار دیا جاتا ہے۔ یہ مرحلہ ابتدائی آپریشنل کلیئرنس (IOC) کے بعد آتا ہے اور اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ نظام آپریشنل تقاضوں کے مطابق مکمل جنگی تیاری کی حالت میں ہے۔ ڈی آر ڈی او کے مطابق یہ منصوبہ ہندوستانی فضائیہ کو ایک جدید ائیر بورن ارلی وارننگ اینڈ کنٹرول طیارہ نظام اور اس سے وابستہ تمام مشن سسٹمز فراہم کرنے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ اس نظام میں طیارے پر نصب مختلف سینسر شامل ہیں، جو فضائی اور سمندری سطح کے اہداف کی بروقت نشاندہی، دشمن کے اخراجی سگنلز کی شناخت اور خطرات سے پیشگی آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ یہ نظام طیارے میں موجود کنٹرولرز اور زمینی مراکز کو جامع اور بروقت معلومات فراہم کرنے کے لیے بھی تیار کیا گیا ہے، جس سے فضائی دفاعی کارروائیوں میں بہتر ہم آہنگی ممکن ہوتی ہے۔ ڈی آر ڈی او نے اپنے ایک سابق بیان میں کہا تھا کہ اس منصوبے کے تحت ایمبریئر EMB-145 طیاروں پر مشن ایویونکس سے لیس اے ای ڈبلیو اینڈ سی نظام تیار کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق تمام تین طیاروں میں مشن سسٹمز نصب کیے جا چکے ہیں۔ ترقیاتی آزمائشیں صارفین کی مکمل شمولیت کے ساتھ انجام دی گئیں اور تینوں طیارے پہلے ہی ابتدائی آپریشنل کلیئرنس (IOC) ترتیب میں ہندوستانی فضائیہ کے حوالے کیے جا چکے ہیں۔ اس وقت ہندوستانی فضائیہ نیترا اے ای ڈبلیو اینڈ سی نظام کے ساتھ ساتھ آئی ایل-76 طیاروں پر نصب فالکن ائیر بورن وارننگ اینڈ کنٹرول سسٹم بھی استعمال کر رہی ہے۔ فالکن نظام جدید ریڈار سے لیس ہے جو طویل فاصلے پر فضائی اور زمینی خطرات، بشمول کروز میزائلوں اور طیاروں، کا پتہ لگانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ او اکس پلیٹ فارم جدید فضائی کارروائیوں میں "فورس ملٹی پلائر" کا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ حقیقی وقت میں نگرانی، کمانڈ اینڈ کنٹرول اور بہتر صورتِ حال سے آگاہی فراہم کرتے ہیں، جبکہ دفاعی اور جارحانہ دونوں نوعیت کے مشنوں میں مؤثر ہم آہنگی اور فضائی خطرات کے خلاف فوری ردِعمل کو ممکن بناتے ہیں۔

وزیر اعظم مودی نے "یوواشکتی پروگرام" کے ۱۲/سال مکمل ہونے کی تعریف کی

آئی ای اے کے سربراہ فاتح بیرول نے کہا کہ "موجودہ حالات ماضی میں 2 بار آنے والے تیل کے بحرانوں کی ملی جلی شکل اختیار کر چکے ہیں

نئی دہلی: وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے آج کہا ہے کہ حکومت نوجوانوں کی قیادت میں ترقی کے لیے مضبوطی سے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ گزشتہ 12 سال کی سب سے نمایاں خصوصیات میں سے ایک وہ زبردست اعتماد ہے جس کے ساتھ ہندوستان کے نوجوانوں نے اپنے خوابوں اور امنگوں کو پورا کیا ہے۔ جناب مودی نے اجاگر کیا کہ اسٹارٹ اپ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، اسکل انڈیا اور اٹل انوویشن مشن جیسے اقدامات کے ذریعے ملک میں ایک ایسا ایکو سسٹم (نظام) ابھرا ہے جو اختراع، انٹرپرینیورشپ اور صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ آج ہندوستان دنیا کے نمایاں اسٹارٹ اپ مراکز میں شمار ہوتا ہے اور ان کامیابیوں کے پیچھے نوجوان طاقت کا اہم کردار ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ یہ کامیابیاں صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں بلکہ چھوٹے قصبوں اور گاؤوں سے بھی ابھر رہی ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کے نوجوان سائنس اور ٹیکنالوجی سے لے کر مینوفیکچرنگ، خلائی شعبے، سیمی کنڈکٹرز اور ڈرون تک مختلف شعبوں میں اپنی شناخت بنا رہے ہیں۔ انہوں نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان ہندوستانیوں کو ان شعبوں میں اپنا تعاون دیتے ہوئے دیکھنا خوش آئند ہے جو ملک اور دنیا کے مستقبل کو سنواریں گے۔ جناب مودی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ہمارے نوجوانوں نے کھیلوں کے میدان میں بھی ملک کا نام خوب روشن کیا ہے اور متعدد بین الاقوامی مقابلوں میں مسلسل قومی وقار کو بڑھایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کھیلوں کا ایک مضبوط ایکو سسٹم، بہتر بنیادی ڈھانچے اور کھلاڑیوں کے لیے بڑھتی ہوئی امداد نوجوان ٹیلنٹ کے لیے نئے مواقع پیدا کر رہی ہے اور انہیں کھیلوں کو بطور کیریئر اپنانے کی ترغیب دے رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے تعارفی پیغامات کی ایک سیریز میں وزیر اعظم نے کہا کہ این ڈی اے حکومت ایک ایسی حکومت ہے جو نوجوانوں کی قیادت میں ترقی کے لیے مضبوطی سے کام کر رہی ہے۔ گزشتہ 12 سال کی سب سے نمایاں خصوصیات میں سے ایک وہ اعتماد رہا ہے جس کے ساتھ ہندوستان کے نوجوانوں نے اپنی امنگوں کو اعتماد کے ساتھ آگے بڑھایا ہے۔ "اسٹارٹ اپ انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا، اسکل انڈیا اور اٹل انوویشن مشن جیسے اقدامات کے ذریعے ایک ایسا ایکو سسٹم ابھرا ہے جو اختراع، انٹرپرینیورشپ اور صنعت کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ آج، ہندوستان دنیا کی سرکردہ اسٹارٹ اپ منزلوں میں شامل ہے اور ان میں سے بہت سی کامیابیوں کی کہانیاں ہماری یوا شکتی کے ذریعے لکھی جا رہی ہیں اور وہ بھی چھوٹے شہروں اور گاؤوں سے۔

پیپر لیک، بے روزگاری کے خلاف

کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی ملک گیر مہم

انڈین نیشنل کانگریس نے پیپر لیک، امتحانی بے ضابطگیوں، بے روزگاری اور نوجوانوں سے متعلق مسائل کے خلاف ملک گیر مہم کے پہلے مرحلے کا اعلان کیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی کی قیادت میں شروع ہونے والی اس مہم کے تحت راہل گاندھی جون اور جولائی میں کوٹا، الہ آباد، پٹنہ اور دہلی میں بڑے طلبہ کنونشنز سے خطاب کریں گے۔ انڈین نیشنل کانگریس نے پیپر لیک، امتحانات میں مبینہ بے ضابطگیوں، بڑھتی بے روزگاری اور نوجوانوں سے متعلق مسائل کے خلاف ملک گیر مہم کے پہلے مرحلے کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ سنیچر کو جاری ایک بیان میں کانگریس کے جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینوگوپال نے کہا کہ یہ مہم کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی قیادت میں شروع کی جارہی ہے۔ مہم کے تحت راہل گاندھی ملک کے مختلف شہروں میں طلبہ کے بڑے پروگرامز اور کنونشنز سے خطاب کریں گے۔ اس سلسلے کا آغاز ۱۷ جون کو کوٹہ سے ہوگا، جبکہ اس کے بعد ۱۰ جولائی کو پریاگ راج، ۱۱ جولائی کو پٹنہ اور ۱۴ جولائی کو نئی دہلی میں پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ کانگریس کے مطابق ان تقریبات میں طلبہ، ملازمت کے خواہشمند نوجوان، تعلیمی ماہرین، نوجوانوں کی تنظیمیں اور امتحانی بے ضابطگیوں یا بھرتی کے عمل میں مبینہ خامیوں سے متاثر افراد شریک ہوں گے۔ پارٹی نے کہا کہ اس مہم کا مقصد ان لاکھوں نوجوانوں کے مسائل کو اجاگر کرنا ہے جو بار بار پیپر لیک ہونے، امتحانی فیسوں میں اضافے، بھرتی کے عمل میں تاخیر اور شفاف نظام کی عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ کانگریس کے بیان کے مطابق ملک بھر میں نیشنل اسٹوڈنٹس یونینز یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی)، انڈیا یوتھ کانگریس اور پارٹی کی ریاستی اکائیاں مختلف آؤٹ ریچ پروگراموں کے ذریعے نوجوانوں سے رابطہ کریں گی۔ ان سرگرمیوں میں کالجوں اور یونیورسٹیوں کے دورے، کوچنگ مراکز میں ملاقاتیں، طلبہ سے براہِ راست گفتگو، سوشل میڈیا مہمات اور عوامی اجتماعات شامل ہوں گے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ تحریک سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر نوجوانوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کرے گی، جہاں وہ اپنے تجربات بیان کر سکیں اور امتحانی نظام میں بار بار سامنے آنے والی خامیوں کے لیے جوابدہی کا مطالبہ کر سکیں۔ کانگریس نے اس موقع پر راہل گاندھی کی جانب سے پہلے اٹھائے گئے مطالبات کو بھی دہرایا، جن میں نیٹ یو جی کے نظام میں خامیاں، امتحانی فیسوں کا خاتمہ، پیپر لیک مافیا کے خلاف سخت قانونی کارروائی اور ذمہ دار حکام کے خلاف کارروائی شامل ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ پارٹی نوجوانوں کے مسائل پر پارلیمنٹ میں جامع بحث کی بھی خواہاں ہے اور تعلیم، روزگار اور بھرتی کے نظام میں اصلاحات کے لیے قانون سازی کے اقدامات کی حمایت کرے گی۔ کانگریس کے مطابق اس مہم کا بنیادی مقصد نوجوانوں کے حقوق، مستقبل اور روزگار کے مواقع کے تحفظ کو قومی بحث کا حصہ بنانا اور حکومت پر جوابدہی کے لیے دباؤ بڑھانا ہے۔ لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے ملک میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری، مہنگائی اور امتحانات کے پیپر لیک (پرچہ افشا) کے سنگین مسائل کے خلاف ایک بڑی ملک گیر مہم کا اعلان کیا ہے۔ یہ احتجاجی مہم 17 جون 2026 سے پورے ملک میں شروع ہونے جا رہی ہے تاکہ مودی حکومت کی پالیسیوں کو عوامی سطح پر گھیرا جا سکے۔ NET، NEET اور دیگر سرکاری امتحانات میں ہونے والی مبینہ دھاندلیوں اور پیپر لیک کے خلاف طلبہ کے حقوق کی آواز بلند کرنا۔ کانگریس کا الزام ہے کہ ان واقعات سے نوجوانوں کا مستقبل اور تعلیمی نظام کا اعتماد شدید متاثر ہوا ہے۔ ملک بھر میں نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع کی کمی اور سرکاری بھرتیوں میں تاخیر کے خلاف ملک گیر احتجاج منظم کرنا۔

ایبولا ویکسین کی تیاری تیز کرنے کا بھارتی فیصلہ، عالمی کوششوں میں اہم پیش رفت

نئی دہلی: بھارت نے ایبولا وائرس کے خلاف ویکسین کی تیاری کے عمل کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جسے عالمی صحت کے شعبے میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جارہا ہے۔ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب وسطی افریقہ میں ایبولا کی ایک نئی وبا نے بین الاقوامی تشویش کو جنم دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی ادارۂ صحت اور افریقہ سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن کی حمایت سے بھارت کا سیرم انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا آکسفورڈ یونیورسٹی اور سیپی کے اشتراک سے بنڈی بگیو قسم کے ایبولا وائرس کے لیے نئی ویکسین تیار کررہا ہے۔ اس وائرس کے خلاف فی الحال کوئی منظور شدہ ویکسین موجود نہیں ہے۔ ماہرین کے مطابق مجوزہ ویکسین اسی وائرل ویکٹر ٹیکنالوجی پر مبنی ہے جو آکسفورڈ-آسٹرازینیکا کووڈ-19 ویکسین میں استعمال کی گئی تھی، جس سے اس کی تیاری اور بڑے پیمانے پر پیداوار نسبتاً تیزی سے ممکن ہو سکے گی۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ عالمی ادارۂ صحت نے اس ویکسین کے جائزے اور آزمائشی مراحل کو تیز رفتار بنیادوں پر آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ کلینیکل آزمائشوں کے لیے خوراکیں جلد دستیاب ہو سکیں۔ ادھر بھارتی حکام کا کہنا ہے کہ ملک میں فی الحال ایبولا کا کوئی فعال کیس موجود نہیں، تاہم ہوائی اڈوں اور صحت کے مراکز پر نگرانی اور احتیاطی اقدامات سخت کر دیے گئے ہیں، خصوصاً ان مسافروں کے لیے جو متاثرہ افریقی ممالک سے آرہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ ویکسین کامیاب ثابت ہوتی ہے تو نہ صرف موجودہ وبا پر قابو پانے میں مدد ملے گی بلکہ مستقبل میں ایبولا کی اسی قسم کے پھیلاؤ کے خلاف عالمی سطح پر تیاریوں کو بھی مضبوط بنایا جاسکے گا۔

ریلویز اور چپ پلانٹس کیلئے بھارت کی سرکاری سرمایہ کاری پانچ برس میں دگنی

نئی دہلی: بھارت نے گزشتہ پانچ برسوں کے دوران بنیادی ڈھانچے اور صنعتی ترقی کے منصوبوں پر اپنی سرکاری سرمایہ کاری کو تقریباً دوگنا کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں ریلوے نیٹ ورک کی توسیع، سیمی کنڈکٹر صنعت کے قیام اور دیگر اسٹریٹجک منصوبوں کو تیزی سے آگے بڑھایا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حکومتی سرمایہ کاری میں اضافے نے ملک بھر میں ریلوے، شاہراہوں، بندرگاہوں اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر ترقیاتی سرگرمیوں کو ممکن بنایا ہے۔ اس حکمت عملی کا مقصد معیشت کی طویل مدتی ترقی کو یقینی بنانا اور نجی سرمایہ کاری کو مزید متحرک کرنا ہے۔ خصوصاً سیمی کنڈکٹر صنعت کو فروغ دینے کیلئے بھارت نے متعدد منصوبوں کی منظوری دی ہے۔ حکومت کے مطابق سیمی کنڈکٹر شعبے میں تقریباً 1.6 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے حامل متعدد منصوبے منظور کیے جا چکے ہیں، جبکہ کئی یونٹس میں پیداوار بھی شروع ہو چکی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سپلائی چین میں تبدیلیوں اور چپس کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر بھارت خود کو ایک بڑے مینوفیکچرنگ مرکز کے طور پر ابھارنے کی کوشش کررہا ہے۔ اسی مقصد کے تحت گجرات، اتر پردیش اور دیگر ریاستوں میں سیمی کنڈکٹر فیکٹریوں اور پیکیجنگ یونٹس کے قیام پر کام جاری ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق انفراسٹرکچر اور جدید صنعتوں میں سرکاری سرمایہ کاری کے اس تسلسل نے بھارت میں رکے ہوئے منصوبوں کی شرح کو کم کرنے میں بھی مدد دی ہے اور ملک کو عالمی سرمایہ کاری کے لیے مزید پرکشش بنایا ہے۔

زندگی بچانے والی دوائیں مزید مہنگی، خام تیل کی بڑھتی لاگت اور رکاوٹیں وجہ

کینسر کی ادویات، ٹیٹنس انجکشن اور بچوں کے ٹیکوں کی قیمتوں میں ۵۰ فیصد تک اضافے کو این پی پی اے نے منظوری دی ہے

نیشنل فارماسیوٹیکل پرائسنگ اتھاریٹی (این پی پی اے) نے 'لائف سیونگ ڈرگز' کی قیمتوں میں اضافے کی تجویز کو منظور کرلیا ہے۔ جس کے تحت کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی اہم ادویات، اینٹی ٹیٹنس امیونوگلوبیولن انجکشن اور بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کی بعض ضروری ویکسینوں کی قیمتوں میں ۵۰ فیصد تک اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ ادارے کے مطابق یہ فیصلہ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت اور ادویات و ویکسین کی فراہمی میں ممکنہ رکاوٹوں کو روکنے کے لیے کیا گیا ہے۔ این پی پی اے نے ڈرگ پرائس کنٹرول آرڈر (ڈی پی سی او) ۲۰۱۳ کے پیرا ۱۹ کے تحت حاصل خصوصی اختیارات استعمال کرتے ہوئے کینسر کے علاج میں استعمال ہونے والی دو اہم ادویات، کاربو پلاٹن اور 'سس پلاٹن' کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں میں ایک مرتبہ ۵۰ فیصد اضافہ کیا ہے۔ این پی پی اے کے مطابق گزشتہ چند برسوں میں ان ادویات کے ایکٹو فارماسیوٹیکل اجزاء (اے پی آئی) کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس کے باعث ان کی تیاری اور سپلائی متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا تھا۔ اسپتالوں، ماہرینِ سرطان اور دوا ساز کمپنیوں نے ان ادویات کی قلت اور سپلائی میں رکاوٹوں کی شکایت بھی کی تھی۔ این پی پی اے نے اینٹی ٹیٹنس امیونوگلوبیولن انجکشن کی قیمتوں میں بھی ۵۰ فیصد اضافے کی منظوری دی ہے۔ یہ دوا اس وقت صرف 'بھارت سیرمس اینڈ ویکسنس لمیٹیڈ' تیار کرتی ہے۔ نئی قیمتوں کے مطابق ۲۵۰ آئی وائل کی قیمت ۱۹۱۲٫۰۲ روپے ہوگی۔ ۵۰۰ آئی وائل کی قیمت ۲ ہزار ۱۹٫۸۸۱ روپے ہوگی۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ درآمد شدہ خام مال کی بڑھتی قیمت، کرنسی کے تبادلے کی شرح میں اتار چڑھاؤ اور پیداواری لاگت میں اضافے کے باعث اس دوا کی تیاری معاشی طور پر مشکل ہوتی جارہی تھی۔ این پی پی اے نے سیرم انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا کی تیار کردہ تین اہم ویکسین کی قیمتوں میں بھی ترمیم کی ہے۔ اس کے تحت پہلے لاگو ۱۰٫۷۱ فیصد 'مونوپولی ریڈکشن' ختم کرتے ہوئے نئی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں۔ نئی قیمتیں درج ذیل ہیں: بی سی جی ویکسین ۸٫۲۰ روپے سے بڑھ کر ۹٫۸۹ روپے فی ڈوز، خسرہ (میسلس) روبیلا ویکسین: ۷۲٫۹۰ روپے سے بڑھ کر ۸۷٫۹۳ روپے فی وائل۔ میسلس ویکسین: ۵۱٫۴۰ روپے سے بڑھ کر ۶۲ روپے فی وائل، این پی پی اے نے واضح کیا ہے کہ کینسر کی ادویات کی نئی قیمتوں کا چھ ماہ بعد دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ اگر اس دوران خام مال کی قیمتوں میں نمایاں تبدیلی آتی ہے تو اس سے پہلے بھی نظر ثانی کی جاسکتی ہے۔

وزیر مملکت رکشا کھڈسے کا

لداخ کے سرحدی گاؤں کا تین روزہ دورہ اختتام کیا

لیہہ: نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزیر مملکت محترمہ رکشا کھڈسے نے وائبرنٹ ولیج پروگرام کے تحت 11 سے 13 جون تک لداخ کے تزویراتی لحاظ سے اہم سرحدی علاقوں کا تین روزہ دورہ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ اس دورے نے سرحدی علاقوں میں تعینات سکیورٹی فورسز کے ساتھ تال میل کو تقویت دیتے ہوئے نوجوانوں کی شرکت، کمیونٹی کی شمولیت اور آخری میل کی ترقی کے ذریعے سرحدی دیہاتوں کو مضبوط بنانے کے حکومت ہند کے عزم پر زور دیا۔ اس دورے نے نوجوانوں کی شرکت کو متحرک کرنے، قیادت کی پرورش کرنے اور دور دراز کے سرحدی علاقوں میں نوجوان شہریوں کے لیے قومی تعمیر میں فعال کردار ادا کرنے کے مواقع پیدا کرنے میں مائی بھارت کے بڑھتے ہوئے کردار کو بھی اجاگر کیا۔ اس دورے کا آغاز 11 جون کو لیہہ کے مشہور ہال آف فیم کے دورے سے ہوا۔ محترمہ رکشا کھڈسے نے ان بہادر سپاہیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے ملک کے دفاع میں عظیم قربانیاں دیں۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ ہندوستان کی مسلح افواج کے ذریعہ دکھائے جانے والے جرات، نظم وضبط اور حب الوطنی ہر شہری کو متاثر کرتی ہے اور قوم کے عزم کو مضبوط کرتی ہے۔ وزیر نے چیلنجنگ حالات میں ہندوستان کی سرحدوں کی حفاظت میں مسلح افواج کی بہادری، قربانیوں اور آپریشنل کامیابیوں کی عکاسی کرنے والی نمائشیں بھی دیکھیں۔ 12 جون کو، شریمتی رکشا کھڈسے نے سرحدی گاؤں ہیمیا کا دورہ کیا، جہاں ان کا مائی بھارت کے زیر اہتمام روایتی استقبال کیا گیا۔ اس پروگرام میں مقامی فنکاروں اور اسکول کے بچوں کی جانب سے متحرک ثقافتی پرفارمنس پیش کی گئی، جو لداخ کے بھرپور ثقافتی ورثے اور روایات کی عکاسی کرتی ہے۔ وائبرنٹ ولیج اقدام سے وابستہ نوجوان شرکاء نے سرحدی دیہاتوں میں ترقی کے مواقع کو مضبوط بنانے کے لیے اپنے تجربات، خواہشات اور خیالات کا اشتراک کیا۔ اس بات چیت نے مقامی نقطہ نظر کو سمجھنے اور کمیونٹی کی ترقی اور قوم کی تعمیر کی کوششوں میں نوجوانوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کیا۔

جام نگر میں ۱۶۸ میگاواٹ کا اے آئی ڈیٹا سینٹر قائم ہوگا

نئی دہلی: ریلائنس انڈسٹریز اور میٹا پلیٹ فارمز نے گجرات کے شہر جام نگر میں 168 میگاواٹ صلاحیت کے اے آئی (مصنوعی ذہانت) سے لیس ڈیٹا سینٹر کے قیام کے لیے شراکت داری کا اعلان کیا ہے۔ یہ میٹا کا بھارت میں اپنی نوعیت کا پہلا "بلٹ ٹو سوٹ" ڈیٹا سینٹر ہوگا، جس کی گنجائش میٹا لیز پر حاصل کرے گا۔ رپورٹس کے مطابق ریلائنس اس منصوبے کی ڈیزائننگ، تعمیر اور آپریشن سمیت مکمل ذمہ داری سنبھالے گا۔ منصوبے کو آئندہ دو برس میں مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جبکہ مستقبل میں اس کی صلاحیت مزید بڑھانے کا آپشن بھی موجود ہوگا۔ یہ منصوبہ بھارت میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مصنوعی ذہانت اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ کی ضروریات کو پورا کرنے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق جام نگر کا مقام بجلی، پانی اور بنیادی ڈھانچے کی دستیابی کے باعث بڑے ڈیٹا سینٹرز کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے۔ میٹا اور ریلائنس کے درمیان یہ شراکت داری دونوں کمپنیوں کے پہلے سے موجود تعاون کو مزید وسعت دے گی، جس میں ڈیجیٹل رابطہ کاری، تجارت اور اے آئی پر مبنی ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔

اُدھم پور میں پچھلے ۱۰ سالوں میں نمایاں ترقی ہوئی

موجودہ حکومت کے تحت صرف پچھلی دہائی میں اس خطے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے

اودھم پور: اُدھم پور-کٹھوعہ-ڈوڈا حلقہ میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو اجاگر کرتے ہوئے، مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ موجودہ حکومت کے تحت صرف پچھلی دہائی میں اس خطے میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس عرصے کے دوران اودھم پور میں کئی اہم پروجیکٹس قائم کیے گئے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ "اس علاقے میں صرف پچھلے 10 سالوں میں ترقی ہوئی ہے۔ اگر ہم ادھم پور کی بات کریں تو ان 10 سالوں میں پاسپورٹ آفس آیا ہے، ریلوے اسٹیشن بنایا گیا ہے۔ یہاں دو وندے بھارت ٹرینیں چلنا شروع ہوئی ہیں۔ انہوں نے آنے والے انفراسٹرکچر پراجیکٹس پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، ہوائی اڈہ کھلنے والا ہے۔ انہی 10 سالوں میں اس کے لیے ٹینڈر الاٹ کیا گیا ہے، یہاں ایک میڈیکل کالج بنایا گیا، ایک ہائی وے بنایا گیا، اور جموں سے یہاں تک پہنچنے میں 50 سے 55 منٹ لگتے ہیں۔" وزیر نے تعلیمی سہولیات میں بہتری کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا، کیندریہ ودیالیہ اور ڈگری کالج دیہی علاقوں میں قائم کیے گئے ہیں جہاں پہلے اسکول نہیں تھے۔ سابقہ انتظامیہ پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا کہ اس علاقے کو پچھلی حکومتوں نے کئی سالوں تک نظر انداز کیا اور نظر انداز کیا، علاقائی تفریق کی وجہ سے، خوشامدی کی پالیسی کی وجہ سے اس علاقے کو کبھی ترجیح نہیں ملی۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم مودی نے ترقی کے اس خلا کو دور کرتے ہوئے کہا تھا، وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا تھا کہ جو علاقے پچھلی حکومتوں میں پیچھے رہ گئے، جو ان کے حقدار تھے، جن کو وہ ترجیح نہیں دی گئی جس کے وہ حقدار تھے، انہیں برابری کی سطح پر لایا جائے۔ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس سے قبل، 9 جون کو، جتیندر سنگھ نے کہا تھا کہ جموں وکشمیر میں قومی شاہراہ 44 کے ساتھ چنانی-ناشری روٹ پر موجودہ ڈاکٹر سیاما پرساد مکھرجی ٹنل کے متوازی ایک نئی دو لین والی ٹیوب ٹنل تعمیر کی جائے گی۔

بھارت اور نیپال نے سرحد پار

ریلوے لنکس پر مشترکہ ورکنگ گروپ پر بات چیت کی

کھٹمنڈو: ہندوستان اور نیپال نے 10 ویں پروجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی اور 8 ویں مشترکہ ورکنگ گروپ کی میٹنگیں 11-12 جون تک کھٹمنڈو میں منعقد کیں، جس میں سرحد پار سے جاری ریلوے رابطوں کے نفاذ اور ریلوے کے شعبے میں مجموعی طور پر دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ نیپال میں ہندوستانی سفارت خانے کے بیان کے مطابق دونوں فریقوں نے جمعہ کو بھارت اور نیپال کے درمیان جے نگر-بجل پورہ-بردیباس اور جوگبانی-بیرات نگر براڈ گیج ریلوے لائنوں کے جاری عمل پر تبادلہ خیال کیا، جو حکومت ہند کی گرانٹ امداد سے تیار کی جارہی ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جنک پور-ایودھیا سیکشن پر مسافر ٹرین خدمات کے آغاز کے لیے معیاری آپریٹنگ طریقہ کار، رکسول-کھٹمنڈو براڈ گیج ریلوے لنک کے فائنل لوکیشن سروے رپورٹ، ایسٹ ویسٹ ریلوے لنک کے لیے تکنیکی مدد، اور اضافی ریلوے لنکس پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں اطراف نے ریلوے کے شعبے میں تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے قریبی مصروفیات جاری رکھنے پر اتفاق کیا۔ اس سے قبل گزشتہ سال فروری میں، ہندوستان اور نیپال نے 9 ویں پروجیکٹ اسٹیئرنگ کمیٹی اور 7 ویں جوائنٹ ورکنگ گروپ کی میٹنگیں 27-28 فروری 2025 کو نئی دہلی میں منعقد کیں، جس میں جاری سرحد پار ریلوے رابطوں کے نفاذ اور ریلوے کے شعبے میں مجموعی طور پر دوطرفہ تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری روہت رتیش اور جوائنٹ ورکنگ گروپ کی قیادت میں پردیپ اوجھا، ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ٹریفک ٹرانسپورٹیشن-فریٹ)، وزارت ریلوے نے کی۔ دونوں میٹنگوں میں نیپالی فریق کی قیادت فزیکل انفراسٹرکچر اور ٹرانسپورٹ کی وزارت کے جوائنٹ سکریٹری سشیل بابو ڈھاکل نے کی۔ وزارت خارجہ امور کے مطابق، دونوں فریقوں نے بھارت اور نیپال کے درمیان جے نگر-بجل پورہ-بردیباس اور جوگبانی برات نگر براڈ گیج ریلوے لائنوں کے جاری کاموں پر تبادلہ خیال کیا، جو کہ وزارت خارجہ کے مطابق، بھارت کی گرانٹ کی مدد سے تیار کی جارہی ہے۔

ہندوستان-پاپوانیوگنی کے بیچ دفتر خارجہ کی دوسری مشاورت کا انعقاد

دوطرفہ تعلقات اور عالمی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا

نئی دہلی: ہندوستان اور پاپوانیوگنی (پی این جی) نے 12 جون کو ورچوئل موڈ میں فارن آفس کنسلٹیشنز (ایف او سی) کا دوسرا دور منعقد کیا اور کثیر جہتی فورموں میں تعاون کے ساتھ ساتھ دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم پر تبادلہ خیال کیا۔ پہلی ایف او سی 2022 میں پورٹ مورسبی میں منعقد ہوئی تھی۔ ایک پریس بیان میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت خارجہ نے نوٹ کیا کہ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری (اوشیانا) (وشویش نیگی کررہے تھے، اور پی این جی وفد کی قیادت الیاس ووہینگو کررہے تھے۔ مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے ترقیاتی شراکت داری، سیاسی مشغولیت، اقتصادی تعاون اور ثقافتی تعلقات سمیت دوطرفہ تعلقات کے مکمل دائرہ کار کا جائزہ لیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے کثیرالجہتی فورم، ہند-بحرالکاہل میں تعاون پر بھی بات چیت کی اور باہمی دلچسپی کی علاقائی اور عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ اس پر روشنی ڈالی گئی کہ دونوں اطراف نے تعلقات کے مثبت انداز پر اطمینان کا اظہار کیا اور مختلف شعبوں میں جاری تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا۔ اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ دفتر خارجہ کی مشاورت کا اگلا دور پورٹ مورسبی میں باہمی طور پر مناسب تاریخ پر منعقد کیا جائے گا۔ ہندوستان پاپوانیوگنی کے ساتھ ہند-بحرالکاہل تعاون کو مزید مضبوط بنانے اور دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کا عہد کررہا ہے۔ گزشتہ سال، مرکزی وزیر مملکت برائے امور خارجہ، پبیترا مارگریتا نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے پاپوانیوگنی کی آزادی کی 50 ویں سالگرہ کے موقع پر شرکت کی تھی۔ ہندوستان نے اپریل 1996 میں پورٹ مورسبی میں اپنا ہائی کمیشن کھولا۔

مستقبل کی جنگوں کیلئے بھارت نے مقامی ڈرونز پر بڑا داؤ لگایا

نئی دہلی: بھارت مستقبل کی جنگی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی طور پر تیار کردہ ڈرونز اور بغیر پائلٹ کے جنگی نظاموں پر بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کررہا ہے۔ حکومتی پالیسیوں، دفاعی اصلاحات اور نجی شعبے کی شمولیت کے نتیجے میں ملک میں ڈرون ٹیکنالوجی تیزی سے فروغ پا رہی ہے، جسے جدید جنگوں کا ایک فیصلہ کن عنصر سمجھا جارہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت رواں سال مقامی دفاعی صنعت سے دو ارب ڈالر سے زائد مالیت کے فوجی ڈرونز خریدنے کی تیاری کررہا ہے، جو ملک کی تاریخ کا سب سے بڑا ڈرون خریداری پروگرام ہوسکتا ہے۔ اس اقدام کا مقصد نگرانی، انٹیلی جنس، لاجسٹکس اور حملہ آور صلاحیتوں کو مضبوط بنانا ہے۔ حالیہ برسوں میں یوکرین، مغربی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے تنازعات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کم لاگت والے ڈرونز جدید جنگی حکمت عملی کا اہم حصہ بن چکے ہیں۔ اسی تناظر میں بھارتی فوج نے بغیر پائلٹ فضائی نظاموں اور لوئٹرنگ میونیشنز کے لیے ایک جامع روڈ میپ بھی جاری کیا ہے۔ بھارتی دفاعی صنعت پہلے ہی مختلف اقسام کے مقامی ڈرونز تیار کررہی ہے، جن میں نگرانی، ہدفی حملوں اور "کامی کازی" مشنز کے لیے استعمال ہونے والے پلیٹ فارم شامل ہیں۔ حال ہی میں بھارتی فوج کو 100 سے زائد مقامی طور پر تیار کردہ جیٹ پر مبنی کامی کازی ڈرونز بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت کا ہدف صرف ڈرونز کی خریداری نہیں بلکہ ایک مکمل مقامی ڈرون ایکو سسٹم کی تشکیل ہے، تاکہ مستقبل کی جنگی ضروریات کے لیے بیرونی انحصار کم کیا جاسکے اور ملک دفاعی خود کفالت کے اپنے ہدف کو حاصل کرسکے۔

آسام میں 'کنسرٹ اکانومی' سے ۷۰۰ کروڑ کی معاشی سرگرمی کا ہدف

گوہاٹی: آسام حکومت نے ریاست میں موسیقی اور تفریحی تقریبات کے فروغ کے ذریعے "کنسرٹ اکانومی" کو نئی معاشی قوت کے طور پر فروغ دینے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حکام کے مطابق بڑے پیمانے پر منعقد ہونے والے موسیقی کے پروگرام، ثقافتی تقریبات اور لائیو شوز ریاستی معیشت میں تقریباً 700 کروڑ روپے کی اضافی سرگرمی پیدا کرسکتے ہیں۔ آسام کے وزیراعلیٰ ہمانتا بسوا سرما نے کہا کہ حالیہ برسوں میں ریاست نے قومی اور بین الاقوامی سطح کے کئی بڑے ثقافتی اور موسیقی پروگراموں کی میزبانی کی ہے، جس کے نتیجے میں سیاحت، ہوٹل انڈسٹری، ٹرانسپورٹ، خوراک اور مقامی کاروباروں کو نمایاں فائدہ پہنچا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ بڑے کنسرٹس صرف تفریح تک محدود نہیں رہتے بلکہ وہ مقامی معیشت میں سرمایہ، روزگار اور سیاحوں کی آمد کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ ان تقریبات کے دوران ہوٹلوں کی بکنگ، مقامی نقل وحمل، ریسٹورانوں اور چھوٹے کاروباروں کی آمدنی میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ حکام کے مطابق آسام خود کو شمال مشرقی بھارت کے ایک بڑے ثقافتی اور تفریحی مرکز کے طور پر متعارف کرانا چاہتا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی فرانس، سلوواکیہ اور جی ۷ اجلاس کیلئے روانہ

وزیر اعظم نریندر مودی فرانس اور سلوواکیہ کے دورے پر روانہ ہوگئے۔ دورے میں دوطرفہ مذاکرات، سرمایہ کاری، اختراعات، تجارت اور جی ۷ سربراہی اجلاس میں شرکت سمیت مختلف سفارتی سرگرمیاں شامل ہیں

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی فرانس اور سلوواکیہ کے دورے پر روانہ ہوگئے۔ دورے میں دوطرفہ مذاکرات، سرمایہ کاری، اختراعات، تجارت اور جی 7 سربراہی اجلاس میں شرکت سمیت مختلف سفارتی سرگرمیاں شامل ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی ہفتہ کے روز فرانس اور سلوواکیہ کے دورے پر روانہ ہوگئے۔ اس دوران وہ دوطرفہ اور کثیر فریقی ملاقاتوں میں شرکت کریں گے، جبکہ اقتصادی تعاون، سرمایہ کاری، اختراعات، تجارت اور ثقافتی روابط سے متعلق امور پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ سرکاری معلومات کے مطابق وزیر اعظم اپنے دورے کا آغاز فرانس کے شہر نیس سے کریں گے، جہاں وہ مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے۔ نیس میں وہ فرانس کے صدر ایمانوئیل میکرون کے ساتھ ملاقات کریں گے۔ دونوں رہنما ہندوستان اور فرانس کے درمیان خصوصی عالمی تزویراتی شراکت داری کا جائزہ لیں گے اور باہمی تعاون کے مختلف شعبوں پر گفتگو کریں گے۔ دورے کے دوران دونوں رہنما مشترکہ طور پر 'بھارت انوویٹس' پروگرام کا افتتاح بھی کریں گے۔ اس پروگرام میں ہندوستان، فرانس اور دیگر ممالک کے اسٹارٹ اپس، اختراعی منصوبوں سے وابستہ افراد اور وینچر کیپیٹل فنڈز کے نمائندے شریک ہوں گے۔ یہ پروگرام 'ہندوستان-فرانس اختراع سال' کے تحت منعقد کیا جارہا ہے۔ فرانس میں طے شدہ مصروفیات مکمل کرنے کے بعد وزیر اعظم 14 سے 16 جون تک سلوواکیہ کا سرکاری دورہ کریں گے۔ یہ دورہ سلوواکیہ کے وزیر اعظم رابرٹ فیکو کی دعوت پر انجام دیا جارہا ہے۔ 1993 میں سلوواکیہ کے قیام کے بعد کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ سلوواکیہ میں وزیر اعظم نریندر مودی وزیر اعظم رابرٹ فیکو کے ساتھ وفود کی سطح پر مذاکرات کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ سلوواکیہ کے صدر پیٹر پیلیگرینی سے بھی ملاقات کریں گے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، آٹوموبائل مینوفیکچرنگ اور ریلوے بنیادی ڈھانچے سے متعلق تعاون کے امکانات پر بات چیت متوقع ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق یہ دورہ مختلف شعبوں میں سلوواکیہ کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی سمت میں اہم سمجھا جارہا ہے۔ اس کے بعد وزیر اعظم 16 اور 17 جون کو فرانس کے شہر ایویان میں منعقد ہونے والے جی 7 سربراہ اجلاس میں شرکت کے لیے دوبارہ فرانس پہنچیں گے۔ اجلاس کے دوران وہ جی 7 ممالک، مدعو شراکت دار ممالک اور مختلف بین الاقوامی تنظیموں کے سربراہان کے ساتھ ملاقاتیں کریں گے۔ دورے کے آخری مرحلے میں وزیر اعظم 18 جون کو پیرس جائیں گے، جہاں وہ اضافی دوطرفہ ملاقاتوں کے ساتھ یورپ کے بڑے ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ پروگرام 'ویو ٹیک' سربراہ اجلاس میں شرکت کریں گے۔ پیرس میں ہندوستانی برادری سے ان کے خطاب کا پروگرام بھی متوقع ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ — مرشدان خبر
MUMBAIRAABTA

ونڈے کرکٹ: روہت شرما بنے ہندوستان کے سب سے عمر دراز کرکٹر، ٹوٹ گیا ۳۷ سال پرانا ریکارڈ

موہندر امرناتھ نے 30 اکتوبر 1989 کو اپنا آخری ونڈے جب میچ کھیلا تھا تو ان کی عمر 39 سال 36 دن تھی۔ لیکن اب روہت ہندوستان کے لیے ونڈے انٹرنیشنل کھیلنے والے معمر ترین کھلاڑی بن گئے ہیں۔ روہت شرما اب باضابطہ طور پر ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے لیے ونڈے انٹرنیشنل میچ کھیلنے والے سب سے عمر دراز کھلاڑی بن گئے ہیں۔

انہوں نے موہندر امرناتھ کا 37 سال پرانا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ دھرم شالا میں کھیلے جا رہے ہندوستان بمقابلہ افغانستان پہلے ونڈے میچ میں روہت پلیئنگ الیون کا حصہ ہیں، اور آج ان کی عمر 39 سال 44 دن ہے۔ دھرم شالا میں کھیلا جا رہا پہلا ونڈے مقررہ وقت سے 4 گھنٹے 15 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا۔ شبھمن گل نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ روہت شرما نے جیسے ہی میدان میں قدم رکھا، انہوں نے موہندر امرناتھ کا وہ ریکارڈ توڑ دیا جو 37 سالوں سے قائم تھا۔ آج سے پہلے تک وہ ہندوستان کے لیے ونڈے کھیلنے والے معمر ترین کھلاڑی تھے۔ موہندر امرناتھ نے 30 اکتوبر 1989 کو اپنا آخری میچ کھیلا تھا تو ان کی عمر 39 سال 36 دن تھی۔ لیکن اب روہت ہندوستان کے لیے ونڈے انٹرنیشنل کھیلنے والے معمر ترین کھلاڑی بن گئے ہیں۔ ویسے عالمی سطح پر یہ ریکارڈ نیدرلینڈز کے نولن کلارک کے نام ہے، جنہوں نے 47 سال 257 دن کی عمر میں ونڈے میچ کھیلا تھا۔ بہرحال، افغانستان کے خلاف پہلے ونڈے میں ہندوستان کی طرف سے 2 کھلاڑیوں نے ڈیبیو کیا ہے۔ ہرش دوبے اور گرنور برار دھرم شالا میں اپنا پہلا میچ کھیل رہے ہیں۔ بارش کے باعث یہ میچ 4 گھنٹے 15 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا، جس کی وجہ سے 25-25 اووروں کا ہی کھیل مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی دونوں ہی ٹیمیں 25-25 اوورس کھیلیں گی۔ شبھمن گل (کپتان)، روہت شرما، کے ایل راہل، شریئس ایئر (نائب کپتان)، ایشان کشن، واشنگٹن سندر، نتیش کمار ریڈی، ہرش دوبے، گرنور برار، عرشدیپ سنگھ، پرسدھ کرشنا۔

ایشین انڈر-۲۰ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

رحمان اللہ گرباز کی سنچری، افغانستان نے بھارت کو ۱۹۵ رنز کا دیا ہدف

دھرم شالہ: بھارتی ٹیم کے کپتان شبمن گل نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ افغانستان کی شروعات اچھی نہیں رہی اور ٹیم نے صرف 26 رنز کے مجموعے پر اپنے ابتدائی تین وکٹیں گنوا دیں۔ حالانکہ، اوپننگ بلے باز رحمان اللہ گرباز ایک اینڈ قائم رہے اور ٹیم کو سنبھالا۔ بھارت اور افغانستان کے درمیان تین ایک روزہ میچوں کی سیریز کا پہلا مقابلہ ہماچل پردیش کرکٹ ایسوسی ایشن اسٹیڈیم، دھرم شالہ میں کھیلا جا رہا ہے۔ بارش کے باعث میچ تاخیر سے شروع ہوا، جس کے بعد 50 اوورز کے بجائے دونوں ٹیموں کے درمیان 25، 25 اوورز کا مقابلہ مقرر کیا گیا۔ افغانستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے بھارت کو جیت کے لیے 195 رنز کا ہدف دیا ہے۔ بھارتی ٹیم کے کپتان شبمن گل نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ افغانستان کی شروعات اچھی نہیں رہی اور ٹیم نے صرف 26 رنز کے مجموعے پر اپنے ابتدائی تین وکٹیں گنوا دیں۔ حالانکہ، اوپننگ بلے باز رحمان اللہ گرباز ایک اینڈ قائم رہے اور ٹیم کو سنبھالا۔ رحمان اللہ گرباز نے پانچویں نمبر پر بیٹنگ کے لیے آنے والے کپتان حشمت اللہ شاہدی کے ساتھ چوتھی وکٹ کے لیے 116 رنز کی اہم شراکت قائم کی، جس کی بدولت افغانستان کا اسکور 142 رنز تک پہنچ گیا۔ اسی شراکت کے دوران گرباز نے اپنے ایک روزہ کیریئر کی نویں سنچری مکمل کی۔ رحمان اللہ گرباز نے محض 48 گیندوں پر اپنی سنچری مکمل کر کے نیا ریکارڈ قائم کیا۔ یہ افغانستان کی جانب سے ایک روزہ کرکٹ میں بنائی گئی تیز ترین سنچری ہے۔ گرباز نے 51 گیندوں پر 102 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں آٹھ چھکے اور آٹھ چوکے شامل تھے۔ وہ 15.3 اوورز میں چوتھی وکٹ کے طور پر آؤٹ ہوئے۔ گرباز کے آؤٹ ہونے کے بعد افغانستان کا درمیانی اور نچلا بیٹنگ آرڈر زیادہ مزاحمت نہ کر سکا۔ پوری ٹیم مقررہ 25 اوورز بھی مکمل نہ کر سکی اور 24.5 اوورز میں 194 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ کپتان حشمت اللہ شاہدی نے 27 جبکہ عظمت اللہ عمرزئی نے 26 رنز کی اننگز کھیلی۔ بھارت کی جانب سے بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھنے والے گرنور برار اور ہرش دوبے نے متاثر کن گیند بازی کا مظاہرہ کیا۔ گرنور برار نے 5.4 اوورز میں 27 رنز دے کر تین کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا، جبکہ ہرش دوبے نے پانچ اوورز میں 47 رنز کے عوض دو وکٹیں حاصل کیے۔ ارشدیپ سنگھ اور نتیش کمار ریڈی نے بھی دو، دو وکٹیں اپنے نام کیے، جبکہ پرسدھ کرشنا اور واشنگٹن سندر کوئی وکٹ حاصل نہ کر سکے۔ واضح رہے کہ بھارت اور افغانستان کے درمیان ٹیسٹ سیریز کے بعد اب ون ڈے کرکٹ کا سنسنی خیز آغاز ہونے جا رہا ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان تین میچوں کی ون ڈے سیریز کا پہلا مقابلہ 13 جون کو دھرمشالہ کے خوبصورت ہماچل پردیش کرکٹ ایسوسی ایشن (HPCA) اسٹیڈیم میں کھیلا جانا ہے۔ تاہم میچ شروع ہونے سے پہلے ہی موسم نے کھلاڑیوں، منتظمین اور کرکٹ شائقین کی تشویش بڑھا دی ہے۔ دھرمشالہ اپنے شاندار کرکٹ ماحول اور قدرتی خوبصورتی کے لیے جانا جاتا ہے، لیکن یہاں کا موسم اکثر اچانک بدل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے پہلے ون ڈے پر بارش کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ بھارتی محکمہ موسمیات (IMD) نے 13 جون کے لیے دھرمشالہ اور آس پاس کے علاقوں میں یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق علاقے میں گرج چمک کے ساتھ تیز بارش ہونے کا امکان ہے۔ ایسے میں میچ مکمل طور پر بغیر رکاوٹ کے ہو پائے گا یا نہیں، اس پر ابھی سے سوال اٹھنے لگے ہیں۔ بھارتی وقت کے مطابق مقابلہ دوپہر 1:30 بجے شروع ہونا ہے، لیکن موسم کی رپورٹ شائقین کی تشویش بڑھانے والی ہے۔ ایکو ویدر کے اندازے کے مطابق میچ والے دن بارش کے امکانات 90 فیصد تک بتائے جا رہے ہیں۔ اگر موسم نے ساتھ نہ دیا تو ٹاس میں تاخیر، کھیل کے دوران رکاوٹ اور اوورز میں کٹوتی جیسی صورتحال دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ کرکٹ شائقین طویل عرصے سے اس سیریز کا انتظار کر رہے ہیں، ایسے میں سب کی نظریں اب آسمان پر بھی جمی رہیں گی۔

نکہت زرین ہندوستانی باکسنگ لیجنڈ ایم سی میری کوم کو اپنا رول ماڈل مانتی ہیں

۱۳ سال کی عمر میں نکہت نے فیصلہ کرلیا کہ وہ باکسنگ میں ہی اپنا مستقبل بنائیں گی۔ انہوں نے ابتدائی تربیت اپنے چچا سے حاصل کی

نئی دہلی: 13 سال کی عمر میں نکہت نے فیصلہ کرلیا کہ وہ باکسنگ میں ہی اپنا مستقبل بنائیں گی۔ انہوں نے ابتدائی تربیت اپنے چچا سے حاصل کی اور تعلیم کے ساتھ ساتھ سخت مشق جاری رکھی۔ صبح و شام کی طویل ٹریننگ، مسلسل محنت اور مضبوط ارادے نے انہیں آہستہ آہستہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر شناخت دلانا شروع کر دی۔ بھارتی خواتین باکسنگ کی دنیا میں نکہت زرین ایک ایسا نام ہیں، جنہوں نے اپنی محنت، عزم اور حوصلے کے بل بوتے پر نہ صرف عالمی سطح پر ملک کا نام روشن کیا بلکہ ان تمام سماجی رکاوٹوں کو بھی شکست دی جو ان کے خوابوں کی راہ میں حائل تھیں۔ دو مرتبہ عالمی چیمپئن بننے والی نکہت آج لاکھوں نوجوانوں، خصوصاً لڑکیوں کے لیے ایک متاثر کن مثال بن چکی ہیں۔ نکہت زرین کی پیدائش 14 جون 1996 کو تلنگانہ کے ضلع نظام آباد میں ہوئی۔ ان کے خاندان میں کھیلوں کا ماحول موجود تھا۔ ان کے چچا باکسنگ کوچ تھے اور وہ نکہت کے بھائیوں کو باکسنگ کی تربیت دیا کرتے تھے۔ اسی دوران نکہت کی دلچسپی بھی اس کھیل کی جانب بڑھنے لگی اور کم عمری میں ہی انہوں نے باکسر بننے کا خواب دیکھنا شروع کر دیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کا یہ سفر آسان نہیں تھا۔ نکہت کی والدہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی بیٹی باکسنگ جیسے سخت اور جسمانی کھیل میں حصہ لے۔ خاندان کے بیشتر افراد بھی اس فیصلے کے حق میں نہیں تھے۔ صرف ان کے والد نے ان کا بھرپور ساتھ دیا اور ہر قدم پر حوصلہ افزائی کی۔ یہی حمایت نکہت کے لیے آگے بڑھنے کا سب سے بڑا سہارا بنی۔ 13 سال کی عمر میں نکہت نے فیصلہ کرلیا کہ وہ باکسنگ میں ہی اپنا مستقبل بنائیں گی۔ انہوں نے ابتدائی تربیت اپنے چچا سے حاصل کی اور تعلیم کے ساتھ ساتھ سخت مشق جاری رکھی۔ صبح و شام کی طویل ٹریننگ، مسلسل محنت اور مضبوط ارادے نے انہیں آہستہ آہستہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر شناخت دلانا شروع کر دی۔ سال 2011 میں نکہت نے ویمن جونیئر اور یوتھ ورلڈ چیمپئن شپ میں طلائی تمغہ جیت کر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ اس کے بعد 2014 کی یوتھ ورلڈ چیمپئن شپ میں انہوں نے سلور میڈل حاصل کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جب ان کا کیریئر بلندیوں کی جانب گامزن تھا تو کندھے کی سنگین چوٹ نے ان کی راہ میں بڑی رکاوٹ کھڑی کر دی۔ دائیں کندھے کی ہڈی ٹوٹنے کے باعث انہیں سرجری کرانی پڑی اور تقریباً ایک سال تک باکسنگ سے دور رہنا پڑا۔ لیکن نکہت نے ہمت نہیں ہاری۔ صحت یاب ہونے کے بعد انہوں نے شاندار واپسی کی اور ایک میموریل باکسنگ ٹورنامنٹ میں طلائی تمغہ جیت کر اپنی صلاحیتوں کا دوبارہ ثبوت دیا۔ 2021 میں ایشین باکسنگ چیمپئن شپ میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا، جبکہ 2022 ان کے کیریئر کا سنہری سال ثابت ہوا۔ استنبول میں منعقدہ عالمی چیمپئن شپ میں انہوں نے پہلی بار عالمی خطاب جیتا اور اسی سال دولتِ مشترکہ کھیلوں (کامن ویلتھ گیمز) میں بھی سونے کا تمغہ اپنے نام کیا۔ 2023 میں نکہت نے مسلسل دوسری بار عالمی چیمپئن بن کر نئی تاریخ رقم کی۔ وہ میری کوم کے بعد عالمی چیمپئن شپ میں دو طلائی تمغے جیتنے والی صرف دوسری بھارتی خاتون باکسر بن گئیں۔

وراٹ کوہلی کا کین ولیمسن کے نام جذباتی پیغام

ریٹائرمنٹ پر نیک تمناؤں کا کیا اظہار

وراٹ کوہلی اور کین ولیمسن کی بین الاقوامی کرکٹ میں بطور کھلاڑی اور کپتان شروعات تقریباً ایک ہی دور میں ہوئیں اور اب دونوں کی بین الاقوامی کیریئر کا اختتام بھی قریب قریب ایک ہی وقت میں ہوا ہے۔ دونوں نے اپنی اپنی قومی ٹیموں کو عالمی سطح پر کئی یادگار کامیابیاں دلائیں اور جدید دور کے بہترین بلے بازوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نئی دہلی: نیوزی لینڈ کے سابق کپتان اور عظیم بلے باز کین ولیمسن نے جمعہ کو بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔ ان کی ریٹائرمنٹ پر دنیا بھر کے کرکٹ شائقین اور سابق و موجودہ کھلاڑیوں نے انہیں خراجِ تحسین پیش کیا، جبکہ بھارتی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وراٹ کوہلی نے بھی اپنے قریبی دوست اور دیرینہ حریف کے لیے ایک جذباتی پیغام جاری کیا۔ وراٹ کوہلی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں لکھا کہ برسوں کے دوران ایک حریف سے دوست بننے کا سفر انتہائی یادگار رہا۔ انہوں نے کہا کہ کین ولیمسن کو میدان میں کھیلتے اور ان کے خلاف مقابلہ کرتے دیکھنا ہمیشہ خوشی کا باعث رہا، لیکن اس سے بھی زیادہ اہم ان کی دوستی اور کھیل کے بارے میں مشترکہ سوچ رہی۔ کوہلی نے لکھا ”جب بھی ہماری ملاقات یا گفتگو ہوتی ہے، میں ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ بھائی، تمہارے لیے ہمیشہ نیک خواہشات ہیں۔ تم نے اپنا کام کر دیا ہے، اب تم مکمل آرام اور زندگی سے لطف اندوز ہونے کے حق دار ہو۔ بہت خوب دوست، زندگی تو ابھی شروع ہوئی ہے۔“ وراٹ کوہلی اور کین ولیمسن کی بین الاقوامی کرکٹ میں بطور کھلاڑی اور کپتان شروعات تقریباً ایک ہی دور میں ہوئیں اور اب دونوں کی بین الاقوامی کیریئر کا اختتام بھی قریب قریب ایک ہی وقت میں ہوا ہے۔ دونوں نے اپنی اپنی قومی ٹیموں کو عالمی سطح پر کئی یادگار کامیابیاں دلائیں اور جدید دور کے بہترین بلے بازوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کین ولیمسن کی قیادت میں نیوزی لینڈ نے 2021 میں عالمی ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل جیت کر تاریخ رقم کی تھی۔ اس فائنل میں نیوزی لینڈ نے وراٹ کوہلی کی قیادت والی بھارتی ٹیم کو شکست دے کر ٹائٹل اپنے نام کیا تھا، جو کیوی کرکٹ کی سب سے بڑی کامیابیوں میں شمار ہوتی ہے۔

کامیابی کا سفر آسان نہیں تھا، ہر چیلنج نے مجھے بنایا مضبوط

مختلف کرداروں نے شخصیت اور فن دونوں کو نکھارا: سنبل توقیر

ممبئی: سنبل توقیر نے کہا کہ انہیں اب تک ادا کیے گئے تمام کرداروں پر فخر ہے اور وہ مستقبل میں بھی ایسے کردار نبھانا چاہتی ہیں جو ان کے فن کو مزید نکھارنے اور ناظرین کے سامنے نئی جہتیں پیش کرنے کا موقع فراہم کریں۔ مقبول ٹی وی اداکارہ سنبل توقیر نے اپنے کیریئر، جدوجہد اور کامیابی کے سفر پر کھل کر بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک کامیاب فنکار بننے کا راستہ کبھی آسان نہیں تھا، لیکن زندگی میں آنے والی ہر مشکل نے انہیں مزید مضبوط اور پختہ بنایا۔ مشہور ٹی وی سیریل 'املی' کے ذریعے گھر گھر میں پہچان بنانے والی سنبل نے کہا کہ ان کا خواب ہمیشہ سے اداکارہ بننے کا تھا، اگرچہ تفریحی دنیا میں ان کی شروعات ایک ڈانس ریئلٹی شو سے ہوئی تھی۔ آئی اے این ایس سے گفتگو کرتے ہوئے سنبل توقیر نے کہا: ”میں ہمیشہ سے اداکارہ بننا چاہتی تھی۔ انڈسٹری میں میرا سفر ڈانس ریئلٹی شو سے شروع ہوا، لیکن میرا اصل خواب اداکاری تھا۔ یہ سفر بالکل آسان نہیں تھا۔ میں نے اچھے اور برے دونوں طرح کے تجربات دیکھے ہیں، مگر انہی تجربات نے مجھے مضبوط بنایا اور آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔“ انہوں نے کہا کہ وقت کے ساتھ انہیں اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کا موقع ملا، جس پر وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں۔ سنبل نے بتایا کہ انہیں اپنے ہر کردار سے کچھ نہ کچھ نیا سیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ان کے مطابق ابتدائی شوز سے لے کر موجودہ شو 'اتّی سی خوشی' تک مختلف کردار ادا کرنا ان کے لیے نہایت دلچسپ اور سیکھنے کا عمل رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فنکار کے لیے ہر کردار ایک نئی آزمائش اور نیا تجربہ ہوتا ہے، جو اس کی صلاحیتوں کو مزید نکھارتا ہے۔ سنبل توقیر نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ کئی مرتبہ ناظرین اداکار اور اس کے کردار کے درمیان فرق کرنا بھول جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی کردار لوگوں کے دلوں تک پہنچ جائے اور اس پر مضبوط ردعمل سامنے آئے تو یہ ایک اداکار کی سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ ناظرین کے رویے پر بات کرتے ہوئے سنبل نے کہا کہ لوگ اکثر پردے پر ادا کیے گئے کرداروں کی بنیاد پر فنکاروں کے بارے میں رائے قائم کر لیتے ہیں۔ ان کے مطابق اگر کوئی اداکار ہیرو یا ہیروئن کا کردار ادا کرتا ہے تو لوگ حقیقی زندگی میں بھی اس سے ویسے ہی رویے کی توقع رکھتے ہیں، جبکہ منفی کردار ادا کرنے والے فنکاروں کو بعض اوقات حقیقی زندگی میں بھی منفی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

انسانی لمس کی جگہ کبھی نہیں لی جا سکتی: امان اور ایان علی بنگش کا اے آئی پر تبصرہ

ایک انٹرویو میں امان علی بنگش اور ایان علی بنگش نے اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر کھل کر بات کی۔

ایک انٹرویو میں امان علی بنگش اور ایان علی بنگش نے اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر کھل کر بات کی۔ انہوں نے کلاسیکی موسیقی کے بدلتے ہوئے منظرنامے، اپنے گریمی ایوارڈ یافتہ سفر، موسیقی میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے کردار سے متعلق گفتگو کی۔ کلاسیکی موسیقی کو اکثر ایک محدود دائرے میں قید سمجھا جاتا ہے، جیسے یہ صرف سنجیدہ، سخت اصولوں والی اور آج کی نسل سے کٹی ہوئی ہو۔ لیکن جب آپ امان علی بنگش اور ایان علی بنگش سے بات کرتے ہیں تو وہ اسے نہایت سادہ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ حال ہی میں لولا پالوزا انڈیا میں پرفارمنس اور گریمی ایوارڈ جیتنے کے بعد، یہ سرود نواز ثابت کر رہے ہیں کہ کلاسیکی موسیقی نہ صرف لازوال ہے بلکہ موجودہ دور سے بھی پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ ایک انٹرویو میں دونوں بھائیوں نے موسیقی سے متعلق غلط تصورات کو توڑنے، دلائی لاما کے ساتھ گریمی ایوارڈ جیتنے کے تجربے، اپنے والد استاد امجد علی خان سے حاصل ہونے والے سبق اور اس منصوبے کی کہانی بیان کی جو مائیکل جیکسن کے ساتھ مکمل نہ ہو سکا۔ انہوں نے نوجوان نسل، کلاسیکی موسیقی اور مصنوعی ذہانت پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کلاسیکی موسیقی کے بارے میں سب سے بڑا غلط تصور کیا ہے؟ امان علی بنگش نے کہا کہ بعض موسیقار جب کالجوں یا عوامی پروگراموں میں پرفارم کرتے ہیں تو بہت زیادہ روایتی اور سخت انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آپ ہر وقت تعلیم ہی دیتے رہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے ہندوستانی موسیقار پرفارمنس کے دوران بھی لیکچر دینا شروع کر دیتے ہیں۔ جب آپ اسٹیج پر پرفارم کرنے جائیں تو آپ کا کردار ایک تفریح فراہم کرنے والے اور سامعین کو اپنے ساتھ جوڑنے والے فنکار کا ہونا چاہیے، نہ کہ صرف استاد کا جو ہر وقت سبق پڑھا رہا ہو۔ موسیقی میں مصنوعی ذہانت (AI) بھی آج کی نوجوان نسل کے لیے ایک بڑی تشویش بن چکی ہے۔ آپ اے آئی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ ایان علی بنگش نے کہا کہ میرے خیال میں اے آئی ایک نئی چیز ہے جو ابھی منظر عام پر آئی ہے۔ ظاہر ہے، جہاں تک موسیقی اور ہمارے فن کا تعلق ہے، ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ کس حد تک اس کا استعمال مناسب ہے اور کہاں حد سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ انسانی لمس اور انسانی جذبات، جو موسیقی کی پیشکش اور خاص طور پر کلاسیکی موسیقی میں نہایت اہم عناصر ہیں، انہیں اے آئی کے ذریعے مکمل طور پر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ میرا مطلب ہے کہ اے آئی شاید اس کے ساتھ ساتھ موجود رہ سکے، اور ممکن ہے کہ کلاسیکی موسیقی میں اے آئی کی اپنی ایک الگ دنیا بھی بن جائے۔

۴۵ برس بعد خواب حقیقت بنا کمل ہاسن نے 'سنگ گیتھم' کو بے مثال تخلیقی سفر کہا

ورون دھون نے اپنی شخصیت کے حقوق کے تحفظ کیلئے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے، اداکار نے الزام عائد کیا کہ ان کے نام، تصویر، آواز اور ڈیجیٹل شناخت کو ان کی اجازت کے بغیر مختلف آن لائن پلیٹ فارمز پر تجارتی اور استحصالی مقاصد کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے

کمل ہاسن نے فلم SingGeetham کی ریلیز سے قبل ہدایت کار سنگیتم سرینیواس راؤ کے ساتھ اپنی چار دہائیوں پر محیط رفاقت اور تخلیقی سفر کو یاد کیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ”سنگ گیتھم“ کا تصور تقریباً ۴۵ سال قبل اس وقت سامنے آیا تھا جب وہ اور سنگیتھم ایک اور تجرباتی فلم پر گفتگو کر رہے تھے۔ فلم ”سنگ گیتھم“ کی ریلیز سے قبل منعقدہ تقریب میں اداکار کمل ہاسن نے ہدایت کار سنگیتم سرینیواس راؤ کے ساتھ اپنے طویل تخلیقی تعلقات اور فلمی سفر کی دلچسپ یادیں تازہ کیں۔ انہوں نے بتایا کہ ”سنگ گیتھم“ کا خیال آج کا نہیں بلکہ تقریباً ۴۵ برس پرانا ہے، جس پر دونوں فنکاروں نے پہلی بار اس وقت گفتگو کی تھی جب وہ ایک اور منفرد فلم کے منصوبے پر بات کر رہے تھے۔ چنئی میں منعقدہ تقریب کے دوران کمل ہاسن نے کہا، ”ہماری پہلی ملاقات ممبئی میں ہوئی تھی اور اسی دن ہم نے دو فلموں کے بارے میں گفتگو کی تھی، ایک ”پشپا کا ویمانا“ اور دوسری ”سنگ گیتھم“۔ جب ہم اس فلم کے بارے میں بات کر رہے تھے تو میری عمر تقریباً ۲۰ سال تھی، اور آج میں ۷۱ برس کا ہوں اور اس فلم کی ریلیز دیکھ رہا ہوں۔ کچھ خیالات کبھی پرانے نہیں ہوتے، اور یہی سنگیتھم سر کی سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ نئے خیالات سے بھرپور رہتے ہیں۔“ کمل ہاسن نے اپنی اور سنگیتھم سرینیواس راؤ کی مشہور مکالمہ سے پاک فلم Pushpaka Vimana کا بھی ذکر کیا، جسے ہندوستانی سینما کی تجرباتی اور یادگار فلموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ”لوگ ہمیں بغیر مکالموں والی فلم بنانے پر سراہتے تھے، لیکن ہمیں اس بات پر زیادہ خوشی تھی کہ ہم نے فلم کی شوٹنگ ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ایئر کنڈیشنڈ ماحول میں کی تھی۔“ فلم کی تیاری کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”میں صبح اٹھ کر دانت صاف کرتا، ریہرسل کرتا، نہاتا، بال سنوارتا اور پھر شوٹنگ شروع ہو جاتی۔ آج بھی وہ دن میرے ذہن میں تازہ ہیں۔“ اس موقع پر کمل ہاسن نے موجودہ فلمی صنعت کے رجحانات پر بھی تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب فلموں کو ان کی تخلیقی اہمیت کے بجائے محض کمائی کے پیمانے پر جانچا جاتا ہے۔ ان کے مطابق، ”سینما پہلے جذبے سے پیدا ہوتا ہے اور بعد میں کاروبار بنتا ہے، لیکن آج ہم پہلے یہ پوچھتے ہیں کہ فلم کتنے کروڑ کمائے گی۔ ۱۰۰ کروڑ، ۲۰۰ کروڑ یا ۳۰۰ کروڑ کی بحث میں اصل تخلیقی روح کہیں پیچھے رہ گئی ہے۔“ انہوں نے مزید کہا کہ ”کوئی بھی پوری یقین دہانی کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کوئی فلم سپر ہٹ ہوگی یا فلاپ۔ لیکن ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ فلم مکمل ہونے کے بعد کیا ہم اس سے مطمئن ہیں یا نہیں۔ اگر ہم خوش نہیں تو ہمیں اسے دوبارہ بنانا چاہیے۔ میرے خیال میں کامیابی کا یہی اصل معیار ہے۔“ کمل ہاسن نے ۱۹۸۹ء کی اپنی مقبول فلم Apoorva Sagodharargal کا بھی ذکر کیا اور انکشاف کیا کہ فلم تقریباً منسوخ ہونے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی ۲۰ دن کی شوٹنگ کے بعد انہیں احساس ہوا کہ کچھ بنیادی تبدیلیاں ضروری ہیں، جس کے بعد انہوں نے اور سنگیتھم نے مل کر پوری حکمت عملی تبدیل کی۔ انہوں نے ۲۰۰۵ء کی فلم Mumbai Xpress کو بھی یاد کیا اور کہا، ”اگرچہ فلم کو وہ پذیرائی نہیں ملی جس کی ہم نے توقع کی تھی، لیکن اس کی شوٹنگ کے دوران ہمیں بے حد لطف آیا۔ یہ پہلی فلموں میں شامل تھی جو ڈیجیٹل فارمیٹ میں شوٹ کی گئی تھیں اور اس میں کئی نئے تجربات کیے گئے تھے۔“ تقریب کے اختتام پر کمل ہاسن نے سرینیواس راؤ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”وہ ہمیشہ اپنی عمر سے کئی قدم آگے رہے ہیں۔ آج بھی وہ نئی نسل سے زیادہ جدید خیالات رکھتے ہیں۔ عمر انسان کے جسم پر اثر ڈال سکتی ہے، لیکن ذہن اگر متحرک رہے تو ہر حد سے آگے نکل جاتا ہے۔ سنگیتھم سر اس کی بہترین مثال ہیں۔ میں تو ان کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر کام کرنا پسند کروں گا تاکہ ان جیسا تخلیقی جذبہ سیکھ سکوں۔“ ۹۴ سالہ ہدایت کار سنگیتھم سری نواس راؤ کی نئی فلم ”سنگ گیتھم“ ۱۱ جون کو دنیا بھر میں ریلیز کی جا رہی ہے، جسے ان کے طویل اور شاندار فلمی کریئر کا ایک اور اہم سنگ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ معروف اداکار کمل ہاسن نے فلم سنگ گیتھم کو ایک بے مثال تخلیقی سفر قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ۴۵ برس بعد ان کا ایک خواب حقیقت بن گیا ہے۔ فلم کی ریلیز سے قبل منعقدہ ایک تقریب میں انہوں نے ہدایت کار سنگیتم سرینیواسا راؤ کے ساتھ اپنی چار دہائیوں پر محیط طویل رفاقت اور یادیں تازہ کیں۔ کمل ہاسن نے بتایا کہ ۴۵ برس قبل سنگیتھم سرینیواسا راؤ سے ممبئی میں ملاقات کے دوران سنی گئی کہانی اب 'سنگ گیتھم' کی شکل میں حقیقت بنی ہے۔